۷۸۶

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

اردو ترجمہ

کتاب در العجائب

تصنیف

حضرت سید شاہ محمد مقیم محکم الدین حجروی نور اللہ مرقدہ

○

باجازت حضرت مخدوم سید امداد علی شاہ صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین حجرہ منورہ

روایت ہے۔ کہ ایک مرد رسول علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ آپ کو دیکھا۔ کہ آپ چت لیٹے ہوئے ہیں۔ اس نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو اس وقت کچھ کھانے کی آرزو ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کھجور کی۔ اسی وقت وہ مرد چلا گیا۔ اور اجرت پر کچھ ڈول پانی کے کھینچے۔ اور اس مزدوری سے کھجوریں خرید لایا۔

اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لایا۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ تو میری محبت کے واسطے کھجوریں لایا ہے۔ کیا تو مجھ کو دوست رکھتا ہے۔ پس اس مرد نے عرض کیا۔ ہاں! یا رسول اللہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم میرے دوست ہو۔ جو میرا دوست ہے۔ وہ خدا کا دوست ہے۔ اور تم مصیبت کش ہو۔ اور مصیبت خدا کے دوستوں پر اس قدر جلد نازل ہوتی ہے۔ جس طرح پہاڑ سے پانی۔ اور وہ دوستان خدا مصیبت پر صبر کرتے ہیں۔ اور زبان سے شاکر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ۔ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولیٓئک علیھم صلوٰۃ من ربھم ورحمۃ۔

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک صاحبزادہ فوت ہوگیا۔ تو جناب رسول علیہ السلام کی آنسوں بہت گرے۔ اصحابوں نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ مت رویا کرو۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں کہتا ہوں۔ کہ تم ماتم پر کپڑے مت پھاڑو۔ اور بڑی آوازیں مت نکالو۔ اور سر کو مت نوچو۔ اور

سیاہ کپڑے مت پہنو۔ کیونکہ یہ یہود اور نصاریٰ کا کام ہے۔ اور صرف آنسو بہانا خدا کی رحمت سے ہے۔ خدا رحیموں کے دل میں یہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اور جو آنسو بدون جزع فزع کے نکلیں یہ خدا کی رحمت کا نشان ہے۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جب میرا ایک فرزند فوت ہو گیا۔ تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میری طرف خط لکھا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ خدا کا تم پر سلام ہو۔ خدائے تعالیٰ مصیبت پر صبر کرنے والوں کو بڑا ثواب عطا فرمائے گا۔ اے معاذ تیرا فرزند اور میرا فرزند تمام خدا کا بھیجا ہوا ہدیہ ہیں۔ چاہئیے کہ صبر کرو۔ کیونکہ جب خدائے تعالیٰ نے یہ ہدیہ تمہاری طرف بھیجا۔ تو تم خوش ہوئے اب اس نے اپنا ہدیہ واپس لے لیا۔ تو غمگین مت ہونا چاہئیے۔ اور صبر کرنا چاہئیے تاکہ ثواب اور اجر عظیم پاؤ۔ بے صبری ثواب سے محروم کرتی ہے

امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو جب خدائے تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ سات دن کے بعد آپ فرزند کو لیتے تھے۔ اور اس کا سینہ اپنے سینے پر ملتے تھے اور اس کے منہ پر بوسہ دیتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا۔ کہ اے امیر المومنین! آپ اس طرح کیوں الجھتے ہیں۔ فرمایا میں چاہتا ہوں۔ کہ میری محبت اور اس کی محبت آپس میں مل جائے۔ اگر وہ مر جائے۔ مجھ کو زیادہ رنج ہو۔ تاکہ ثواب زیادہ ہو۔

روایت ہے۔ کہ ایک شخص تھا۔ اور اس کا ایک لڑکا تھا جتنی دفعہ وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں مشرف ہوتا۔ وہ اپنے لڑکے کو ساتھ لاتا۔ جب کچھ عرصہ گزرا۔ کہ وہ شخص نہ آیا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ فلاں آدمی کہاں ہے اب نہیں آتا۔ رسول علیہ السلام نے دفعتاً فرمایا۔ کہ اٹھو۔ تاکہ اس پر ماتم پرسی کرنے

کو چلیں جب تشریف لے گئے۔ اس شخص کو غمناک دیکھا۔ فرمایا۔ کہ اے مرد خدا! تو کیوں خوش نہیں ہوتا۔ کہ قیامت کے دن اس لڑکے کو کہیں گے۔ کہ بہشت میں چل۔ وہ عرض کرے گا۔ ماں باپ کے بغیر میں بہشت میں نہیں جاتا جب تک میرے ماں باپ کو بہشت میں نہ لے جاؤ گے میں بہشت میں ہرگز نہ جاؤں گا۔ پس وہ اپنے والدین کے ہمراہ داخل جنت ہوگا۔

روایت ہے۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک لڑکا فوت ہوگیا۔ آپ غمگین ہوئے۔ دو فرشتے آدمیوں کی شکل بن کر آئے۔ ایک فرشتہ نے دعوےٰ کیا۔ کہ اے رسول خدا۔ میں نے ایک زمین میں کاشت کی تھی۔ اس شخص نے اس کا نقصان کر دیا ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اے شخص تو نے اس کی زراعت کا نقصان کیوں کیا۔ اس شخص نے عرض کیا۔ میں راستہ میں جاتا تھا۔ کہ نزدیک ایک زراعت کے پہنچا۔ اس کے بیچ راستہ میں زراعت تھی۔ اور کسی طرف راستہ نہ تھا۔ مجبوراً مجھ کو زراعت سے گذرنا پڑا۔ سلیمان علیہ السلام نے مدعی کو فرمایا۔ کہ تجھ کو معلوم تھا۔ کہ جو زراعت راستہ میں ہوتی ہے۔ وہ تلف ہو جاتی ہے۔ پھر دعوےٰ کرتا ہے۔ بعد اس کے فرشتوں نے کہا۔ کہ آپ کا فرزند موت کے راستہ میں ایک زراعت کی مانند تھا۔ اور آپ جانتے ہیں۔ کہ موت آخرت کا راستہ ہے۔ اس کے سوائے آخرت کا اور کوئی راستہ نہیں۔ نیز آپ غمگین کیوں ہو رہے ہیں۔ جب حضرت سلیمان نے یہ بات سنی۔ اسی وقت خوش ہو کر استغفار میں مشغول ہو گئے۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہیں۔ کہ جس کسی کو کوئی مصیبت در پیش ہو۔ اور وہ خدا کے واسطے صبر کرے۔ اور جو کوئی

۷۸۶

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

اردو ترجمہ

کتاب درالعجائب

من تصنیف

نیر برج شرافت گوہر درج سیادت کامل الیقین
رئیس العارفین حضرت شاہ محمد مقیم محکم دین قدس اللہ سرہٗ

باجازت

حضرت مخدوم سید امداد علیشاہ صاحب مدظلہ سجادہ نشین
حجرہ منورہ

ملنے کا پتہ:- نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

مصیبت میں صبر کرے گا۔ خدائے تعالےٰ قیامت کے روز اس کو اس قدر ثواب اور درجات عطا فرمائے گا۔ جس کا حساب نہیں ہو سکتا۔ اور خدائے تعالےٰ اس پر نہایت خوش ہوگا۔

اور جناب رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی مصیبت زدہ آدمی کو پوچھنے جائے۔ اس کو اس مصیبت زدہ شخص کے برابر ثواب اور درجات عطا ہوں گے۔ صبر کرنا تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک عبادت پر۔ دوسرا مصیبت پر۔ تیسرا گناہ سے پرہیز کرنے پر۔ جو کوئی عبادت پر صبر کرے۔ بائیں درجہ زیادہ ثواب اس کا لکھا جاتا ہے جو کوئی گناہ سے پرہیز کرے۔ اس کے اعمال نامہ میں چار سو درجہ کا ثواب زائد لکھا جاتا ہے۔

حکایت ہے۔ کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک نیک بخت عورت تھی۔ اور اس کا خاوند بھی نیک آدمی تھا۔ اور وہ شہر کا قاضی تھا۔ ایک دن وہ قاضی کچہری میں عدالت کے لئے بیٹھا تھا۔ اس کے دو لڑکے تھے۔ جو گھر میں کھیل رہے تھے۔ قاضی کے گھر میں ایک کنواں تھا۔ اتفاقاً ایک لڑکا اس میں گر پڑا۔ دوسرے لڑکے نے ارادہ کیا۔ کہ اس کو نکالوں۔ وہ پیچھے کو ہاتھ لمبا کر کے پکڑنے لگا۔ وہ بھی گر پڑا۔ اور وہ دونوں مر گئے۔ پس ان کی ماں کو خبر ہوئی۔ تو اس نے ان کو کنوئیں سے نکالا۔ اور گھر میں ان کو لٹا دیا۔ اور ایک چادر ان پر ڈال دی۔ اور آدمیوں کو کہا۔ کہ تم نے ہرگز ان کے باپ کو خبر نہ کرنا۔ کیونکہ وہ عدالت کی کچہری میں بیٹھا ہے۔ اور ابھی تک بھوکا ہے۔ شاید کہ نماز ظہر کے وقت آوے گا۔ اور یہ خبر سن کر کچھ نہ کھائے۔ اسی وقت کھانا پکایا۔ تھوڑی مدت نہ گزری۔ کہ خاوند اس کا آیا۔ اور کہا۔ لڑکوں کو بلاؤ۔ کہ وہ میرے ساتھ کھانا کھائیں۔ اور اس کا

طابع و ناشر ——— احقر العباد میاں محمد صدیق بن مولوی حسن الدین صاحب محمود کوٹی

مطبع ——— آفتاب عالم پریس ہسپتال روڈ لاہور

بار ——— اوّل

تعداد ——— ایک ہزار

قیمت ——— پانچ روپے فی جلد

اشاعت ——— دسمبر ۱۹۶۴ء

قاعدہ تھا۔ کہ بغیر فرزندوں کے کھانا نہ کھاتا تھا۔ عورت نے کہا۔ کہ آپ کھانا کھائیں۔ لڑکے سو رہے ہیں۔ جب جائیں گے۔ کھانا کھائیں گے۔ آپ اس وقت تک بندگان خدا کا انصاف کر رہے ہیں۔ کھانا کھا کر عدالت میں مشغول ہوں۔ پس قاضی اٹھا۔ اور وضو تازہ کرکے دو رکعت نماز پڑھی۔ اور لڑکوں کو جگانے کے واسطے کہا۔ دیکھا دونوں لڑکے کھیل رہے ہیں اسی وقت وہ لڑکے اٹھے۔ اور باپ کے ساتھ مل کر کھانا کھانے لگے۔ جب ان کی ماں نے یہ حال دیکھا۔ نعرہ مارا۔ اور بے ہوش ہوگئی۔ جب ہوش میں آئی۔ اسی وقت سر کو سجدہ میں رکھا اور خدائے تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ قاضی نے کہا۔ کہ تیرا کیا حال ہوا۔ عورت نے کہا۔ کہ ایک عجیب تر معاملہ میں نے دیکھا ہے۔ اس نے کہا۔ تو نے کیا دیکھا ہے۔ عورت نے لڑکوں کا تمام ماجرا حال بیان کیا۔ قاضی نے کہا۔ تجھ کو خدا بخشے۔ جب تو نے مصیبت پر صبر کیا۔ اور میری پاس خاطر کو نگاہ میں رکھا۔ خدائے تعالےٰ نے لڑکے ہم کو واپس دیئے۔ مصیبت میں صبر کرنے سے کئی عجائبات ہیں۔ اور میں دنیا اور آخرت میں تجھ سے خوش ہوں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ۔۔الخ

امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب سرور انبیاءؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ جو کوئی وضو تمام کرے۔ اور دو رکعت نماز پڑھے۔ خدائے تعالےٰ اس کے تمام گناہ معاف فرماتا ہے۔ جب منہ دھوتا ہے۔ حق تعالےٰ قیامت کے دن اس کے منہ کو چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن کرے گا۔ اور جب ہاتھ دھوتا ہے۔ حق تعالےٰ اس کے بدلے میں اس کو قیامت کے دن عرش کے نیچے رکھے گا۔ اور جب وضو سے فارغ ہو کر کہے۔ اشھد ان لآ الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

نسب نامہ

حضرت میاں لعل بہاول شیر قلندر حجروی معہ کرامات و

حالات سیر از بغداد بہندوستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپاس بیقیاس خلاق اکبر جن و بشر کو سزاوار ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے انبیاء کو نبوت و امامت کا خلعت پہنا کر شریعت و طریقت کا امام بنایا۔ ان کی نبوت کی تصدیق کے لئے بڑے بڑے معجزے اُن کے ہاتھ سے ظاہر کئے۔ اولیا کو دین حق کی تکمیل کا تاج پہنا کر نیابت کا کام زمانہ کا انتظام اُن کے سپرد کیا۔ ولایت کا اختیار اُن کے ہاتھ میں دیا۔ ہزاروں کرامات و خوارق عادات شاہد اُن کے حال کئے بنائے۔ جن کے دیکھنے سے انسان ضعیف بنیان نے ظلمت سے نکل کر علم الیقین کی روشنی حاصل کی۔ اور ایمان کا چراغ اُن کے صدق و اخلاص کے گھر میں چمکا۔:

جاننا چاہئیے کہ نور دیدۂ مصطفیٰ چراغ خاندان مرتضیٰ ہادی کونین دُر دریائے مجمع البحرین نور العین حسنینؓ۔ عارف حقانی محرم اسرار ہمہ دانی بحر عرفانی افسر اولیاء سر دفتر اصفیا ہادی سالکین حضرت

حق تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے۔ کہ عرش کے خزانہ میں اس کے اس نیک کلمہ کو لے جاؤ کہ قیامت تک میرے نزدیک رہے۔

روایت ہے۔ کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اے میرے اصحاب تم کو ایک کام بتاؤں۔ جس کے سبب سے تم تمام گناہوں سے پاک ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ عین کرم ہے۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ تم کو معلوم ہو کہ وضو تمام کرو۔ اسی وقت مسجد میں جاؤ۔ اور جماعت کے انتظار میں بیٹھو۔ کیوں کہ یہ ایسا قلعہ ہے۔ جو تم کو دشمن سے نگاہ رکھتا ہے۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ حق تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے پاس ایک فرشتہ موکل کیا ہے۔ وضو کرنے کے وقت اگر تمام وضو بجا لائے۔ وہ فرشتہ کہتا ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ تیرے تمام دینی اور دنیاوی کام درست کرے۔ اگر وضو تمام نہ کرے۔ اس کو فرشتہ لعنت کرتا ہے۔ اور وضو تمام وہ ہوتا ہے۔ کہ ہر عضو کو تین بار دھوئے۔

اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ جب بندہ مومن وضو تمام کرتا ہے۔ اور دو رکعت نماز پڑھتا ہے۔ اور بخشش گناہوں سے نہیں مانگتا۔ وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔ اور اگر بخشش مجھ سے مانگے۔ تو میں اس کو معافی نہ دوں۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی باوضو سو جائے۔ جو فرشتہ اس کا موکل ہے۔ تمام رات دن تک اس پر دعا کرتا رہتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ بار خدایا۔ اس بندہ کو بخش دے کیونکہ وہ پاک ہو کر سویا ہے۔

پیغمبر علیہ السلام نے ایک دن صبح کی نماز پڑھی۔ اور فرمایا۔ اے بلال۔ مجھ کو خبر دے۔ کہ کیا بہت نیک کام تو نے کیا ہے۔ کہ میں نے کل رات تیرے پاؤں کی آہٹ بہشتوں میں سنی ہے۔ بلال نے عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ جس وقت میرا وضو ٹوٹتا ہے۔

شاہ محمد مقیم محکم الدین قدس اللہ سرہٗ کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے

حضرت شاہ محمد مقیم محکم الدینؒ بن سید شاہ ابوالمعالیؒ بن شاہ نور محمدؒ بن حضرت میراں لعل بہادل شیر قلندرؒ بن سید محمودؒ بن سید علاؤالدینؒ اسمہ ثانی زین العابدین بن سید فتح اللہؒ بن سید صفدالدینؒ بن سید ظہیر الدینؒ بن سید شمس الدینؒ اسمہ ثانی شمس العارفینؒ بن سید مومنؒ بن سید محمد مشتاقؒ بن سید علیؒ بن سید صالحؒ بن سید عبدالرزاقؒ بن جناب دستگیر پیران پیر محبوب سبحانی غوث صمدانی محبوب یزدانی غوث الاعظم حضرت میراں محی الدین ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی و حسینی الحنبلی قدس اللہ سرہٗ العزیز رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

نظم

پیر پیراں میر میراں شاہ شاہاں بے نظیر
وارث لوح و قلم افتادگاں را دستگیر

سید ملک رقاب شاہ خیل اولیا
داغ مہرش را ضیائے ہست چوں بدر منیر

مردگاں زندہ ساز و زندہ را پائندہ دار
ہمچو اسم اعظم آمد نام آں مرد کبیر

حور با زلفش خود رو دیدہ آن نازنین
دست بستہ چوں نفر کرو بیاں پیش سریر

مالک ملک ملک حکم قضا در دست او
شاہ محبوباں عالم عالم علم ضمیر

سایہ گستر بر مریداں لاتخف فرمان دہ
جرم بخش مجرمان و حامی و لدار و گیر

کشتی غرقاب را آرد سلامت بر کراں
ای محمد غم مخور چوں ہست محی الدین

مولد حضرت میراں لعل بہادل شیر قلندر کا بغداد شریف ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ موضع جامہ جو کہ علاقہ گیلان میں ایک قصبہ

وضو تازہ کر لیا کرتا ہوں۔ اور دو رکعت نماز پڑھتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا۔ اجر اس کا حساب سے زیادہ ہے۔

حکایت ہے۔ کہ سلطان ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ کے پیٹ میں درد تھا۔ ایک رات میں ستر بار قضائے حاجت کی۔ اور ہر بار وضو تازہ کیا۔ لوگوں نے کہا۔ کہ اے شیخ! اس طرح کیوں کرتے ہو۔ تم کو تکلیف ہوتی ہوگی۔ انہوں نے کہا میں چاہتا ہوں۔ دنیا سے پاک ہو کر جاؤں۔ اس لیے تازہ وضو کرتا ہوں۔ پس جان لو۔ اور آگاہ ہو جاؤ کہ بزرگان دین ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ایک رات میں ستر بار وضو تازہ کیا اس لیے کہ اگر اجل پہنچ گئی ہو تو باطہارت دنیا سے جاؤں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰے۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ا ء

امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ مسواک کرنا پاکیزگی منہ کی ہے۔ اور خوشنودی خدائے تعالٰے کی۔ اور مسواک کرنا یہ آدھا وضو ہے۔ اور آدھا ایمان ہے۔

اور رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ پانچ چیزیں پاکی سے ہیں۔ لبوں کے بال ترشوانے اور ناخن اتروانے۔ اور بغل کے بال اکھاڑنے۔ اور موئے زہار مونڈھنا۔ اور مسواک کرنا۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا ہمیشہ مسواک کیا کرو۔ کیونکہ اس میں آٹھ فائدے ہیں۔ اول۔ پاکیزگی منہ کی۔ دوم رضائے خدائے تعالٰے کی۔ سوم فرشتوں کا خوش ہونا۔ چہارم روشنائی آنکھ کی۔ پانچواں سفیدی دانتوں کی۔ چھٹا مضبوط ہونا دانتوں کا۔ ساتواں خارج ہونا بلغم کا۔ آٹھواں۔ دو رکعت نماز ساتھ مسواک کے ستر رکعت نماز بے مسواک سے بہتر

مشہور ہے۔ اور اکثر سادات جیلانی کا مسکن ہے۔ جامہ بغداد شریف سے شمال مشرق کی طرف نو منزل پر واقعہ ہے۔ وہاں سے ہمراہ اپنے والد بزرگوار سید محمود معہ جناب عفت پناہ پھوپھی صاحبہ رحمتہ اللہ علیہما سیر کے ارادہ سے ہندوستان میں تشریف لائے۔ جب تک آپ کے والد ماجد زندہ رہے۔ علم باطن ان سے حاصل کرتے رہے۔ بعد ازاں پھوپھی صاحبہ سے سفارش ہوئی۔ چنانچہ بقیہ انوار باطنی کی تکمیل عمہ صاحبہ سے مکمل ہوئی۔ اور آپ کے والد ماجد شہر بدایوں جو کہ ہندوستان میں مشہور شہر ہے۔ اور اب ضلع ہے۔ شہید ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید تاج محمود خطاب سرخپوش شہید ہے۔ اور حظیرہ اقدس آپ کا مشہور اور زیارت گاہ خلائق ہے۔ اور جناب عمہ صاحبہ کا موضع بتیر میں جو اسی گرد ونواح میں ایک گاؤں ہے۔ انتقال ہُوا۔ اور اسی جگہ مدفون ہوئیں۔

مدت عمر حضرت میراں لعل بہاول شیر قلندر رحمتہ اللہ علیہ کی اڑھائی سو سال سے زیادہ اور تین سو سال سے کچھ کم راویاں صادق نقش بیان کرتے ہیں۔ اکثر حصہ عمر شریف کا چلوں اور گوشہ نشینی میں گزرا ادنے مدت کا چلہ بارہ بارہ سال کا ہوتا تھا۔ سب سے بڑا چلہ ستر سال کا تھا۔ جس کا اس طرح پر ذکر کرتے ہیں۔ کہ یہ اربعین یعنی آپ کا زمانہ چلہ جلال الدین اکبر بادشاہ کے عہد میں واقعہ ہوا تھا۔ یعنی اخیر۔ اس زمانہ میں قلعہ بنگالہ جو ریاست مرشد آباد ملک بنگال میں واقعہ ہے۔ ایک نہایت

یادہ افضل ہے۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھ کو جبرائیل نے وصیت کی۔ کہ ہمسایہ کی عزت بہت کرو یہاں تک کہ مجھ کو معلوم ہونے لگ گیا۔ کہ ہمسایہ کا ہمسایہ وارث ہو گا۔

اور مجھ کو عورتوں کی عزت کرنے کی وصیت کی۔ یہاں تک کہ میں نے جانا۔ ان کو طلاق دینا حرام ہے۔

اور پھر وصیت کی مسواک کرنے کی۔ کہ جانا میں نے یہ فرض ہے۔

پھر وصیت کی نماز تہجد کی۔ یہاں تک کہ جانا میں نے میری امت کے لوگ ہرگز نہ سوئیں گے۔

جناب رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ تین چیزیں ہر مسلمان پر واجب ہیں۔ اوّل غسل دن جمعہ کا۔ دوم مسواک۔ سوم خوشبو لگانا۔ اور جو کوئی جمعہ کے دن ناخن اتروائے تمام بلاؤں سے امان میں رہے گا۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ دہ چیزیں سنت ہیں۔ پانچ سر سنت ہیں۔ اور پانچ بدن پر سنت ہیں۔ جو پانچ سر پر ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اوّل مونچھوں کے بال لینے۔ دوسرا وضو کے وقت حلق اور ناک میں پانی پہنچانا۔ تیسرا مسواک کرنا۔ چہارم سیج کرنا۔ پانچواں سر منڈانا۔ اور جو سنتیں بدن پر ہیں۔ اول۔ ناخن اتروانے دوم ختنہ لڑکوں کا کرنا۔ سوم بغلوں کے بال اکھاڑنا۔ چہارم۔ موئے زہار مونڈھنا۔ اور پانچواں استنجا کرنا۔ یہ تمام سنتیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ :۔ ومن احسن قولاً ممن الی اللہ وعمل صالحاً فقد اننی من المسلمین :۔

مضبوط اور مستحکم تھا۔ چنانچہ افواج شاہی کے لشکر جرار قلعہ مذکور کو فتح کرنے کے لیئے دہلی سے روانہ ہوکر قلعہ بنگالہ پر پہنچے۔ اور اُس کا محاصرہ کیا گیا ہرچند متواتر طور پر بڑی شدت اور تندی سے فوج اکبری نے قلعہ پر حملے کیئے۔ مگر محصورین قلعہ ذرہ بھر نقصان نہ ہُوا۔ اندر سے اسقدر آگ برسائی جاتی تھی۔ کہ لشکر شاہی کو پسپا ہونا پڑتا تھا۔ آخر ناچار ہوکر سپہ سالار لشکر نے ایک عرضی دربار اکبری میں اس مضمون کی روانہ کی۔ کہ جاں نثاروں نے سخت سے سخت بہت تندی اور تیزی سے حملے قلعہ پر لئے ہیں۔ مگر تا ہنوز روز اول ہے۔ بدستور محاصرہ قائم ہے۔ جس طرح فرمان عالی نافذ ہو۔ تعمیل کی جائے۔ یہ عرضی جب دربار اکبری میں پڑھی گئی۔ تو بادشاہ کو نہایت تردد ہُوا۔ اور حکم دیا۔ کہ کسی ولی عارف باللہ کو تلاش کیا جاوے۔ تاکہ اس کی دعا اور اعانت سے قلعہ فتح ہو۔ چنانچہ یہ حکم عام طور پر مشتہر ہُوا۔ تو ایک چرواہے یعنی عیالی نے حاضر دربار ہو کر عرض کی۔ کہ کوہ ذلر جیانگ کی غار کے نزدیک میں بکریاں چرانے کے واسطے جایا کرتا ہوں کبھی کبھی غار کے اندر سے ہو ہو کی آواز آیا کرتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کوئی بزرگ چلہ میں ہیں۔ فوراً بادشاہ سوار ہو کر غار مذکور پر معہ حشم و خدام کے پہنچا۔ اور غار کے منہ سے کانٹے اور جھاڑیاں ہٹا کر اندر داخل ہوئے۔ تو دیکھا کہ ایک بزرگ کامل ماہ لقا چار زانو بیٹھے ہیں اور آپ کے بغلوں اور مونڈھوں کے درمیان پرندوں نے گھونسلے بنائے ہوئے ہیں۔ یہ نظارہ دیکھ کر بادشاہ حیرت میں رہ گیا۔ اور حکم دیا۔ کہ آپ کو نہایت ادب اور احترام سے اٹھا کر سرائے شاہی

امیرالمومنین حضرت حسن رضی اللہ عنہ اس طرح روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک مرد جناب رسول علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو ایسا کام بتلایئے۔ جس کے سبب سے میں بہشت میں چلا جاؤں۔
رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ جا موذنی کیا کر۔ پس مرد نے کہا۔ اگر یہ نہ کر سکوں۔ تو فرمایا امامت کر۔ عرض کی اگر یہ نہ کر سکوں۔ فرمایا۔ پہلی صف نماز کو نگاہ رکھ۔ اور مسجد میں صبح سویرے جایا کر۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب موذن بانگ نماز کی کہتا ہے۔ اور جس جگہ آواز پہنچتی ہے آدمی و پری و دیو جانور مچھلی پتھر اور ڈھیلے اور جس چیز تک آواز موذن کی پہنچتی ہے۔ اور سُنی جاتی ہے۔ وہ تمام چیزیں موذن کے لئے بخشش مانگتی ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا گردنیں موذنوں کی سب سے اونچی ہوں گی۔ بنابراجر بانگ کے جو کوئی بانگ نماز دیا کرے۔ دوزخ اس پر حرام ہوتی ہے۔ اور بہشت اس پر مباح ہوتی ہے۔ وہ موذن جو صرف للہ بانگ اذان دیا کریں۔ اور اذان بلند آواز سے کہے۔ اور بلند جگہ پر کھڑا ہووے۔ طمع دنیاوی یا اپنی مشہوری کے لئے بانگ نہ کہے۔ تاکہ ثواب موذنی کا پاوے۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ قیامت کے دن موذن اونٹ پر سوار ہوگا۔ اور بانگ کہے گا۔ اور میدان قیامت میں پھرے گا۔ خلقت آپس میں کہے گی۔ کہ یہ کوئی پیغمبر ہے۔ یا کوئی شہید ہے۔ ندا ہوگی۔ کہ یہ ایک بندہ ہے۔ خدا کے بندوں سے۔ کہ جس نے رضائے خدائے تعالے کے لئے بانگ دی ہے۔ دنیا میں۔ اور بہشتی لباس اوّل پیغمبر پہنیں گے۔ اس کے بعد موذن۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ اگر میں موذن ہوتا۔ مجھ کو کوئی غم نہ ہوتا۔

میں لے چلیں۔ چنانچہ آپ کو نہایت ادب اور احترام سے اُٹھا کر محل شاہی میں پہنچا دیا گیا۔ راوی بیان کرتا ہے۔ کہ اٹھانے کے وقت آپ کی پشت مبارک کا چمڑہ جس پر آپ نے تکیہ لگایا ہوا تھا۔ پہاڑ کے ساتھ ہی رہ گیا۔ اور آپ کو مطلق خبر تک نہ ہوئی۔ آخرالامر محل شاہی میں پہنچ کر جب آپ کو حالت محویت سے افاقہ ہوا۔ تو آپ نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ تو اکبر بادشاہ کو معہ بیگمات کے دست بستہ حاضر پایا۔ آپ نے حکم دیا۔ کہ تم کون ہو۔ عرض کی۔ کہ قبلہ عالم میں آپ کا غلام اکبر بادشاہ ہوں۔ فرمایا۔ فقیر کو کیوں تکلیف دی گئی۔ فقیر ستر سال کے لئے بڑے آرام سے دنیا اور مافیہا سے کنارہ کش ہو کر بحالت محویت چلہ نشین تھا۔ عرض کی۔ کہ ایک سخت مہم درپیش ہے۔ جو حضور کی توجہ عالی کے بغیر سر نہیں ہو سکتی۔ آپ نے فرمایا۔ کون سی مہم ہے۔ جو درپیش ہو رہی ہے۔ بادشاہ نے عرض کی۔ کہ قلعہ بنگالہ فتح نہیں ہوتا۔ آپ نے فوراً روشن ضمیری سے دریافت فرما کر فرمایا۔ کہ قلعہ بنگالہ مذکور کے اندر ایک ولی کامل رہتے ہیں۔ ان کی توجہ سے قلعہ فتح نہیں ہوتا۔ فرمایا، یہ ہمارا تعویذ لے جاؤ۔ اور اس کو تیر سے باندھ کر قلعہ کے اندر پھینک دو۔ اور باہر کھڑے ہو کر بلند آواز سے نعرہ لگا دو۔ میراں لعل بہاول شیر قلندر، قلعہ فتح ہو جائیگا حسب الارشاد آپ کے جب تعویذ اندر پھینکا گیا۔ اور نعرہ حیدری بلند کیا گیا۔ تو ایک فقیر گدڑی پوش فوراً اندر سے نکل کر بھاگ گیا۔ اور دیوار قلعہ کی بیٹھ گئی۔ اور فتح ہو گیا۔ بعد فتح قلعہ کے اکبر بادشاہ نے آپ کو اپنی ہمشیرہ کا نکاح کر دینا چاہا۔ مگر آپ نے انکار کر دیا۔ آخرالامر آپ نے ایک نعرہ

اور امیرالمومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ اگر میں مؤذن ہوتا۔ حج کے بعد اور کوئی کام نہ کرتا۔ جب مؤذن بانگ نماز کی کہتا ہے۔ شیطان اس جگہ سے بھاگتا ہے۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ درمیان بانگ اور نماز اور اقامت کے موذن جو مانگے۔ منظور ہوتی ہے۔ موذن پرہیزگار آدمی ہونا چاہیئے۔ ان شرطوں کو نگاہ رکھے۔

اوّل :۔ وقت نماز کا پہنچانے۔ دوم۔ بانگ کے کلمات میں غلطی نہ ہو۔ اور بانگ کہنے میں دیر نہ کیا کرے۔ ثواب بانگ کا خدائے تعالےٰ سے چاہے۔ خلقت پر احسان نہ رکھے۔ امر معروف اور نہی سن کر بجا لائے۔ اگر موذن موجود نہ ہو۔ اور کوئی دوسرا آدمی بانگ کہہ دے۔ تو بخشش نہ کرے۔ اور مسجد کی حفاظت کرے۔ اور لڑکوں کو واسطے کھیل کود کے مسجد میں نہ آنے دے۔ اور مسجد کو صاف رکھے۔ اور بانگ صحیح کہے۔ انتظار امام کا اس قدر نہ ہو۔ کہ قوم پر دشوار گزرے۔ جو درویش مسجد میں آئے۔ اس کی تواضع کرے۔ اور بانگ بلند آواز سے کہے۔ اگر امام میں دس خصلتیں ہوں۔ تب امامت اس کی درست ہوتی ہے۔ اول۔ قرآن شریف صحیح پڑھے۔ نماز کی تکبیر تحریمہ حضور دل سے کہے۔ رکوع سجود اچھی طرح بجا لائے۔ اپنے بدن اور کپڑے کو پلیدی سے بچائے۔ اور بغیر مرضی قوم کے لمبی قرأت نہ پڑھے۔ اور امام متواضع ہو۔ اور انتظار آدمیوں کا اس قدر نہ کرے کہ موجودہ نمازی تنگ ہو جائیں۔ اور دعا سب کے واسطے متفق مانگے۔ جو مسافر مسجد میں آئے۔ اس کی ضرورت میں کوشش کرے۔ اگر ممکن ہو تو اس کی حاجت خود پوری کرے۔ چاہیئے کہ امام باامانت و بادیانت اور پرہیزگار ہو۔ تب ثواب امامت کا پاوے۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ پانچ گروہوں کا ضامن میں ہوں۔ کہ ان کو بہشت میں پہنچاؤں گا۔ اول جو عورت کہ خاوند کی تابع دار ہو۔ اور جو فرزند ماں باپ کا فرماں بردار ہو۔ اور وہ آدمی جو

اللہ اکبر کا بلند آواز سے کیا۔ کہ غائب ہو گئے۔ اور غائب ہو کر آپ
مدینہ طیبہ میں بنا بر زیارت روضہ اقدس آں حضور سرور کائنات فخر موجودات
سید المرسلین، خاتم النبیین حاضر ہو گئے۔ تو متولی روضہ مطہرہ نے آپ سے
ذات کا سوال کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں سید حسنی ہوں۔ چونکہ آپ کی اس
وقت حالت ظاہری قلندرانہ تھی۔ اس لئے انہوں نے کہا۔ کہ آپ کے پاس
سید حسنی ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ذرا ٹھہرو۔ میں ابھی ہی
ثبوت دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے آستانہ عرش آشیانہ حضور سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متقابل کھڑے ہو کر کہا۔ السلام علیک یا جدی۔ جواب
میں ارشاد ہوا۔ وعلیکم السلام یا آلی۔ یہ آواز سن کر سب لوگ آپکے قدموں
پر گر پڑے۔ کچھ عرصے تک آپ وہاں مقیم رہے۔ یہ بھی روایت ہے۔ کہ آپ
نے وہاں خاندان سادات میں شادی کی۔ اور آپ کی اولاد بھی ہوئی۔ بعد میں
آپ پھر عازم سفر ہند ہوئے۔ اور ہندوستان میں مشہور مقامات کی سیر فرماتے
ہوئے قصبہ بیٹ علاقہ ضلع لاہور میں تشریف لائے۔ یہاں قوم مغل کے بہت سے
آدمی آباد تھے۔ جواب بھی موجود ہیں۔ ان کو آپ نے فرمایا۔ کہ تم ہمارے
مرید ہو۔ مغلوں نے عرض کیا۔ اگرچہ کل فیض آپکے آباؤ اجداد کا ہے
لیکن ہم لوگ مرید خاندان حضرت بابا فرید الدین گنج شکر مسعود کے ہیں
آپ نے فرمایا۔ کہ اگر بابا فرید الدین گنج شکر مسعود ہماری مریدی کی اجازت
دیں۔ تو پھر تم مرید ہو سکتے ہو۔ مغلوں نے عرض کی پھر ہم کو کوئی عذر
نہ ہوگا۔ چنانچہ آپ نے بطور کشف بابا صاحب سے یہ حال دریافت فرمایا

مکہ شریف کے راستہ میں مرجائے۔ اور جو آدمی خندہ روئے ہو۔ جو آدمی خدائے تعالےٰ کی رضائے کے لئے مؤذنی کرے۔ پانچواں۔ جو کسی بھوکے کو محض خدا کے واسطے کھانا کھلائے۔ اور ننگے کو کپڑا دیوے :۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ تین گروہوں کو عذاب قبر کا نہ ہوگا۔ موذنوں کو اور شہیدوں کو۔ اور جو آدمی جمعہ یا جمعرات کو مرجائے۔ جب موذن بانگ کہے۔ جو کوئی سنے۔ اور خاموش و دنیاوی کلام سے ہو جائے۔ اور جواب اذان کا دیوے۔ جب موذن حی علی الصلوٰۃ پر پہنچے سننے والا ماشاء اللہ کان ومالم یکن کہے۔ اس طرح ثواب موذن کا سننے والا بھی پائے۔

حکایت اس طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ ہارون الرشید اور زبیدہ خاتون ایک دن بیٹھے ہوئے تھے۔ اور گانے والے ان کے پاس کچھ گا رہے تھے۔ اسی حالت میں بانگ نماز کی ہوئی۔ زبیدہ خاتون نے گانے والوں کو بولنے سے منع کر دیا۔ جب زبیدہ خاتون مرگئی۔ اس کو خواب میں دیکھا۔ کہ وہ بہشت میں ٹہل رہی ہے۔ اس سے پوچھا۔ کہ اے زبیدہ خاتون یہ مرتبہ تونے کس طرح حاصل کیا۔ اس نے کہا۔ کہ میں نے مکہ شریف کے راستے میں بہت کنوئیں بنوائے۔ اور نہر کی تیاری کی۔ اور خیرات بھی کی۔ مگر اس کا کچھ ثواب مجھ کو نہیں ملا۔ کیونکہ وہ سب خیرات آدمیوں کے مال ہی کی تھی۔ لیکن جوانی کے زمانہ میں غفلت کے باعث ہمراہ ہارون الرشید گانے والوں سے گانا سن رہے تھے۔ اچانک بانگ نماز کی ہوئی۔ میں نے ان کو گانے سے روک دیا۔ اور جو کلمہ موذن کہتا تھا۔ وہ میں بھی کہتی رہی۔ جب بانگ ہو چکی۔ ہم پھر اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔ حق تعالےٰ نے اس سبب سے مجھ کو بخش دیا۔ اور مجھ پر رحمت کی۔ کہ بانگ اذان کی میں نے عزت کی۔

تو انہوں نے کہا۔ کہ میرے تمام مرید حاضر ہیں۔ القصہ سب مغل آپ کے مرید ہوئے اور بعیت غوثیہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے روانہ ہو کر آپ موضع جھنگ علاقہ تحصیل دیپال پور میں تشریف لائے۔ اور یہاں پر عبداللہ شاہ بیابانیؒ کو دیکھا۔ کہ ذکر جلی میں مشغول ہیں۔ فرمایا کہ یہ خدائی کبوتر ہے۔ اس کی گٹک یعنی آواز قیامت تک نکلتی رہے گی۔ پھر وہاں سے روانہ ہو کر موضع پیر حیات میں جو جھنگ عبداللہ بیابانی کے قریب ہے پہنچے۔ گاؤں مذکور کے قریب آکر آپ نے اہل دیہ سے فرمایا۔ کہ اس جگہ پر ایک ولی کامل کی مزار ہے۔ جو بسبب مرور زمانہ دراز کے زمین سے مل گئی ہے۔ آپ نے اہل دیہ کو اس جگہ کا نشان دیا۔ اور حسب الارشاد آں حضورؒ والیان دیہ نے مزار از سر نو بنا دیا۔ اس وقت وہ مزار مذکور بنام پیر حیات صاحب موجود ہے۔ پھر حجرہ شریف میں تشریف لائے۔ اور قیام فرمایا۔ چنانچہ آپ کے قیام کا ذکر آگے بمفصل لکھا جائے گا۔

اکبر بادشاہ کے پاس سے آپ چونکہ اچانک غائب ہو گئے تھے۔ اور وہ آپ کا کمال معتقد ہو چکا تھا۔ اس لئے اس نے آپ کی تلاش شروع کر دی آخر بہت تجسس کے بعد اس کو یہ پتہ چلا کہ آپ حجرہ منورہ میں قیام پذیر ہیں اس نے اپنے تواص کو بھیج کر استدعا کی۔ کہ میری ہمشیرہ کو آپ زوجیت میں قبول فرما کر اعزاز بخشیں۔ آپ نے قبول کیا۔ اور شہزادی سے آپ نے عقد نکاح کیا۔ بادشاہ نے بہت سا زر و جواہر مال و اسباب شہزادی کو جہیز میں دیا تھا۔ مگر آپ نے برسم سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا کہ خدیجۃ الکبریٰ کا مال اللہ کے نام فدا کیا گیا تھا آپ نے بھی بخش دیا۔ اور

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ قیامت قائم ہے۔ ایک عورت کو فرشتے لائے۔ اور اس کے نامۂ اعمال کو ترازو میں رکھا۔ اور ترازو پہاڑ سے زیادہ بھاری ہو گیا۔ اس عورت سے پوچھا۔ کہ تیرا نام کیا ہے۔ اس نے کہا۔ کہ میرا نام ذاقرہ ہے۔ خواب سے میں بیدار ہو گئی۔ جب حج کا وقت آیا۔ اور خلقت جمع ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ منادی یا آواز کر دیوے۔ کہ یہاں کوئی عورت ذاقرہ نام ہے۔ جب یہ آواز دی۔ تو اسی وقت ایک عورت آئی! اور کہا۔ کہ میں ذاقرہ ہوں۔ اس کو منادی نے کہا کہ تجھ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بلاتے ہیں۔ اس عورت نے کہا۔ کہ میری جان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر فدا ہو۔ یہ کہہ کر اٹھی۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی۔ اور سلام عرض کیا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس سے پوچھا۔ کہ تو نے کون سا نیک کام کیا ہے۔ کہ میں نے قیامت خواب میں دیکھی۔ اور دیکھا۔ کہ تیرے عمل ترازو میں رکھے گئے۔ اور وہ پہاڑ سے زیادہ بھاری ہو گئے۔ اس عورت نے کہا۔ کہ اے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں نے سر کا اپنا ایک بال بھی نامحرم کو نہیں دکھایا۔ دوسرا کوئی کام اپنے خاوند کی اجازت بغیر نہیں کیا۔ اور جب بانگ نماز کی سنتی ہوں۔ تو خاموش ہو جاتی ہوں۔ اور جو موذن کہتا ہے۔ میں بھی وہ کہتی ہوں۔ اور نماز کو عین وقت پر پڑھتی ہوں۔ اور جب کوئی سائل آتا ہے۔ اس کو محروم نہیں جانے دیتی۔ اگرچہ ایک لقمہ روٹی کا ہو۔ بس میرے یہی کام ہیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ جا! یہی کام ہمیشہ کیا کر۔ تاکہ تو ہمیشہ بہشت میں رہے۔ واللہ اعلم

قَوْلُہٗ تَعَالٰی۔ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ؕ

حساب کے بہشت میں جائیں گے ۔ اور مُنہ ان کے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے ۔ جب قیامت والے دوسرے لوگ ان کو دیکھیں گے ۔ سمجھیں گے ۔ کہ یہ پیغمبر ہیں ۔ حق تعالے سے آواز آئیگی ۔ کہ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے مصیبت پر صبر کیا ۔ قیامت کے دن چار آدمیوں کو چار حجت سے لایا جائے گا ۔

اوّل جب دولت مند لوگ لائے جائیں گے ۔ تو وہ کہیں گے ۔ کہ ہم کو تو نے مال بہت دیا تھا ۔ مال کی حرص کی بدبختی سے ہم عبادت نہیں کر سکے ۔

حق تعالے فرمائے گا ۔ کہ اے گروہ بدبخت ۔ تمہارے پاس مال زیادہ تھا ۔ یا سلیمان کے پاس ۔ وہ باوجود اس قدر مال اور ملک کے طاعت اور عبادت سے ایک ساعت خالی نہ رہا ۔ پس ان کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی ۔

دوم غلاموں کو لایا جائے گا ۔ وہ عرض کریں گے ۔ کہ ہم غلام تھے ۔ اور مالک کی خدمت میں مصروف رہتے تھے ۔ اس سبب سے عبادت سے قاصر رہے ۔ ندا آئیگی کیا تمہاری غلامی یوسف علیہ السلام کی غلامی سے بڑھ کر تھی ۔ رات دن وہ عبادت میں مشغول رہتے تھے ۔ حالانکہ عزیز مصر کی غلامی تھی ۔ مگر ایک گھڑی طاعت اور عبادت ہماری سے غافل نہ تھا ۔ پس ان کے پاس کوئی حجت نہ رہے گی ۔

تیسرا رنج اور مصیبت والوں کو لایا جائے گا ۔ اور سوال کیا جائے گا ۔ کہ کیوں عبادت اور بندگی تم نے نہ کی ۔ وہ عرض کریں گے ۔ کہ اے خدا ! ہم رات دن بلا اور مصیبت اور بیماریوں میں رہے ۔ پس اس وجہ سے عبادت نہ کر سکے ۔

آواز آئے گی ۔ کہ بدبختو ! تمہارا رنج اور بلا کیا ایوب پیغمبر سے زائد تھا ایوب پیغمبر پر بڑا رنج اور بلا بھیجی گئی ۔ مگر اس نے صبر کیا ۔ اور ایک گھڑی بھی غافل نہ رہا ۔

شہزادی کو بوضع درویشانہ گزران کرنے کی تاکید فرمائی۔ کچھ عرصہ تک تو
اُس صدر نشین عصمت وعفت یعنی شہزادی نے اسی طرح گزران کی۔ مگر
جب اس حالت میں تکلیف محسوس ہوئی۔ تو آپ نے اپنے بھائی اکبر بادشاہ
کی طرف شکایت لکھی۔ اس پر اکبر بادشاہ نے ایک لاکھ روپے کی جاگیر حضرت
صاحب ممدوح کے نام نامی پر علی الدوام مقرر فرما کر سند لکھ کر بھیج دی۔
چنانچہ جاگیر مذکور زمانہ مہاراجہ رنجیت سنگھ تک نسلاً بعد نسل چلی آئی۔ مہاراجہ
نے حسب استدعا اپنے گورو بیدی صاحب سنگھ کے جاگیر مذکورہ اس کو دے
دی۔ اور جناب سید سردار علی شاہ صاحب نے جو اس وقت وارث جاگیر مذکور
کے تھے بہت جنگ وجدل ہمراہ بیدی صاحب سنگھ ہوا۔ آخر کار بیدی صاحب
سنگھ نے سید سردار علی شاہ کو فریب اور دھوکہ سے موضع اُونہ میں لے جا
کر شہید کر دیا۔ یہ مفصل حال بہت دردانگیز ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ جو ظالم فاتح
ظلم مفتوح پر کیا کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کیا گیا۔ اس زمانہ مہاراجہ سے
جاگیر ضبط ہو گئی۔ اور اس خاندان کے بزرگ متفرق علاقوں میں چلے گئے
اور زمانہ عملداری سرکار انگریزی میں پھر حضرت سید مدد علی شاہ صاحب رحمۃ
اللہ علیہ واپس حجرہ شریف میں تشریف لائے۔ اور توکل اللہ پر گوشہ نشینی کی
حالت کو پسند فرمایا۔ اور آپ کے کمالات کا شہرہ تمام دنیا میں اظہر من الشمس
ہوا۔)

اب بقیہ ذکر جمیل حضرت میراں لعل بہاول شیر قلندر کا ہدیہ ناظرین ہوتا
ہے۔ القصہ آپ اس جگہ پہنچے۔ جہاں اب حجرہ منورہ آباد ہے۔ اس نواح

جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نماز پڑھنے والا حق تعالےٰ سے مناجات کرتا ہے۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک دن ایک درخت کے نیچے رسول علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ رسول اللہ نے ٹہنی اس درخت کی پکڑ لی۔ اور ہلائی۔ پتے اس درخت سے نیچے گرنے شروع ہوئے۔ بعدازاں آپ نے فرمایا۔ کہ اے سلمان! تو نے مجھ سے کیوں نہ پوچھا۔ کہ میں نے درخت کی ٹہنی کیوں ہلائی۔ سلمان نے عرض کی۔ قصور معاف۔ اب آپ اس کا سبب ظاہر فرمائیے۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ اے سلمان! جب میری امت کے لوگ وضو کرتے ہیں۔ اور جماعت سے مل کر نماز پڑھتے ہیں۔ گناہ ان سے اس طرح گرتے ہیں۔ کہ جس طرح پتے اس درخت سے گرے۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے سلمان! جو کوئی وضو کرے۔ اور گھر سے باہر آئے۔ اور مسجد کی طرف روانہ ہووے۔ ہر ایک قدم پر داہنے ہاتھ والا فرشتہ ایک نیکی لکھتا جاتا ہے۔ اور بائیں ہاتھ والا ہر قدم پر ایک بدی قلم زن کرتا جاتا ہے۔ جب مسجد میں آتا ہے۔ اور نماز پڑھتا ہے اور رکوع وسجود بجا لاتا ہے۔ وہ نماز کہتی ہے۔ خدایا۔ تو اس اپنے آدمی کی اس طرح حفاظت کر۔ جس طرح اس نے میری حفاظت کی ہے۔ اس وقت نماز کو آسمان پر لے جاتے ہیں۔ ساتھ نور کے۔ آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور جائے مقررہ پر نماز کو لے جاتے ہیں۔ پس وہ نماز شفاعت کرتی ہے۔ پڑھنے والے کی۔ اگر وضو کامل نہ کیا۔ اور رکوع وسجود تمام نہ کیا۔ وہ نماز کہتی ہے۔ خدایا! تو اس بندے کی نماز کے ثواب کو اس طرح ضائع کر۔ جس طرح اس نے مجھ کو ضائع کیا۔ دروازے آسمان کے اس نماز کے واسطے بند ہو جاتے ہیں۔ اور اس نماز کو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر پڑھنے والے کے منہ پر مارتے ہیں۔

پس ان کے پاس کوئی حجت نہ رہے گی۔

چہارم درویشوں اور غریبوں کو لایا جائے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا۔ کہ تم نے عبادت کیوں نہیں کی۔ عرض کریں گے۔ کہ خدایا! درویشی اور تنگ دستی کے سبب سے عبادت نہیں کر سکے۔

حق تعالےٰ سے ندا ہوگی۔ کہ اے بدبختو۔ کہ کیا تم پر عیسےٰ علیہ السلام سے زیادہ درویشی تھی۔ عیسیٰ علیہ السلام باوجود درویشی اور تنگ دستی کے ایک ساعت عبادت سے خالی نہ تھا۔ پس ان کے پاس بھی کوئی حجت نہ رہے گی۔

اس کے بعد حق تعالےٰ فرمائے گا۔ کہ ان چار گروہوں کو دوزخ میں لے جاؤ۔ پس اے مسلمانوں آگاہ ہو جاؤ۔ کہ قیامت کے دن کسی کا کوئی عُذر باقی نہ رہے گا۔[۱]

[۱] جب ان چار گروہوں کو حکم دوزخ کا ہوگا۔ اس وقت مل کر عرض کریں گے۔ بار خدایا۔ جس کا نام لے کر ہم پر حجت قائم ہوئی ہے۔ وہ سب پیغمبر تھے۔ ان پر تیرے لطف کا پرتو تھا۔ اور ہم مقید نفس کے تھے۔ ہم پر شیطان مسلط تھا۔ اس لئے ہم سے قصور سرزد ہوا۔ اے بار خدایا! تو ہم کو ان پیغمبروں کی طفیل خصوصاً خاتم النبیین کی طفیل بخش دے۔ حکم بارگاہ سے ہوگا۔ جاؤ۔ سخت گیری ہماری عادت نہیں۔ ہم نے تم کو ان کے طفیل بخش دیا۔ ہم نے صرف واسطے بخشش کے انبیوں کو معبوث کیا تھا۔ مترجم

بنی اسرائیل میں ایک پیغمبر تھا۔ حق تعالےٰ نے بلا اور رنج اس پر بھیجا تھا۔ اور وہ پیغمبر حق تعالےٰ کی درگاہ میں فریاد کرتا تھا۔ حق تعالےٰ کی طرف سے وحی آئی۔ کہ تو کیوں شکایت کرتا ہے۔ کیا تو چاہتا ہے۔ کہ تیرا نام پیغمبروں کے دفتر سے خارج کر دوں جب یہ پیغام ملا۔ اسی وقت توبہ کی۔ اور پھر کبھی فریاد نہ کی۔ اور استغفار کرتے رہے۔

میں قوم دھول آباد تھی۔ چنانچہ اب تک قوم دھول موجود ہے۔ اور ان کی
آبادی کے کھنڈرات حجرہ شریف سے شمال کی طرف تقریباً ایک میل
کے فاصلہ پر موجود ہیں جہاں اب مزار شریف ہے۔ یہ اس وقت عین دریا
کے درمیان تھی۔ آپ کی توجہ عالی سے دریا کنارہ کش ہو گیا۔ اور شہر کی
بنیاد رکھی گئی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ حضرت موصوف بوضع
قلندرانہ جہاں عورتیں پانی بھرتی تھیں۔ بیٹھ گئے۔ عورتوں کو یہ بات ناگوار
معلوم ہوئی۔ تو اپنے خاوندوں سے بیان کیا۔ انہوں نے آپ کو وہاں سے
اٹھنے کی تکلیف دی۔ تو وہاں سے آپ مسافروں کی طرح اٹھ کر دوسری
جگہ بیٹھ گئے۔ مگر اسی طرح بدستور مذکور وہاں سے بھی اٹھنا پڑا۔ اور اکثر
دفعہ ایسا ہی گزرا۔ آخر لاچار ہو کر ایک لکڑی تراشی ہوئی جو ہاتھ میں رکھتے تھے
اور اب بھی آپ کی اولاد کے پاس تبرکاً موجود ہے۔ اور اس کو سیتھیئن
سلطھر کہتے ہیں۔ دریا میں ماری۔ اور لڑکے جو وہاں پر کھیل کود رہے تھے
ان کو بھی دریا کے ہانکنے کا اشارہ فرمایا۔ جیسا کہ لڑکے اینٹ وٹے دریا میں
پھینکتے جاتے تھے۔ اور دریا کو ہٹ جا ہٹ جا کہتے جاتے تھے۔ اسی طرح
دریا پیچھے ہٹتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ بہت وسیع فراخ میدان برآمد ہو گیا۔
آپ اسی جگہ ایک ٹیلہ پر جو دریا سے ظاہر ہوا تھا۔ بیٹھ گئے۔ اور فرمایا کہ اب
کسی کو اس جگہ پر جو ہم نے دریا سے لی ہے۔ دخل نہیں ہے۔)
سب لوگ اس عجیب واقعہ کو دیکھ کر حیران ہو گئے۔ اور پھر کوئی
شخص آپ کے احوال سے متعرض نہ ہوا۔ اور بھی بہت سی خوارق و کرامات

رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ ایمان کے بعد سب سے پہلے آدمی سے نماز پوچھی جائے گی اگر تمام ارکان نماز کے ادا کیئے ہوں گے۔ رستگار ہو جائیں گے۔ اگر تمام بجا نہ لائے ہونگے تو اس کو دوزخ میں لے جائیں گے۔

جاننا چاہیئے۔ کہ اول وقت نماز پڑھنی رضائے خدائے تعالےٰ کی ہے۔ اور درمیانہ وقت میں خدائے تعالےٰ کی معافی ہے۔ اور آخر وقت میں خدائے تعالےٰ کی رحمت اور مغفرت ہے۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہارے گھر کے دروازے پر نہر جاری ہو۔ اور تم پانچ وقت اس نہر میں غسل کیا کرو۔ تو کیا تمہارے بدن پر کوئی پلیدی یا چرک رہ جائے گی۔ ہرگز نہیں رہے گی۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ جو کوئی پانچ وقت وضو کامل کرے۔ اور پانچ وقت نماز پڑھے گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ میں جس کو دوست رکھتا ہوں۔ اس کو نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہوں۔ جس نے نماز نہ پڑھی۔ وہ خدائے تعالےٰ کے حکم میں ہے۔ چاہے۔ اس کو پکڑے۔ چاہے اس کو معاف کرے۔ اور بے نماز اور مشرک قیامت کے دن فرعون اور ہامان اور شداد اور ابوجہل کے ساتھ دوزخ میں ہوگا۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ بہت برے لوگ میری امت سے بے نماز اور مشرک لوگ ہیں۔ اور جو نماز سے باہر جاتے ہیں۔ یعنی رکوع و سجود کامل نہیں کرتے۔

پہلے زمانہ میں ایک شخص نے شیطان کو دیکھا۔ اور کہا۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ تیرے جیسا ہو جاؤں۔ شیطان نے کہا۔ اگر تو چاہتا ہے۔ تو کہ میرے جیسا ہو جائے۔ تو نماز مت پڑھا کر۔ اور شرک کیا کر۔ اور اگر نماز پڑھے۔ تو اس پر تکبر کیا کر۔ اور جھوٹ کو اپنا طریقہ بنا۔ اس وقت

آپ کے عرصہ شہود میں آئے۔ جو احاطہ تحریر و تقریر میں سما نہیں سکتے۔ مگر تاہم چند ایک بطور نمونہ کے ذکر کئے جاتے ہیں۔ حضرت میراں لعل بہادل شیر قلندر نے سواری کے گھوڑا کے لئے تین میخیں یعنی کلہ ہے لگوائے تھے۔ ان میں سے ایک کلہ تو نیم کی لکڑی کا تھا۔ اور دوسرا اڑھ کی لکڑی کا۔ اور تیسرا کسی ایسی لکڑی کا تھا۔ جس کی اب تک تحقیق نہیں ہو سکی۔ اکثر معبرین و ماہرین حیران ہیں۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد ان ہر سہ میخوں کی شاخیں نکل آئیں۔ اور تینوں سرسبز درخت ہو گئے۔ چنانچہ ۱۱۷۲ھ ہجری تک ہر سہ درخت سرسبز اور شاداب رہے۔ لیکن اس وقت وہ درخت جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ (بنام بہاڑ یہ مشہور ہے) سرسبز موجود رہے۔ آپ کی دعا سے بہاڑ یہ درخت میں یہ برکت ہے۔ کہ اگر اس کی پھلی جو سال بھر میں صرف ایک ہی دفعہ بطور تحفت کے لگتی ہے۔ عورت عقیمہ کو کھلائی جاوے۔ تو وہ بحکم ایزد تعالیٰ صاحب اولاد ہو جاتی ہے۔ اور اس کا پتہ کھانے سے پیٹ کی بیماریاں یعنی اپھراد غیرہ تک دور ہو جاتی ہیں۔ اور یہ تجربہ و مشاہدہ سینکڑوں دفعہ ہو چکا ہے۔ اور درخت نیم کا خشک ہو کر گر گیا ہے اس کی لکڑی کاٹ کر تبرکاً تسبیح وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔ ایک دفعہ خادموں کو دودھ کی ضرورت پیش آئی۔ عرض کرنے پر آپ نے فرمایا۔ کہ اے نیم تو ہی ہماری بھینس بن جا۔ بمجرد فرمان عالی کے نیم کے تنہ سے دودھ جاری ہو گیا تمام لوگ برتن بھر بھر کر دودھ لے گئے۔ چنانچہ عرصہ دراز تک دودھ جاری رہا۔ اور اب تک وہ نیم کی لکڑی متبرکاً پڑی ہے۔ اور درخت بڑھ کے بھی موجود ہیں۔)

دوم۔ روزِ [illegible] یش سے لے کر آج تک ہر فرد بشر کی داڑھی آغاز شباب

اس شخص نے شرط کر لی۔ کہ اب میں نماز ٹھیک اور خشوع اور خضوع سے پڑھا کروں گا۔ اور میں
شرک خفی اور جلی سے توبہ کرتا رہوں گا۔ اور جھوٹ ہرگز نہ بولوں گا۔ شیطان نے کہا۔ کہ میں نے بھی عہد
کر لیا ہے۔ کہ تیرے جیسے آدمی کو نصیحت نہ کیا کروں گا۔

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ نماز میں خداوند تعالےٰ شانہٗ کی
خوشنودی ہے۔ اور خوشی فرشتوں کی۔ اور طریقہ پیغمبروں کا۔ اور نور عرفان کا۔ اور جڑ ایمان کی۔
اور قبولیت دعا کی۔ اور برکت روزی کی۔ اور خوشی بدن کی اور روح کی۔ اور دوری شیطان کی
اور روشنائی قبر کی۔ اور روشنی قیامت کی۔ اور آسانی سوال وجواب منکر ونکیر سے۔ اور قیامت
کے دن نماز پڑھنے والے کے سر پہ نماز کا سایہ ہوگا۔ اور نماز کا تاج ہوگا۔ اور دوزخ کی آگ
سے پردہ۔ اور نماز مومنوں کی حجت اور گرانی ترازو کا باعث ہے۔ اور آسانی گزرنے پل صراط کی
ہے۔ اور بہشت کے بند دروازہ کی کنجی ہے۔ اور دوزخ کے دروازہ کا قفل ہے۔ نیک تمام عملوں
سے ہے۔ نماز کا مرتبہ یہ ہے۔ کہ پاکیزگی مومنوں کی ہے۔ اگر میں تعریف نماز کی لکھنا چاہتا ہوں۔ تو
تحریر میں نہیں آسکتی۔ خداوند تعالےٰ نمازی کو پانچ نیک خصلتیں عطا فرماتا ہے۔ اول اس کو عذاب
قبر کا نہیں ہوتا۔ دوم۔ روزی فراخ ہو جاتی ہے۔ سوم چہرہ اور ماتھا نورانی ہو جاتا ہے۔ چہارم
قیامت کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ پنجم بغیر حساب کے بہشت میں جائے گا۔
اور نماز میں بارہ ہزار نیکیاں ہیں۔ اور ان تمام نیکیوں کو بارہ نیکیوں میں ختم کیا گیا ہے۔ ان میں سے
چھ تو نماز کے اندر ہیں۔ اور چھ پہلے نماز کے۔ نماز سے پہلے ضروری چھ امر ہیں۔ ترتیب وضو
کی سیکھنی۔ اور وضو کامل کرنا۔ اور پانی پاک استعمال کرنا۔ اور جگہ پاک کا دیکھنا۔ اور کپڑا پاک
وقت نماز کا پہچاننا۔ چھٹواں۔ قبلہ شریف کی طرف منہ کرنا۔ اور نماز کے اندر چھ ضروری یہ
ہیں۔ اول نیت کرنا۔ دوسری تکبیر تحریمہ۔ تیسرا قیام۔ چوتھا رکوع۔ پانچواں سجود۔ چھٹواں

میں نکل آتی ہے۔ مگر آپ کو ریش مبارک سو سال کی عمر کے بعد آئی۔ اور تین سو سال کے قریب آپکی عمر شریف ہوئی۔ قصہ مختصر جب آپ نے حجرہ شریف میں سکونت اختیار فرمائی۔ تو ایک فرزند ارجمند آپ کے ہاں تولد ہوا۔ خادموں نے مبارک باد دی۔ اور رسوم شادی کرنے کا سوال پیش کیا۔ ارشاد ہوا۔ کہ بہت بڑا روٹ پکادیں۔ اور چھوٹے بڑے کو تقسیم کیا جاوے۔ چنانچہ اسی طرح کیا گیا۔ یہ رسم اب تک ان کی اولاد مطہر میں جاری ہے۔ جب کسی صاحبزادہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ تو پانچ یا سات یا گیارہ من کے روٹ پکاتے ہیں۔ اور وہ روٹ لوٹے جاتے ہیں۔ مگر لڑکیوں کے پیدا ہونے پر یہ رسم نہیں کی جاتی۔)

القصہ اس لڑکے کے دودھ پلانے کے لئے ایک دایہ مقرر کی گئی۔ جو نابینا تھی۔ ابھی لڑکا چالیس دن کا ہوا تھا۔ کہ اچانک زبان فصیح سے باتیں کرنے لگا اس وقت دایہ نے اپنی آنکھوں کے روشن ہونے کی بابت عرض کی۔ چنانچہ فوراً آنکھیں روشن ہوگئیں جب یہ حال آپ کے گوش گزار ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ اے۔ فرزند ہمارا اور تمہارا ایک جگہ رہنا ممکن نہیں ہے۔ لڑکے نے عرض کی۔ کہ اللہ تعالے ہر کام کی حقیقت کو جانتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ میری اولاد ہوگی یا نہ مگر آپ کی پشت سے اولاد کا ہونا یقینی امر ہے۔ اس لئے میں نے آپ کی اور آپ کی اولاد کی زندگی کو اپنی حیاتی پر پسند کرتا ہوں۔ اور یہ بات کہہ کر انتقال کر گیا۔ ان کی قبر روضہ مبارک کے پیچھے ہے۔ اور بنام مزار سید جلال صاحب مشہور ہے۔)

تحیات ۔ یعنی قعود کرنا ۔ اور سلام سے نماز کے باہر آنا ۔ واللہ اعلم ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ۔ کہ ایک دن رسول علیہ السلام نے فرمایا ۔ نماز جماعت سے پڑھو ۔ کیوں کہ اس کا ثواب پچیس درجہ زیادہ ہے ۔ اکیلا نماز پڑھنے سے ۔ اگر کسی کو جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب معلوم ہو جائے ۔ تو پیٹ کے بل گھسیٹتا ہوا جا کر جماعت سے نماز پڑھے ۔ اور نمازی پل صراط سے بھی بہت تیزی سے گزر جائے گا ۔ اور منہ اس کا چودھویں رات سے زیادہ روشن ہو گا ۔ جماعت سے نماز پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں ثواب شہید کا لکھا جاتا ہے ۔

حضرت کے ایک صحابی تھے ۔ کہ نام ان کا عبداللہ ام مکتوم تھا ۔ اور وہ نابینے تھے ۔ انہوں نے عرض کی ۔ یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں ۔ اور میرا گھر مسجد سے دور ہے ۔ کیا مجھ کو جائز ہے ۔ کہ میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں ۔ آپ نے فرمایا ۔ کہا ۔ تو نماز کی بانگ گھر میں سن لیا کرتا ہے ۔ عرض کی ۔ ہاں! فرمایا ۔ کوئی مضائقہ نہیں ۔ اگر تیرا گھر دور ہے ۔ جماعت سے مل کر نماز پڑھا کر ۔ اور اگر تکبیر اولی تجھ کو امام کے ساتھ مل جائے ۔ تو تمام دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے ۔

اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ ایک دن جبرائیل علیہ السلام آئے ۔ اور کہا ۔ یا رسول خدا کے ۔ آپ کو خداوند تعالٰے سلام بھیجتے ہیں ۔ اور بعد سلام دو تحفے آپ کو ایسے بھیجے ہیں ۔ جو اور کسی پیغمبر کو نہیں بھیجے ۔ اول یہ ہے ۔ کہ نماز جماعت سے پڑھنی چاہیئے ۔ رسول علیہ السلام نے جبرائیل سے پوچھا کہ ثواب اس کا کتنا ہے ۔ کہا ۔ جب دو آدمیوں کی جماعت ہو ۔ ثواب ایک سو پچاس رکعت کا پاتے ہیں ۔ اور جب تین آدمی ہوں تو ہر رکعت کا ثواب تین سو کا پاتے ہیں ۔ اگر چار آدمی ہوں ۔ ثواب چھ سو رکعت کا ۔ اور اگر پانچ آدمی ہوں ۔ تو ثواب بارہ سو رکعت کا ۔ اگر چھ ہوں ۔ تو ثواب چوبیس سو رکعت کا پاتے

شیخ فریدالدین شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ جن کا مزار پاک پتن میں ہے۔
ایک دفعہ حضرت قلندر موصوف وہاں تشریف لے گئے۔ پاک پتن میں جانے کی
یہی وجہ تھی۔ کہ بابا شیخ فریدالدین شکر گنج ایک دفعہ اولاد حضرت جناب داؤد
بندگی کی نعمت باطنی سلب کر گئے۔ اس وجہ سے حضرت داود بندگی بخدمت
آنجناب حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئے۔ کہ میرے ہمراہ ہو کر پاک پتن تشریف لے جا
کر میری نعمت دلا دیں۔ جب آپ وہاں تشریف لے گئے۔ اور ولایت داؤد
بندگی واپس دلائی گئی۔ اور کچھ نذرانہ ہمیشگی کے لئے دینا مقرر کرلیا۔ تو اُن کے مزار
پر سوار ہو کر ان کے مزار کی چادر پھاڑ ڈالی۔ مجاوروں کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی
ان کا ارادہ ہوا۔ آپ کو منع کریں۔ اس جگہ کا خلیفہ اہل باطن تھا۔ اس نے
حضرت شیخ فریدالدین رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا۔ کہ کہتے تھے۔ کہ اس شخص پر کوئی
ہرگز اعتراض نہ کرے۔ اس کام میں میری بہتری ہے۔ مجھے بارگاہ ایزدی تک
ایک پردہ تھا۔ قلندر پاک کے اس فعل سے وہ حجاب اٹھایا گیا ہے۔)

حضرت قلندر موصوف اکثر شیر کی سواری کرتے تھے۔ اور بجائے چابک کے
سانپ کا کوڑا ہاتھ میں رکھتے تھے۔

آپ کا اور شیخ داؤد بندگی کرمانی کا ایک زمانہ تھا۔ اتفاقاً ایک دفعہ آپ
شیر گڑھ تشریف لے گئے۔ اور شیخ موصوف کو دریافت فرمایا۔ ان کے خادم
نے عرض کی۔ کہ آپ چلہ میں ہیں۔ حضرت قلندر ممدوح نے فرمایا۔ کہ ابھی مرغی
انڈوں پر بیٹھی ہے۔ یہ فرما کر آپ تو واپس تشریف حجرہ موزہ میں لائے۔ اور
شیخ موصوف چلہ سے باہر آئے۔ تو خادموں سے دریافت کیا۔ انہوں نے

ہیں۔ اگر سات ہوں۔ تو ثواب چار ہزار آٹھ سو رکعت کا ملتا ہے۔ القصہ اگر دس آدمیوں سے زیادہ ہوں۔ تو تمام جہان کے دریا سیاہی اور تمام عالم کے درخت قلم۔ اور تمام خلقت اولین و آخرین مل کے اس ثواب کو لکھنا چاہیں۔ تو نہیں لکھ سکتے۔

اور پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ چار آدمی بلا شک دوزخ میں جاویں گے۔ اول جس پر حج فرض ہو۔ اور وہ نہ کرے۔ دوسرا۔ جو کوئی کھانا کھا رہا ہو۔ اور فقیر اس سے مانگے۔ اور وہ ایک لقمہ بھی نہ دے۔ تیسرا۔ جو کوئی بانگ اذان کی سنے۔ اور مسجد میں حاضر نہ ہو۔ چوتھا۔ جو کوئی وعظ اور نصیحت کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اور نہ کرے۔

حکایت یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ ربیع نامی ایک صحابی تھے۔ ان کا ایک پاؤں سوکھا ہوا تھا۔ ان کو اٹھا کر لوگ مسجد میں لے جا رہے تھے۔ اور لوگوں نے ان سے کہا۔ کہ اے ربیع! آپ نماز گھر میں ادا کر لیا کرو۔ کیونکہ آپ عذر دار ہیں۔ انہوں نے کہا۔ جب بانگ نماز کی سنتا ہوں۔ بے اختیار دل چاہتا ہے۔ کہ مسجد میں حاضر ہوں۔ اور پھر یہی ربیع صحابی کہتے ہیں۔ کہ مجھ سے ایک دن جماعت کی نماز فوت ہو گئی۔ تو تمام آدمی میرے پاس تعزیت کے واسطے آئے۔ پھر فرمایا۔ کہ میرے دو لڑکے عزیز ہیں۔ ان میں سے اگر ایک مر جائے۔ تو مجھ کو جماعت کی نماز فوت ہونے سے آسان تر ہے۔

ایک عالم نے کہا۔ کہ میں نے ایک قید خانہ کے نگہبان سے پوچھا۔ کہ مجھ کو بتا۔ کہ تو نے قید خانہ میں کوئی عجیب بات دیکھی ہے۔ اس نے کہا۔ کہ چالیس سال سے قید خانہ کا محافظ ہوں۔ جو قیدی قید خانہ میں آتا تھا۔ اس سے میں پوچھتا تھا۔ کہ آج تو نے نماز جماعت سے پڑھی ہے۔ وہ کہتے تھے۔ کہ نہیں پڑھی۔ میں اس کو جواب دیتا تھا۔ کہ اگر تو نماز جماعت سے پڑھتا۔ زنداں میں قید نہ ہوتا۔ اسی طرح جو نماز جماعت سے پڑھے گا۔

کہ حضرت قلندر پاک نے اس طرح فرمایا ہے۔ شیخ نے کہا۔ کہ آپ کے فرمان کی تعبیر یہ ہے۔ کہ فقر کی تولے گئے۔ اور اولاد اور دولت مندی بہت عطا فرما گئے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی اولاد اور دولت بہت ہوئی۔ اور دنیا میں شہرت ہو گئی)۔

سکندر سوری آخری بادشاہ اولاد شیر شاہ افغان کے وقت کا ذکر ہے۔ کہ خادموں نے زمین جو دریا سے برآمد ہوئی تھی۔ اس میں کچھ غلہ چورال نظارہ کے واسطے معہ سبزی کے بویا ہوا تھا۔ بادشاہ کے عامل یعنی کاردار ضبطی زراعت اور وصولی مالیہ کے واسطے اس گردو نواح میں آئے۔ تو انہوں نے اس چورال کو بھی جریب ڈال کر پیمایش کرنا شروع کر دیا۔ خادموں نے ہر چند منع کیا۔ اور کہا۔ کہ یہ صرف سبزی کے واسطے کاشت کی گئی ہے۔ نفع دنیاوی کا کوئی ارادہ نہیں، مگر وہ باز نہ آئے۔ جب یہ ذکر حضور کے گوش گزار ہوا۔ تو مراقبہ سے اٹھ کر باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ اب اس وقت باہر آدیں گے جب دستار بندوں کی سلطنت ہوگی۔ دستار بندوں سے مراد آپ کی چغتوں کی بادشاہی سے تھی۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد سنہ ۹۰۱۱ ہجری مطابق ۱۵۵۱ء میں ہمایون بادشاہ پھر دہلی کا بادشاہ ہو گیا۔ اور یہ ذکر کتب تواریخ میں مفصل تحریر ہے۔

ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ ایک مہمان آیا۔ خادموں کو حکم ہوا۔ کہ گھوڑا خاص سواری کا اس کی ضیافت کے لئے ذبح کر دیں اور وہ گھوڑا بہت بیش بہا قیمت کا تھا۔ اکبر بادشاہ کا ہدیہ دیا ہوا تھا۔ حاضرین مجلس اقدس نے عرض کی۔ کہ اگر گھوڑے کی قیمت کا بازار سے سودا سلف خریدا جائے۔ تو کئی روز تک لنگر کا کام چلتا رہے گا۔ فرمایا۔ کہ اگر ہم تدبیر کو جانتے تو قلندرانہ لباس کاہے کو

قیدخانہ دوزخ میں قید نہ ہوگا۔ اور حق تعالےٰ کی امان میں ہوکر داخل جنت ہوگا۔ اور ہمیشہ خدا وند تعالےٰ کا دیدار پا دے گا۔

حکایت ہے۔ کہ یمن میں ایک شخص تھا۔ پرہیز گار اور پارسا۔ اتفاقاً ایک جماعت نماز اس سے فوت ہوگئی۔ اس مرد نے پچیس بار وہ نماز پڑھی۔ وہ جب سو گیا۔ تو خواب میں دیکھا کہ میں نو سواروں کے ساتھ جا رہا ہوں۔ دوسرے سواروں کے گھوڑے برابر چل رہے ہیں۔ اور میرا گھوڑا اکھڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ راہ چلنے سے رہ گیا۔ میں نے کہا۔ کہ کیا سبب ہے۔ کہ دوسروں کے گھوڑے تیزی سے چل رہے ہیں۔ اور میرا گھوڑا نہیں چلتا۔ دوسرے سواروں نے جواب دیا۔ کہ تجھ کو یاد ہے۔ کہ فلاں روز ہم نماز کی جماعت میں حاضر ہوئے تھے۔ اور تو حاضر نہیں ہوا تھا۔ میں نے کہا۔ کہ اس نماز کو میں نے پچیس دفعہ دہرا کر پڑھا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر سو ہزار دفعہ تو پڑھے۔ مگر جماعت کے ثواب کو نہ پہنچے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ جو کوئی بعد نماز مغرب کے شش رکعت نماز پڑھے۔ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس کے واسطے بہشت میں دو محل یاقوت سرخ کے تیار کئے جائیں گے۔ اور ان محلوں میں اس قدر باغ ہوں گے۔ کہ گنتی ان کی ماسوائے ذات باری کے اور کسی کو معلوم نہیں۔ اور اس نماز کو مقام اعلیٰ علیین میں لکھتے ہیں۔

اور نیز آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی نماز مغرب کی پڑھ کر نماز عشاء تک اسی جگہ بیٹھا رہے۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کے واسطے دو محل ایسے تیار کریں گے۔ کہ دروازے ان کے مہینہ بھر کی راہ ہوں۔ اور درمیان ان دو محلوں کے اس قدر میوہ جات ہوں گے۔ کہ تمام خلقت کے واسطے کافی ہوں۔

پہنتے۔ القصہ اسی گھوڑے کو ذبح کر کے کھانا پکایا گیا۔ راوی بیان کرتا ہے۔ کہ جس کسی نے اس روز دسترخوان پر کھانا کھایا۔ جس طعام کا اس کے دل میں خیال تھا۔ اُسی کا ذائقہ پایا۔)

آپ کا مرتبہ رحم کرنے اور خلق کرنے میں اسقدر بڑھا ہوا تھا۔ کہ گویا پردہ پوشی اور بخشش کا پیراہن آپ کی ذات بابرکات کے لئے قطع کیا گیا تھا۔)

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک روز آپ قصبہ ستگھرہ میں رونق افروز تھے۔ کہ حضرت شاہ محمد غوث جو کہ شیخ داؤد بندگی کرمانی کے مرشد تھے۔ گھوڑے پر سوار ہو کر آپ کے سامنے سے راہ سے گزرے۔ آپ نے ان کو دیکھ کر چہرہ مبارک کا رخ دوسری طرف کر لیا۔ اور پیٹھ کر دی۔ یہاں تک کہ وہ راستہ سے گزر گئے۔ حاضرین نے حقیقت حال دریافت فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر اس وقت میری نظر کی تجلی ان پر پڑ جاتی۔ تو ان کی ولایت سلب ہو کر جل جاتی۔ سبحان اللہ آپ کے جلال اور جبروت کا یہ عالم تھا۔ کہ اولیائے عظام کی ولایتیں جل جاتی تھیں۔ آپ کی عادت شریف یہ تھی۔ کہ دن میں ضرور آپ ایک دفعہ سواری کرتے تھے۔ جب مراقبہ سے فارغ ہوتے۔ ایک دفعہ گھوڑے پر سوار ہو کر اس کو خوب دوڑاتے۔ اور واپس آ کر اسی جگہ پر بیٹھ جاتے۔)

اٹھارویں ماہ شوال ۹۷۳ھ ہجری مطابق ۱۵۶۵ء آپ کا انتقال پر ملال ہوا۔ اور عبارت (عبدالقادر ثانی) سے تاریخ کے ہندسہ نکلتے ہیں۔)

اشعار

قدسیان عرش ہر شام و سحر ایں نعرہ زن ‎ ‎ شاہ بہلول شیر غازی قلندر پاکباز

اور نیز آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی دو رکعت نماز صبح کی نماز سے پہلے پڑھے نیت استخارہ سے۔ خداوند تعالےٰ تمام حاجتیں اس کی روا کرتا ہے۔ اور کوئی فجر کی نماز مسجد میں پڑھ کر آفتاب نکلنے تک مسجد میں بیٹھے۔ اور دوگانہ اشراق پڑھے۔ حق تعالےٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ بہشت کے نورانی طبق لو رسے بھر کر اس کے سر پر گرائیں اور اس نماز کو اپنے طبقوں میں رکھ کر اوپر سے ڈھانپ کر لے جائیں۔ اور دس فرشتوں کو حکم ہوتا ہے۔ کہ اس بندہ کے واسطے دعائے بخشش مانگیں۔ اور اس کو جو حاجت ہوتی ہے۔ روا ہو جاتی ہے۔

اور جو کوئی بارہ رکعت نماز چاشت کی پڑھے۔ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کے واسطے بہشت میں ایسا مکان تیار کریں۔ کہ فراخی اس کی پانچ سو سال کی راہ ہو۔

اور آں حضرت نے فرمایا۔ کہ آدمی کے وجود میں تین سو رگیں ہیں۔ ہر روز ہر رگ کے بدلے صدقہ دینا لازم ہے۔ عرض کیا گیا۔ کہ یا حضرت کس قسم کا صدقہ دیا جائے۔ فرمایا۔ کہ راستہ سے پتھر کانٹا وغیرہ اٹھایا جائے۔ تو صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ نماز چاشت بھی پڑھے۔ قیامت کے دن آواز ہوگی۔ کہ جنہوں نے نماز چاشت پڑھی۔ وہ اٹھ کھڑے ہوں۔ جب تمام نماز چاشت والے کھڑے ہو جائیں گے۔ حکم ہوگا۔ کہ یہ لوگ جس راستہ سے چاہیں۔ بہشت میں داخل ہو جائیں۔ نماز چاشت کی دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔ کیونکہ یہ نماز محض رضائے خدائے تعالےٰ کے واسطے ہے۔ پس جو چیز خدائے تعالےٰ کی خوشنودی کا باعث ہو۔ ضروری ہے۔ کہ وہ دنیا اور عاقبت سے بہتر ہو۔

ایک شخص حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ مگر آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ اور دل مبارک آنحضرت کا آگ پر رکھی ہوئی دیگ کی طرح

سر خود گر افگند بالائے یم از قدر تش ۔۔۔ خشک گردد رواں ہموار ہم شیب فراز
سر خود گر افگند بر کوہ قاف بس گراں ۔۔۔ دانۂ ریگے شود فی الحال از سوز و گداز
سر خود گر افکند بر آتش سوزندہ ۔۔۔ سرد گردد بے توقف مردہ بینی حرص و آز
بر سر محتاج تاج ہر مرادے مے نہد ۔۔۔ ہادیٔ مشکلکشا او در ہر دو عالم کارساز
گردن افروزاں دوراں بر درش سو دجبیں ۔۔۔ چوں غلامان پیش اکبر بادشاہ در ترکتاز
نوح ملاح ز طوفان بلائے دو جہاں ۔۔۔ ہر کہ او در خانہ اش شد او رسید اندر جہاز
(ثانی عبدالقادر) تاریخ آمد وصل او ۔۔۔ کاملاں را رہنما ہم ناقصاں را کارساز

آپ کی قبر مبارک گنبد میں ہے۔ جو اسی زمانہ کا بنا ہوا ہے۔ اور ایک سو ننانوے برس کے بعد دوبارہ نقش و نگار اس کے حضرت شاہ میر محمد یعنی شاہ عبدالرزاق پاک رحمۃ اللہ کے وقت میں بنائے گئے۔ اس کا قطعہ تاریخ یہ ہے۔ (بیت)

بعہد حضرت میر محمد ۔۔۔ منقش گشت این عرش زمانے

اور آں حضور نے تمام عمر میں نو نکاح کئے ہیں۔ منجملہ ان کے چار حرموں سے اولاد ہوئی۔ چنانچہ ایک حرم سے پانچ بیٹے تھے۔ (ان کو پنج بھیئے کہتے ہیں۔)

دوسرے حرم سے تین بیٹے ہوئے۔ (ان کی اولاد کو تربھیئے کہتے ہیں۔)

ایک مخدرہ کے شکم سے دو بیٹے تولد ہوئے۔ یہ دس بیٹے صاحب اولاد ہیں۔ ان میں سے صرف ایک بیٹا لاولد تھا۔ (تفصیل اسماء صاحبزادگان یہ ہے۔)

۱۔ سید جلال۔ ۲۔ سید نور محمد۔ ۳۔ سید خلیل۔ ۴۔ سید شاہ محمد۔ ۵۔ سید صدرالدین۔ ۶۔ سید احمد۔ ۷۔ سید کبیر۔ ۸۔ سید بدرالدین۔ ۹۔ سید قطب ۱۰۔ سید حسن۔ ۱۱۔ سید محسن۔ ۱۲۔ سید شرف۔)

جوش مار رہا تھا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا۔ خداوند شانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں اس بندہ کی نماز پر نظر رحمت کرتا ہوں جس کا دل اور تن حاضر ہو۔

حکایت ہے۔ کہ ایک شخص نماز پڑھتا تھا۔ اور اپنی داڑھی سے کھیل رہا تھا رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا۔ اگر یہ شخص خدا کی خبر رکھتا۔ تو داڑھی سے نہ کھیلتا

خلاصۂ کلام یہ ہے۔ کہ جب تک ممکن ہو۔ نماز میں دل کو حاضر رکھے۔ اور رکوع اور سجود بجالاوے۔ تاکہ خداوند تعالےٰ کی جناب میں منظور ہو۔

شیخ ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن ایک سیاہ رنگ کے شخص کو دیکھا۔ جس وقت وہ خدا تعالےٰ کا نام زبان پر لاتا تھا۔ رنگ اس کا سفید ہوجاتا تھا

ایک پرہیزگار آدمی نماز پڑھ رہا تھا۔ ایک بچھو نے اس کی پیشانی پر چمٹ کر ڈنگ مارنا شروع کردیا۔ جب تک وہ نماز سے فارغ نہ ہوا بچھو کو پیشانی سے جدا نہ کیا۔ لوگوں نے کہا۔ کہ آپ نے اس طرح کیوں کیا: کہا۔ خدائے کریم و رحیم سے میں نے شرم کی۔ کہ اس کے سامنے کھڑے ہوکر دوسری چیز سے مشغول ہوجاؤں۔ نمازی کر اپنے داہنے بائیں چیز کو دیکھ لے۔ نماز اس کی باطل ہے۔ جو کوئی امام سے پہلے سجدہ سے سر اٹھا دے۔ قیامت کو سر اس کا گدھے کی طرح ہوگا۔ نعوذ باللہ

جو کوئی دو رکعت نماز حضور دل سے پڑھے۔ بے حضور دل کی ہزار رکعت نماز سے بہتر ہوگا۔

حکایت ہے۔ کہ جب حضرت امام حسن ابن حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کرتے تھے منہ مبارک آپ کا زرد ہوجاتا تھا۔ اور آپ کا وجود کانپتا تھا۔ آپ سے لوگوں نے پوچھا۔ کہ اس وقت آپ کا رنگ کیوں متغیر ہو جاتا ہے۔ فرمایا جو شخص خداوند تعالیٰ کے [illegible]

بعد انتقال آپ کے حضرت سید شاہ نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے جناب کے انتقال کے وقت شاہ نور محمد صاحب سفر میں تھے۔ اس وقت خادموں نے عرض کی۔ کہ بعد حضور دستار والد کس صاحبزادہ کے سپرد کی جاوے۔ اور کون صاحب سجادہ نشین ہوں گے۔ ارشاد فرمایا۔ کہ یہ حکایت کی بات نہیں۔ دستار مسافروں کی ہے۔ لیکن تیسری پشت میری اولاد سے ایک ایسا چراغ روشن ہوگا۔ اسکی روشنی کی چمک تمام جہان میں تا پہنچ جاوے گی۔ (اور یہ اشارہ آپ کا حضرت شاہ محمد مقیم قدس اللہ سرہ العزیز کی طرف تھا۔)

اور پھر وصیت فرمائی۔ کہ شاہ نور محمد واپس آویں۔ ان کی رائے کے موافق سجادہ نشینی کا بندوبست کیا جاوے۔ جب شاہ نور محمد واپس تشریف لائے۔ سب لوگ آپ کی زیارت کو ترس رہے تھے۔ ان کی آمد پر اس قدر گریہ و بکا ہوا۔ کہ نمونہ قیامت کا قائم ہوگیا۔ اور حضرت شاہ نور محمد صاحب کے تشریف لانے کا قصہ اس طرح پر ہے۔ کہ حالت نزع میں حضرت میراں لعل بہاول شیر قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے میاں بہل کو فرمایا۔ کہ اس وقت طبیعت شاہ نور محمد کی مفارقت میں اداس ہے۔ کچھ کلمات عرفانی سناؤ۔ تاکہ طبیعت کی اداسی رفع ہو میاں بہل بھی حضرت والا کی نظر عنایت سے ولی کامل تھے۔ اور کبھی کبھی حضرت کی خدمت میں بیٹھ کر رباب بجا کر آپ کا دل خوش کرتے تھے۔ حسب الفرمان آپ کے ہندی زبان کا حسب ذیل شعر گانے لگے۔ شعر۔ روٹھے لال منا، روٹھے لال منا

سئیاں کو ہاں دی دہاڑی دہاڑیں | باہیوں پکڑ میراں جی لیا۔ روٹھے لال منا
حبٹ جہٹی نے اور رنگڑ ہی نے | گھوڑوں کے سنگ آئے روٹھے لال منا

کھڑا ہو۔ اس کو لازم ہے۔ کہ اس کا منہ زرد ہو جاوے۔ اور کانپے۔ کیونکہ نماز کو آسمان اور زمین اور پہاڑوں پر (عرض الامانت) کیا گیا۔ تو وہ امانت سے ڈر گئے۔ اور کسی نے قبول نہ کیا۔ چاہیئے کہ حامل امانت کا امانت ادا کرنے کے وقت حال متغیر ہو جاوے۔ شاید کہ امانت ادا کرنے کا حق ادا ہو یا نہ ہو۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب نماز کا وقت آتا تھا۔ فرماتے تھے۔ کہ اے یارو اٹھو! اور امانت ادا کرو۔ اور جلتی ہوئی آگ کو بجھاؤ۔ کیوں کہ تمام پیغمبر اسی امانت سے ڈرتے تھے۔

نماز دو قسموں کی ہوتی ہے۔ نماز خاص اور نماز عام۔ نماز خاص پڑھنے والے صدق اور یقین سے نماز شروع کرتے ہیں۔ اور خوف الٰہی سے نماز ختم کرتے ہیں۔ گویا خدا کو دیکھ رہے ہیں۔ اور محراب کو اس لئے محراب کہتے ہیں۔ کہ وہ شیطان سے جنگ کرنے کی جگہ ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جب رات ہوتی تھی۔ فرماتے تھے۔ کہ آج قیام کی رات ہے۔ چنانچہ تمام رات عبادت الٰہی میں قیام فرماتے۔ اسی طرح دوسری کو فرماتے۔ آج رات رکوع کی ہے۔ چنانچہ وہ رات رکوع میں بسر فرماتے۔ پھر تیسری رات کو فرماتے۔ آج رات سجود کی ہے۔ چنانچہ تمام رات سجود میں رہتے۔ جاننا چاہیئے۔ کہ مردان دین ایسے ہوتے ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمام دنوں سے جمعہ کا دن افضل ہے۔ اور خداوند تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پیدا کیا۔ اور اسی مبارک دن کو وہ فوت ہوئے۔ جو کوئی جمعہ کے دن درود شریف آں حضرت پر بھیجے۔ آپ اپنے کان مبارک سے سنتے ہیں۔ فرشتے جو موکل جمعہ کے دن کے ہیں۔ مسجد کے دروازہ پر جا بیٹھتے ہیں۔ اور جو

جب یہ شعر گانا شروع ہوا۔ تو اس وقت شاہ نور محمدؒ صاحب ہوتی مردان میں شکار کھیل رہے تھے۔ عین حالت شکار میں آپ کو کشش ہوئی۔ اور گھوڑے کو پھیر کر واپس ہوئے۔ گھوڑا بے انتہا کشش کی تیزی سے چلا آرہا تھا۔ کہ راستہ میں آپ کو پیاس محسوس ہوئی۔ آپ کے راستہ میں ایک کنواں آگیا۔ وہاں پر ایک جٹی پانی بھر رہی تھی۔ آپ نے اس سے پانی مانگا۔ وہ نیک بخت عورت پانی کا کٹورہ بھر کر حضرت کی طرف متوجہ ہوئی۔ مگر آپ جا رہے تھے؛ وہ بھی پیچھے پانی لے کر روانہ ہوئی۔ چونکہ آپ اس وقت کشش سے جا رہے تھے اس لئے آپ نے اس عورت پر بھی نظر توجہ کی۔ اور وہ آپ کی توجہ عالی سے عارف ہو گئی مگر وہ عورت معہ پانی کے سپے درپے آپ کے حجرہ شریف میں پہنچ گئی۔)

چنانچہ میاں بہبل اور اس عورت مذکور کی قبریں حضرت کے چبوترہ روضہ کے زینہ کے نیچے بنائی گئیں۔)

مگر صاحبزادہ نور محمدؒ کے پہنچنے سے پیشتر حضرت کا انتقال ہو چکا تھا۔ اور دفن ہو چکے تھے۔ اور حضرت نور محمد کے سفر جانے کا واقعہ اس طرح پر گزرا تھا۔ کہ ایک دن حضرت والا کے پاس بہت سا مجمع فقرا کا حاضر ہوا۔ جب فقرا کو کھانا دیا گیا۔ اس وقت شاہ نور محمد صاحب کو بھی ارشاد ہوا۔ کہ تم بھی فقرا کے ساتھ مل کر کھانا کھاؤ۔ مگر آپ نے عرض کی۔ کہ مجھ کو کھانا جدا عطا ہو۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا۔ کہ جاؤ جدا ہو جاؤ۔ بمجرد فرمانے کے آپ کی نظر عتاب میں آکر فوراً ہوتی مردان میں جا پڑے۔ چنانچہ بارہ سال تک آپ وہاں رہے۔ اور جس طرح اوپر مذکور ہوا۔ آخر

کوئی نماز جمعہ کے واسطے اول حاضر ہو کر اس کو واسطے اونٹ کی قربانی کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور
جو پیچھے اس کے آوے۔ ثواب گائے کی قربانی کا پاتا ہے۔ اور جو اس کے بعد آوے۔ ثواب
قربانی بکری کا پاتا ہے۔ اور جو کوئی دس آدمیوں کے بعد آوے۔ ثواب قربانی مرغ کا پاتا ہے
جب امام منبر پر آتا ہے۔ تو اعمال نامے پلٹے جاتے ہیں۔ کیونکہ جمعہ تمام دنوں سے افضل ہے

حضرت آدم علیہ السلام اسی دن پیدا ہوئے۔ اور اسی روز انتقال فرمایا اور جمعہ کے دن
ایک ایسی ساعت ہے۔ جو حاجت اس وقت مانگی جاوے۔ وہ قبول ہو جاتی ہے۔ اور جو
کوئی بغیر عذر کے ایک نماز جمعہ کی ترک کرے ایک حصہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اگر تین
جمعہ ترک کرے۔ تو تمام دل اس کا سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور جو کوئی جمعہ کے دن یا رات کو ناخن
اتروائے۔ تمام عیبوں سے بے خوف ہوگا۔ اور لازم ہے۔ کہ جمعہ کے دن چند شرطیں بجا لائے
کہ بجا لانا ان کا سنت ہے۔ نہانا اور ناخن اتروانے۔ لبوں کے بال ترشوانے اور کپڑے پاک
پہننے۔ اور دنیا کے کاموں میں مشغول نہ ہونا۔ نماز پڑھنے تک۔

حکایت ہے۔ کہ ایک مچھلی پکڑنے والا۔ ہر روز مچھلیاں پکڑنے کے واسطے جاتا تھا۔
جب جمعہ کے دن مچھلیاں پکڑنے چلا۔ آدمیوں نے منع کیا۔ کہ آج جمعہ کا دن ہے۔ مت
جا۔ اس نے نہ مانا۔ اور چلا گیا۔ خداوند تعالیٰ شانہٗ کے حکم سے وہ زمین میں دھنس گیا
آدمی جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر پھرے۔ دیکھا کہ ماہی گیر زمین میں دھنسا ہے۔

اسی طرح چار سوداگر واسطے سوداگری کے چلے۔ چونکہ وہ دن جمعہ کا تھا۔ اس لئے
ان میں سے تین سوداگروں نے کہا۔ کہ نماز جمعہ ادا کر کے جائیں گے۔ یہ سوداگر نماز جمعہ
سے فارغ ہو کر جب سوداگری کو گئے۔ تو ان کو اس سفر سے بہت فائدہ حاصل ہوا۔
ان میں سے جس سوداگر نے نماز جمعہ نہ پڑھی تھی۔ اس کا تمام مال آگ میں جل گیا۔

کارکشش باطنی سے بعد انتقال حضرت کے حجرہ شریف پہنچے۔ القصہ آپ نے قبر مطلے کو کھول کر دیدار پر انوار کا ارادہ کیا۔ مزار اقدس کو کھولنے کے وقت سب لوگوں کو ہٹا دیا۔ مگر ایک معمار جس نے گنبد بنایا تھا کسی طریقہ سے چھپ رہا۔ اور ایک عجیب سر مشاہدہ کر کے اندھا ہو گیا۔ جن دنوں میں گنبد کی بنیا د رکھی گئی تھی۔ اس نابینا معمار نے خدمت میں عرض کی۔ کہ مجھ کو اس قدر بینائی مل جائے کہ کام کر سکوں۔ مجھ کو عمارت روضہ اقدس کا دلی شوق ہے۔ چنانچہ آپ کی توجہ سے دن کو روضہ اقدس کی عمارت کرتا تھا اور سب کچھ دیکھتا تھا۔ رات کو نابینا ہو جاتا تھا۔ حضرت شاہ نور محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک اپنے والد قلندر پاک کے حظیرہ اقدس کے برابر اندر گنبد کے ہے۔ آپ کے ہاں تین فرزند تھے۔ منجملہ ان کے شاہ ابو المعالی رحمتہ اللہ سب سے بڑے بیٹے تھے۔ جو شاہ نور محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ اور اکیس سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

زراوی جستم حساب عمر بگفتا بہ ہادی با ہمزہ بین،

آپ کی قبر مبارک گنبد قلندر پاک سے باہر جنوب میں قدموں کی طرف قبلہ رخ ہے۔ ان کے بڑے بیٹے ہادی راہ مستقیم حضرت شاہ محمد مقیم محکم الدین رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ دوسرے بیٹے حضرت زندہ پیر ہیں۔ مگر ان کی اولاد نہیں ہوئی۔ ان کا ذکر آگے بیان ہوگا۔ گنبد قلندر پاک سے مشرق کی طرف برابر حجرہ کے جو قبور ہیں۔ پہلی قبر جو ماتحل حجرہ کے ہے، ان کی قبر ہے۔)

حضرت شاہ محمد مقیم محکم الدین رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت یکم، ماہ رمضان المبارک ؁ ہجری مطابق ۱۵۹۹؁ء زمانہ سلطنت جہانگیر بادشاہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ مسجد ڈرنے والوں کا گھر ہے ۔ چنانچہ بعض زاہدوں نے اپنی تمام عمر میں مسجد کی طرف پیٹھ کر کے نہ بیٹھے ۔

ایک بزرگ کا ایک غلام تھا ۔ اس نے اپنے غلام کو آواز دی ۔ چونکہ وہ مسجد میں بیٹھا تھا ۔ اس نے جواب نہ دیا ۔ جب مسجد سے باہر آیا ۔ پھر جواب دیا ۔ اس بزرگ نے پوچھا ۔ کہ مسجد میں تو نے کیوں جواب نہ دیا ۔ غلام نے کہا ۔ کہ تیس سال گزرے ہیں مسجد میں میں نے دنیا کی کلام نہیں کیا آج بھی اسی لئے جواب نہیں دیا ۔

جو کوئی مسجد میں بیٹھا ۔ اور اس کے گلے میں تھوک آ جاوے ۔ اور وہ مسجد کے ادب سے تھوک نگل جاوے ۔ تو خداوند تعالے تندرستی اس کے نصیب کرتا ہے ۔ اگر مسجد سے باہر جاکر تھوک ڈالے ۔ تو اس کے اعمال نامہ میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں ۔ اور جو کوئی رات دن متواتر مسجد میں چراغ جلاوے ۔ خدائے تعالے فرماتا ہے ۔ کہ ہر رات کے بدلے دس ہزار نیکیاں اس کے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہیں ۔ اور دس ہزار گناہ اس کے اعمال نامہ سے مٹا دیا جاتا ہے ۔ اور ہر رات کے بدلے اس کو ایک مخرفہ دیا جائے گا ۔ اصحابوں نے عرض کیا ۔ یا حضرت مخرفہ کیا چیز ہے ۔ آں حضرت نے فرمایا ۔ کہ بہشت میں ایک ایسا باغ ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک چلے تو اس کے اس میعاد تک سایہ سے باہر نہ جانا ملے گا ۔

حضرت نے فرمایا ۔ کہ تین آدمی خدا تعالیٰ کی امان میں ہوں گے ۔ اول جو شخص ہم مسجد کی طرف جاوے ۔ دوسرا جو کوئی دوستوں کی زیارت کو جاوے ۔ تیسرا جو کوئی حج کو جاوے ۔

جاننا چاہیئے ۔ کہ حق مسجد کے پندرہ ہیں ۔ اول جب مسجد میں جاوے ۔ سلام کرے خواہ کوئی آدمی نہ ہووے دوسرا دو رکعت تحیت مسجد کی پڑھنا تیسرا خرید و فروخت

کے ہوئی - آپ کی عمر راویان صادق منش نے بیتالیس سال کی لکھی ہے - اور اس سلسلہ عالیہ کے بزرگ اب تک اپنی آباؤ اجداد سے فیض باطنی اور ارشاد حاصل کرتے رہے ہیں - مگر چونکہ آپ کے والد بزرگوار شاہ ابو المعالی رحمتہ اللہ علیہ آپ کے زمانہ طفولیت میں انتقال فرما گئے تھے - اس لئے آپ کی بیعت حضرت شاہ جمال اللہ امام ثانی حیات المیر زندہ پیر رحمتہ اللہ علیہ سے ہوئی - اور شاہ جمال اللہ علیہ الرضوان والغفران حضرت غوث صمدانی قطب ربانی حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز کے بھانجے ہیں - اور المشہور نام جناب کا حیات المیر ہے - اور وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں - حضرت غوث الاعظم کی دعا سے دوامی زندگی آپ کو حاصل ہوئی - یہ حال مستند کتب فقرا میں مثل روز روشن کے ہے - یہاں حاجت اعادہ نہیں ہے -)

قصہ بیعت جناب شاہ محمد مقیم محکم الدین رحمتہ اللہ علیہ کا راویان صادق شعار اس طرح روایت کرتے ہیں - کہ آپ اپنے والد بزرگوار کی وفات کے وقت چھوٹی عمر کے تھے - اور ہر روز اپنے جد امجد حضرت میراں لعل بہادل شیر قلندر رحمتہ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر جا کر اپنے ارشاد کی بابت عرض کرتے تھے - اور مزار سے لپٹ کر سو جایا کرتے تھے - ایک روز عالم رؤیا میں مشرف بدیدار فیض آثار ہوئے - آنحضرت فرماتے ہیں - کہ تمہارا فیض باطنی حضرت شاہ جمال اللہ صاحب کے پاس ہے - لاہور کو چلے جاؤ - آپ بموجب ارشاد والا لاہور کی جانب روانہ ہوئے - راستہ میں شاہ بدیع الدین شاہ مدار ملے! اور فرمایا - کہ اپنا مطلب بیان کرو - میں حاصل کر دوں گا - مگر جب شاہ محمد مقیم

مسجد میں نہ کرے۔ چوتھا۔ جو چیز مسجد میں گم ہو جائے اس کی تلاش نہ کرے۔ پانچواں۔ قرآن شریف پڑھنے کے سوائے کلام نہ کرے چھٹا ، مسجد میں دنیاوی بات نہ کرے۔ ساتواں۔ آدمیوں کی بھیڑ کو چیر کر آگے نہ جاوے۔ آٹھواں۔ جگہ کے واسطے کسی سے تکرار نہ کرے۔ نانواں۔ نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔ دسواں۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں سے آواز نہ نکالے گیارہواں لڑکوں کو واسطے کھیل کے مسجد میں نہ جانے دے۔ بارہواں۔ کوئی کام دنیا کا مسجد میں نہ کرے۔ تیرہواں۔ تھوک نہ ڈالے چودہواں۔ ذکر خدا کا بہت کرے۔ پندرہواں۔ درود شریف حضرت سرور کائنات فخر موجودات پر بہت بھیجے۔

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا۔ کہ ایک ایسا زمانہ آوے گا۔ کہ اس وقت مسلمانی کا صرف نام رہ جاوے گا۔ اور قرآن شریف فقط لکھا ہوا ہوگا۔ مگر اس پر عمل نہ ہوگا۔ اور مسجدیں بنائی جاویں گی۔ مگر عبادت ان میں کم کی جاوے گی۔ پس وہ زمانہ سب زمانوں سے بدتر ہوگا۔ واللہ اعلم۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰے۔ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی ہر روز قرآن شریف پڑھے۔ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہر حرف بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور ایک گناہ محو کیا جاتا ہے۔ کوئی عبادت نماز فریضہ بعد قرآن شریف پڑھنے سے بڑھ کر نہیں ہے۔ جو کوئی قرآن شریف کو حفظ کرے۔ خداوند تعالےٰ اس کو بہشت عطا فرمائے گا۔ جب ہر روز پڑھا جاوے۔ ہر حرف بدلے اس کے واسطے بہشت میں ایک محل تیار کیا جاوے گا۔ اور عرض اور طول اس

محکم الدین رحمتہ اللہ علیہ ان کی طرف خیال نہ کرتے تھے۔ اور شاہ مدار صاحب ان کا راستہ نہ چھوڑتے تھے۔ آخر ناچار ہو کر اپنے دادا قلندر پاک کی طرف متوجہ ہو کر عرض کی۔ کہ آپ کا حکم لاہور جانے کا ہے۔ اور راستہ میں یہ واقعہ درپیش ہے۔ اسی وقت شاہ مدار صاحب کو فرمان پہنچا۔ کہ راستہ چھوڑ دو۔ ان کا مقصود پورا کرنا آپ جیسے آدمی کا کام نہیں ہے۔ اور نہ ان کا نصیب تمہارے پاس ہے۔ پھر شاہ مدار صاحب نے راستہ چھوڑ دیا۔ اور عذر چاہا۔ کہ مجھ کو اس بھید کا حال معلوم نہ تھا۔ اور شاہ مدار صاحب نے ایک کمر بند نیلی کا تحفہ کے طور پر نذر کیا۔ آپ وہاں سے رخصت ہو کر لاہور کی طرف تشریف لائے۔ اور راستہ میں موضع میانی کی مسجد میں شب باش ہوئے۔ اور اس مسجد میں حضرت حیات المیر سے ملاقات ہوئی۔ وہ جگہ اب تک زیارت گاہ خلائق ہے۔ اور مشہور عوام الناس ہے آپ نے ایک ہی ملاقات میں پورے مطلب کو پہنچا دیا۔ اور فیضان روحانی سے مالامال کر دیا۔ چنانچہ آپ نے اس بیت میں اس واقعہ کو ظاہر فرمایا ہے۔ بیت

مرا مربی ہجراں بداں نمط پروردکہ ہو بہو ہمہ حسن و جمال گردیدم

وہاں سے بعد حصول نعمت آپ حجرہ شریف کو واپس تشریف لائے۔ اور شب و روز عبادت الٰہی و مراقبہ و استغراق میں رہنا شروع کیا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ مولوی عبدالحکیم صاحب سیالکوٹی جو کہ مشہور فضلاء سے تھے انہوں نے سنا کہ آنحضرت کتاب نصوص کا درس دیتے ہیں۔ انہوں نے امتحان کرنے کی غرض سے درخواست کی۔ کہ کتاب نصوص کی بابت کچھ شکوک رفع کرتے ہیں۔ اور آپ کی عادت تھی۔ کہ ہفتہ بھر میں ایک روز خاموشی کا روزہ رکھتے تھے۔

اس کا سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

جو کوئی ایک پارہ قرآن شریف کا حفظ کرے۔ اور وہ قضائے الٰہی سے مرجاوے۔ تو خداوند تعالیٰ ایک فرشتہ کو فرماتا ہے۔ کہ ہر روز اس کی قبر پر جا کر اس کو قرآن شریف کا سبق دیوے۔ تاکہ تمام قرآن شریف حفظ ہو جائے۔ اور جو کوئی نماز میں قرآن پڑھتا ہے۔ ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور دس گناہ محو کئے جاتے ہیں۔

اور بندہ جب قیامت کے دن عاجز ہوگا۔ تو قرآن شریف ایک خوبصورت شکل بن کر آ دے گا۔ اور اس سے پوچھے گا۔ کہ تو مجھ کو پہچانتا ہے۔ وہ کہے گا۔ نہیں۔ پس پھر قرآن مجید زبان فصیح سے کہے گا۔ کہ میں قرآن شریف ہوں۔ جس کو تو دن رات پڑھتا تھا۔ اور عزیز رکھتا تھا۔ اب تو مت ڈر۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ بعد اس کے خدائے تعالیٰ فرمائے گا۔ پس اس بندہ کو اس کے ماں باپ سمیت بہشت کے لباس پہنا کر بہشت میں لے جاؤ۔ ماں باپ اس کے عرض کریں گے۔ اے بے نیاز خدائے تعالیٰ ہماری کوئی ایسی عبادت نہیں ہے۔ کہ جس کی طفیل سے ہم اس فضل و کرم کے لائق ہوئے۔ حکم ہوگا۔ کہ تمہاری بڑی عبادت ہے۔ کہ تم نے اپنے فرزند کو قرآن شریف [illegible] رتبہ پر تم قرآن شریف کی برکت سے پہنچے ہو۔ قیامت کو اس سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہ ہوگا کہ قرآن شریف پڑھ کر فراموش کیا جائے۔

جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ خدائے وند تعالیٰ نے دوزخ میں ایک بیاباں پیدا کیا ہے۔ اور اس میں ایک کنواں ہے۔ اور اس کنویں میں ایک ایسا سانپ ہے۔ کہ دوزخ ہر روز ستر بار اس سے پناہ مانگتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ یا الٰہی تو مجھ کو اس سانپ سے خلاصی دے۔

اتفاقاً اس روز آپ کا روزہ تھا۔ مولوی صاحب کی درخواست کو اشارہ سے منظور فرمایا۔ اور خلوت سے باہر تشریف لائے۔ تمام خادم ہالہ کی طرح حلقہ کر کے آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ اور مجلس آراستہ ہو گئی۔ مولوی صاحب نے حکایت کے طور پر جو شک اُن کے دل میں تھا۔ مجلس میں ظاہر کر دیا۔ ایک خادم صف نعال یعنی جوتوں میں کھڑا تھا۔ آپ نے اس پر نظر توجہ فرمائی۔ خادم نے بآواز بلند کہا۔ کہ مولوی صاحب یہ عبارت اس طرح نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ پڑھتے ہیں بلکہ اس طرح ہے۔ یعنی تمام عبارت جس طرح صحیح تھی۔ پڑھی۔ اور اس کا ترجمہ ایسی شائستہ تقریر سے ادا کیا۔ کہ مولوی صاحب کے سب شکوک رفع ہو گئے۔ اور پھر کوئی کلام نہ کر سکے۔ اور تمام حاضرین حیران رہ گئے۔ مولوی صاحب آپ کے کمالات و کرامات کا مشاہدہ کر کے آپ سے عقد بیعت منسلک کیا۔ اور عذر حسب ارادت پر کیا۔)

ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ آپ ایک درخت کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ اور تمام خدام حاضر حضور تھے۔ ایک شخص نے سنا ہوا تھا۔ کہ ہندوؤں کے معبودوں سے ایک معبود ہزار عورت رکھتا تھا۔ اور ہر ایک عورت کے پاس ہر رات حاضر ہوتا تھا۔ اس کے دل میں یہ بات مشکل معلوم ہوئی۔ آپ نے از راہ کشف اور روشن ضمیری کے دریافت کر کے فرمایا۔ کہ یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ تم اس درخت کے پتوں کی طرف دیکھو۔ تو سب حقیقت حال معلوم ہو جاوے گی۔ جب اس نے نگاہ کی۔ تو ہر ایک پتہ پر آپ کو دیکھا۔ اور اپنی جگہ پر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔)

روایت ہے۔ کہ حجرہ شریف کے پاس ایک کھیت گاجروں کا تھا۔ ایک

اوّل۔ وہ شخص اس سانپ کے منہ میں جائے گا جو قرآن شریف بھلانے والا ہو۔ یعنی یقین نہ کرنے والا۔

رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ سردار آدمیوں کے حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ اور سردار عرب کا میں ہوں۔ اور سردار فارس کا سلمان ہے۔ اور سردار روم کے آدمیوں کا شعیب ہے۔ اور سردار حبشیوں کا بلال ہے۔ اور سردار دنوں کا جمعہ ہے اور سردار قرآن کی سورۃ البقرہ ہے۔ اور سردار سورہ بقر کی آیت الکرسی ہے۔ اور آیت الکرسی میں پچاس کلمے ہیں۔ اور ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔ جو کوئی ہر نماز کے پیچھے آیت الکرسی پڑھے۔ اس نماز پر مہر لگا کر عرش کے سایہ میں لے جاتے ہیں۔ وہ نماز کہتی ہے۔ کہ اے خداوند عالم یہ تیرا بندہ ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا تھا۔ اس لئے بہشت میں داخل کرنے کے لائق ہے۔

خدائے وند تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں نظر کرنے کے سبب سے دل اور آنکھ روشن ہوتی ہے۔

ایک دن امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی۔ یا حضرت میری آنکھیں درد کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ قرآن شریف میں نظر کر۔ تاکہ آرام ہو جاوے۔

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ کہ میں ایک دن حضرت رسول علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھ کر قرآن شریف پڑھ رہا تھا۔ جب اس آیت پر پہنچا۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰے۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ

رات خادموں کے ساتھ آپ وہاں سے گزرے۔ تو۔ فرمایا کہ فلاں جگہ سے گاجریں اکھاڑ لو۔ خادم وہاں سے گاجریں لے آیا۔ آپ نے تناول فرمائیں۔ حاضرین کو تعجب ہوا۔ کہ یہ کام آپ کے شایان شان نہیں تھا۔ صبح ہوئی تو کاشت کار گاجر والا خود حاضر ہوا۔ اور عرض کی۔ کہ فلاں جگہ سے اس قدر گاجریں آپ کے خادموں کے واسطے دل میں ہدیہ مقرر کیا ہوا تھا۔ مگر آج رات اُسی جگہ سے چور اکھاڑ کر لے گئے ہیں۔ آپ نے تبسّم فرمایا۔ کہ فکر مت کرو۔ (حق بحق دار رسید) یعنی حق والے کو حق پہنچ گیا ہے۔)

ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ حضرت شاہ زندہ پیر رحمتہ اللہ علیہ کے حرم محترم کو درد زہ کا شروع ہوا۔ اور کنیزک دوڑتی ہوئی حضرت شاہ محمد مقیم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں آئی۔ اور عرض کی۔ کہ پیٹ میں درد ہے۔ اور یہ نہ کہا۔ کہ بسبب حمل کے نشان سے درد زہ کا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ (کہ دور ہو جائے گا) اسی وقت حمل غائب ہو گیا۔ اور پھر عمر بھر نہ ہوا۔ اس سبب سے حضرت شاہ زندہ پیر رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد نہیں ہوئی۔ نویں شوال ۱۰۵۰ھ ہجری مطابق ۱۶۴۰ء میں حضرت شاہ محمد مقیم محکم الدین رحمتہ اللہ علیہ شاہ جہاں بادشاہ کے عہد میں دار فانی سے راہی عالم جاودانی ہوئے۔ تاریخ انتقال عبارت (بدل داغ داد) ۱۰۵۰ سے حاصل ہوتی ہے۔) ے

زیارتگاہ سر حجرہ نموده آستاں بوسی ‌ ‌ ‌ ‌ بعہد شاہ ماہر کس کہ بود از عارف و سالک

ز سال رحلت ایشاں خبر از قدسیاں جستم ‌ ‌ ‌ ‌ ملیک فقر فرمودند فخر الاولیا مالک ۱۰۵۰ھ

(مبارک شہر کے اندر گنبد شریف میں ہے۔)

تو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ اے علی! جس وقت تیرا
درد کرے۔ ہاتھ سر پر رکھ کو یہ آیت آخر سورۃ تک پڑھ کر۔ اسی وقت شفا ہوگی۔

اور پھر فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید کا دل سورۃ یٰسٓ ہے
جو کوئی سورہ یٰسٓ پڑھے۔ تمام قرآن مجید ختم کرنے کا ثواب پاتا ہے۔ اگر بھوکا آدمی
صدق دل سے پڑھے۔ تو بھوک اس کی رفع ہو جاوے۔ اگر پیاسا پڑھے۔ تو اس
کی پیاس بجھ جاوے۔ اگر کوئی مصیبت میں مبتلا ہو۔ اس کو پڑھے۔ خلاصی پاوے
صبح کو پڑھے۔ تو شام تک خدائے وند تعالیٰ شانہٗ کی حفاظت میں رہے۔ ا
اگر اسی رات کو مر جاوے۔ ثواب شہید کا پاوے۔ اگر قریب المرگ آدمی کے پاس یہ
پڑھی جائے۔ اس کی جان آسانی سے نکلے۔

اور پھر فرمایا۔ جو کوئی سورہ اخلاص خلوص نیت سے سو دفعہ پڑھے۔ ہر حرف
بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ اور دس در
زیادہ کئے جاتے ہیں۔ اور ثواب اس کا یہ بھی ہے۔ کہ گویا تین بار قرآن شریف ختم
اور قیامت کے دن زمین اور آسمان کی مخلوق گواہی دے گی۔ کہ یہ خدا کے دوستوں
میں سے ہے۔ اور اس کا نام لوح محفوظ میں لکھا جائے گا۔

حکایت ہے۔ کہ ایک فقیر معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا۔
عرض کی۔ کہ اے شیخ میں بے سر و ساماں اور بھوکا ناتوان ہوں۔ میرے حق
دعا کیجئے۔ کہ میں دولت مند ہو جاؤں۔ شیخ نے کہا۔ کہ قل ھو اللّٰہ احد
پڑھا کر۔ جب اس فقیر نے پڑھا۔ تو شیخ نے کہا۔ ثواب اس کا ہزار درہم کے بد
مجھ کو دے دے۔ درویش نے کہا۔ دو ہزار بلکہ تین ہزار درہم کو بھی میں

...ھ ہجری میں چھ قبریں روضہ اقدس کے اندر تھیں۔ اب ۱۳۲۵ھ ہجری ۱۹۰۷ء عیسوی
...رہ قبور روضہ اقدس میں ہیں۔ نقشہ روضہ شریف معہ ترتیب قبور ذیل میں درج ہے۔

شمال

مشرق — مغرب

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

دروازہ

جنوب

مزار نمبر ۹ سید قطب علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ وفات آپ کی موضع لوریے
...یاں جان محمد مرحوم ضلع گوجرانوالہ تحصیل حافظ آباد میں واقعہ ہوئی۔ آپ اس جگہ
...یر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ وہاں سے نعش مبارک موضع کوٹ بیگم متصل لاہور
...کر مزار پختہ عمارت سے بنائی گئی جو کہ اب بھی موجود ہے۔ اور دوسری قبران کے
...ایران کے مرید دلاور علی قوم بلوچ کی ہے۔ آپ سید علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
...نے وہاں سے نعش مبارک نکال کر حجرہ شریف میں لا کر روضہ اقدس حضرت شاہ محمد مقیم
...کے اندر مدفون کر دیا۔)

حضرت شاہ محمد مقیم محکم الدین رحمتہ اللہ علیہ کے تین فرزند ارجمند تھے۔ اول ...

ہوں ۔ قصہ مختصر شیخ نے فرمایا ۔ دس ہزار درہم کے بدلے دے دے ۔ اس نے کہا ۔ کہ
نہیں دیتا ۔ شیخ نے کہا ۔ کہ اے مرد تو ایک گھڑی کے کام کو دس ہزار درہم سے
نہیں بیچتا ۔ اور پھر کہتا ہے ۔ کہ میں محتاج ہوں ۔ اٹھ کھڑا ہو ۔ اور چلا جا ۔ جب
مرد درویش چلا گیا ۔ شیخ نے کہا ۔ کہ اے بار خدایا ۔ تو اس شخص کو دولت مند
ے ۔ اچانک ایک بادل آیا ۔ اور مینہ برسنے لگا ۔ وہی شخص ایک دیوار کے
پشت لگا کر کھڑا ہوا تھا ۔ کہ ناگاہ ایک سبز پوش سوار پیدا ہوا ۔ اور اس نے کہا ۔ کہ
مرد ۔ تو وہی آدمی ہے ۔ کہ قل ہو اللہ کا ثواب دس ہزار درہم کے بدلے نہ دیا ۔ اس
کہا ۔ ہاں ! سوار نے کہا ۔ کہ ثواب قل ہو اللہ کا اپنے پاس رکھ ۔ اور دس ہزار درم مجھ
لے ۔ القصہ دس ہزار درم اس نے لئے ۔ اور دولت مند ہو گیا ۔ اور خوش دل ہو
پیچھے پھرا ۔ پس اے عزیزو ! خدائے تعالےٰ کی عبادت میں ایسے ثمرے ہیں ۔ کہ
آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی عبادت کرنے والے کے لئے بہت فائدے ہیں
ایک مرد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ۔
عرض کی ۔ کہ یا حضرت اس شخص کو کتنا ثواب ہوگا ۔ جو اپنے فرزند کو قرآن شریف
ے ۔ حضرت نے فرمایا ۔ کہ اس کو ثواب ہزار حج اور ہزار بھوکے کو کھانا کھلانے کا
ننگے کو کپڑا پہنانے کا ہوگا ۔ اس کے بعد حکم ہوگا ۔ کہ اے میرے بندے تو
کی خاطر اور خوشنودی کے واسطے اپنے لڑکے کو قرآن پڑھایا ہے ۔ پس چونکہ تیرا
رہوں ۔ یہ سب انعام اسی لئے دیتا ہوں ۔ کہ اب تو بہشت میں اپنی جگہ دیکھ لے
شت میں جائے گا ۔ اور اپنی جگہ دیکھے گا ۔ ایک ایسا محل جو اس کے نام پر تیار
یا ۔ دیکھے گا ۔ جس کی ایک اینٹ سونے کی ۔ اور دوسری یاقوت کی ہوگی ۔

حضرت سخی صفی اللہ سیف الرحمٰن صاحب دوم حضرت شاہ محمد امیر بالا پیرؒ سوم
عبد اللہ نوریؒ ۔ بعد وفات آپ کے بڑے بیٹے شاہ صفی اللہ اسم ثانی سیف الرحمٰن
رحمتہ اللہ علیہ مسند نشین خلافت ہوئے عمر آپ کی اناسٹھ ۵۹ سال کی تھی جا
میں سے مدت سجادگی تیس سال ہے ۔ لقب سیف الرحمٰن اس لئے مشہور ہے ۔ کہ
کا خاصہ تھا ۔ کہ جو بات زبان مبارک سے نکلتی تھی ۔ اسی وقت اسی طرح ہو جاتا تھا
مثلاً اگر پرانے درخت اور خشک درخت کو فرماتے تھے ۔ کہ یہ تو سبز اور پھل دار ہے
تو اسی وقت وہ ثمرہ دار ہو جاتا تھا ۔ اسی طرح جو چیز مشکل معلوم ہوتی تھی ۔ ا
زبان مبارک پر اس کی نسبت جو فرمان ہوتا ۔ تو وہ فوراً آسان ہو جاتا تھا ۔ گنبد
روضہ اقدس ان ہی کے زمانہ خلافت میں تعمیر ہوا ۔)
بیان کرتے ہیں ۔ کہ آپ نے تعمیر گنبد کی بابت حکم دیا ۔ کہ اس قدر اونچا اور اعلیٰ
درجہ کا بنایا جائے اور حقیقت حال سے معمار بے خبر تھا ۔ اس نے عرض کیا ۔ کہ ایسی
عمارت کے واسطے بہت سا روپیہ درکار ہوگا ۔ آپ نے دریافت کیا ۔ کہ کس
قدر روپیہ کی ضرورت ہوگی ۔ معمار نے مصالحہ وغیرہ کا خرچ حساب کر کے اور تخمینہ
لگا کر عرض کیا ۔ کہ اس قدر روپیہ کی ضرورت ہے ۔ جس بوریا پر آپ بیٹھے تھے ، قدرت
خدائے عزوجل سے ایک دروازہ بوریا کے کنارہ کے نیچے سے کھل گیا ۔ اور جس
قدر روپیہ معمار نے درخواست کی تھی ۔ اسی قدر وہاں موجود تھا ۔ معمار نے دوبارہ
عرض کیا ۔ کہ خرچ مصالح و چونہ وغیرہ کے تخمینہ لگانے میں بھول گیا ہوں ۔
روپیہ زیادہ ہونا چاہیئے ۔ فرمایا ۔ کہ پہلے عرض کرتا ۔ تو اسی وقت کام سرانجام ہو جاتا
ایسا دور گیا شاید ہی ہوگا ۔ حضرت پیچ و تاب کھائے روئیں جو کہ شمال اور مغرب کی جانب

اور فراخی اس محل کی مشرق سے لے کر مغرب تک ہوگی۔

روایت ہے۔ کہ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام خدائے وند تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں۔ جو کوئی میری خوشنودی کے واسطے قرآن شریف پڑھا کرے۔ میں اس کو بخش دوں گا۔ اگرچہ وہ ناجی ہو۔ اور عذاب قبر کا اس کو نہ ہوگا۔ گو اس نے بہت گناہ کیے ہوں۔

پس دوستو! کوشش کرو۔ اور اپنی اولاد کو قرآن شریف پڑھاؤ۔ تا دنیا اور آخرت میں ثواب پاؤ۔ اور عذاب سے نجات حاصل ہو۔ واللہ اعلم بالصواب:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ الخ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے۔ کہ فرمایا حضرت سرور کائنات و خلاصہ موجودات سرور انبیاء و خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ کہ اول ماہ رمضان کا رحمت ہے۔ اور درمیانہ مغفرت اور آخر آزادی ہے دوزخ سے۔ اور ہم پر فرض ہیں۔ روزے رکھنے اس ماہ مبارک کے۔ اور اس ماہ میں دروازے بہشت کے کھل جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ کر قید کر دیتے ہیں۔

اور اس ماہ مبارک میں ایک ایسی رات ہے۔ کہ بہتر ہزار ماہ سے ہے۔ جو کوئی روزہ رکھے۔ اور غیبت نہ کہے۔ اور کسی پر تہمت نہ لگا دے۔ اور باتوں میں فحش نہ نکالے۔ اور نماز تراویح پڑھے۔ جو گناہ اس سال میں کیا ہوگا۔ خدائے تعالیٰ جل شانہٗ معاف فرمائے گا۔

اور جو کوئی اس مہینہ میں ایک نیکی کرے۔ دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور بہشت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ اور ہر ساعت عرش سے ہوا چلتی ہے۔ کہ اس کو مثیرہ کہتے ہیں۔

ہوئے ہیں ۔ شاہ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے وقت کے ہیں ۔ باقی سب عمارت
حضرت سیف الرحمٰن صاحب کے وقت کی تعمیر ہے ۔ اس زمانہ سے لے کر عمارت روضہ
درس بوسیدہ ہو گئی تھی ۔ اس کے بعد زمانہ حضرت سید مدد علی شاہ علیہ الرحمت کے
وقت سفیدی روضہ منورہ تازہ کی گئی ۔ وفات حضرت سیف الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی
۲ ربیع الاول ۱۰۸۰ھ مطابق ۱۶۶۹ء کے زمانہ سلطنت ابوالمظفر محی الدین
اورنگ زیب عالمگیر میں ہوئی ۔ قطعہ تاریخ وفات حسب ذیل ہیں ۔

سال رحلت محمد از دل جست — بانی روضہ بد بگفت شتاب
سال رحلت جستم دالہام گفت — سیف رحمان شد صفی اللہ بحق

آپ کی مزار آپ کے والد بزرگوار کے پہلو میں بجانب مغرب دوسری قبر ہے ۔ اور
اولاد صرف چار دختر نیک اختر تھیں ۔ ان سے ایک صاحبزادی جناب شاہ سید محمد
کے عقد نکاح میں تھی ۔ جو حضرت شاہ سیف الرحمان کے رشتہ میں بھتیجے تھے ۔ ان کا
حال آگے مذکور ہوگا ۔ دوسرے بیٹے حضرت شاہ محمد مقیم محکم الدین علیہ الرحمتہ کے شاہ
محمد امیر تھے ۔ عمر آپ کی بہتر سال کی تھی ۔ جس میں سے چھتیس سال مدت سجادگی ہے
اور خرق عادات ان کی اظہر من الشمس ہیں ۔)

آپ کے زمانہ میں ایک شخص اشرف نام قوم کا ماہی گیر تھا ۔ جس کی قبر قلعہ
لاہور سے باہر متصل بازار غلہ فروشاں کے ہے ۔ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد سلطنت
میں وہ دعوت خوانی میں مشہور اور بادشاہ کا مقرب تھا ۔ اور وہ قوم کھوکھر سے اپنے لئے
عقد نکاح کرنا چاہتا تھا ۔ مگر چونکہ باپ دادا سے وہ قوم کھوکھر کا پروردہ تھا ۔ اس لئے کھوکھر
اس کو نکاح دینا نہایت ناگوار سمجھتے تھے ۔ لیکن بوجہ اس کے وہ مقرب بادشاہ کا ہے ۔

سے خدائے تعالٰی شانہٗ کی طرف سے رضوان یعنے داروغہ جنت کو حکم ہوتا ہے۔ کہ دروازے بہشت کے کھول اور دروازے دوزخ کے بند کر دے۔ واسطے خاطر روزہ داران امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے۔

اور جبرائیل کو حکم ہوتا ہے۔ کہ تمام شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ کر دریا کے نیچے ڈال دے۔ تاکہ روزے امت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تباہ نہ کریں جب لیلۃ القدر کی رات آتی ہے۔ تو جبرئیل علیہ السلام خدائے وندعالم کے حکم سے کئی ہزار فرشتوں کے ساتھ زمین پر نزول کرتے ہیں۔ اور ان کے پاس چار جھنڈے ہوتے ہیں اُن میں سے ایک جھنڈا بیت اللہ شریف کے اوپر لگایا جاتا ہے۔ اور دوسرا روضہ اقدس حضرت سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور تیسرا بیت المقدس پر نصب کیا جاتا ہے۔ اور چوتھا جھنڈا جبرائیل علیہ السلام کے پاس رہتا ہے۔

اور جبرئیل کے چھ سو پر ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنے پر کھولتے ہیں۔ تو مشرق سے مغرب تک پھیل جاتے ہیں پس جبرائیل اور اس رات کے تمام فرشتے اس شخص کو سلام کرتے ہیں۔ جو تمام رات عبادت الٰہی میں رہے۔ اور قرآن شریف پڑھے۔ صبح کے وقت اس کا ہاتھ پکڑ کر خداوند تعالٰے کی درگاہ میں التجا کرتے ہیں۔ جناب الٰہی سے ندا آتی ہے۔ کہ اے جبرئیل یہ بندہ میرا کیا مانگتا ہے۔ وہ عرض کرے گا۔ کہ یا الٰہی تیری رحمت مانگتا ہے فرشتوں کو حکم ہوگا۔ کہ تم گواہ رہو۔ کہ میں نے اس پر رحمت کی اور اس کے تمام گناہ معاف کئے۔

مگر چار آدمیوں کے گناہ معاف نہ کروں گا۔ بادشاہ اور حاکم ظالم کا۔ اور ہمیشہ شراب پینے والے کا۔ اور آپس میں عداوت رکھنے والے کا۔ یعنے قاطع رحم کا۔ اور خون ناحق کرنے والے کا۔ اور اس پر جھوٹی گواہی دینے والے کا۔ گناہ معاف نہ ہوگا۔

مخالف تھے! اور چاہتے تھے۔ کہ کسی حیلہ سے نیچا دکھا دیں۔ انہوں نے ایک مجلس بلا
قائم کی۔ اور مشورہ کیا۔ تو یہ رائے قرار پائی۔ کہ کسی بڑے مشہور خاندانی آدمی سے لڑ
کا ناطہ کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے سجادہ نشین حضرت فریدالدین شکر گنج پاک پتن ش
سے التماس کی۔ مگر چونکہ اشرف ماہی گیر کا ناطہ مانگتا ان کو معلوم تھا اس لئے انہ
نے سمجھ سوچ کر ناطہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ مبادا اس میں فساد ہو۔ ایسا ہ
اور اور جگہ سے بھی تلاش کیا۔ آخر نا امید ہو کر حضرت شاہ امیر بالا پیر رحمۃ اللہ علیہ سے ا
کی۔ آپ نے اس کی التماس سے منظور فرمایا۔ اس کے بعد قوم کھوکھر نے اشرف ماہی گی
مراسلہ کے جواب میں لکھا۔ کہ آپ کی درخواست سے پہلے لڑکی کا ناطہ فلاں شخص سے ہ
چکا ہے۔ ورنہ کوئی عذر نہ تھا۔ اشرف کو یہ جواب سخت ناگوار گزرا۔ اور سانپ کی طرح
پیچ و تاب کھانے لگا۔ اور دربار شاہی میں دعوئے ناطہ ظاہر کیا۔ بحکم شاہی سے ایک
گرز بردار حضرت شاہ محمد امیر بالا پیر کے حاضر کرنے کے واسطے حجرہ شریف میں حاضر
ہوا۔ حضرت نے سامان سفر تیار کیا۔ اسی رات کو ایک خادم نے اندھیرے میں دیکھا
کہ ایک شخص عجیب صورت ہیبت ناک چہرہ لمبے بال بڑا لمبا قد آپ کے قدموں
کی طرف کھڑا ہے۔ چونکہ وہ خادم بڑا گستاخ اور دلیر تھا۔ فوراً آکر آپ کو کہنے لگا
کہ آپ ایسی عجب شکل کا آدمی دیکھیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تم اپنے کام میں لگے رہو۔ وہ
جا کر چادر اوڑھ کر لیٹ رہا۔ مگر اس سے رہا نہ گیا۔ پھر آکر عرض کی۔ پھر آپ نے
فرمایا۔ کہ تم کو کیا۔ تم اپنا کام کرو۔ آخر الامر تیسری دفعہ بھی ایسا ہی ہوا۔ آخر ناچار ہو
کر سو رہا۔ جب رات گزر گئی۔ صبح پھر اس نے عرض کی۔ اور رات کا ماجرا بیان کیا
جب آپ نے دیکھا۔ کہ وہ بہت اصرار کرتا ہے۔ تو فرمایا۔ کہ یہ شخص جنات کا بادشاہ

اور جو کوئی مسلمان کا روزہ افطار کراوے گا۔ گویا اس نے غلام آزاد کیا۔ اور وہ حوض کوثر سے سیراب ہوگا۔ اور جو کوئی اپنے غلام اور شاگرد کو کم تکلیف دیوے۔ دوزخ کی آگ سے امان پاوے گا۔ جب رمضان شریف ختم ہوجاتا ہے۔ خالص روزہ دار گناہ سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے۔ کہ جس طرح آج ماں کے شکم سے پیدا ہوا۔ عرش کے گرد خداوند تعالٰے نے ایک مکان بنایا ہوا ہے۔ جس میں اس قدر فرشتے ہیں۔ کہ گنتی ان کی خداوند تعالٰے کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ وہ فرشتگان مذکور خداوند تعالٰے کے حکم سے تمام زمین پر اترتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز تراویح پڑھتے ہیں۔ اور ثواب اس کا مسلمانوں کو بخشتے ہیں۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طعام سحری کھانے کی تاکید فرمائی ہے۔ کہ تم ضرور سحری کھاؤ۔ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کا ہو۔ بشرطیکہ دن نکلنے تک سویا نہ جاوے۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ایک روزہ توڑے۔ سخت عذاب میں گرفتار ہوگا۔ نعوذ باللہ منہا۔ فرشتے اس کو مل کر لعنت کرتے ہیں۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عید قربانی کے دس دنوں کو خدا نے افضل بنایا ہے۔ کیونکہ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دنوں میں اپنے فرزند کو قربانی کیا تھا۔ جو کوئی ان دنوں میں روزہ رکھے۔ ایک روزے کا ثواب سال بھر کی عبادت کے برابر اسکے اعمال میں لکھتے ہیں۔ اور جو کوئی رجب کے مہینہ میں ایک روزہ رکھے۔ خداوند تعالٰے دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے اس کو بچالیتا ہے۔ اور جو کوئی چار روزہ رکھے۔ اچانک کی موت اور درد شکم اور فتنہ دجال سے خداوند تعالٰے کی امان میں رہے گا۔ اور جو کوئی پانچ روزے رکھے۔ اس کے پانچ سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ سوائے خون

ہے۔ اور اسی مقدمہ کے لئے حاضر ہوا تھا۔ کہ اگر حکم ہو تو بادشاہی الٹ دوں۔ مگر اجازت نہیں دی گئی۔ اس لئے واپس چلا گیا ہے۔ آخر کار حضرت موصوف دہلی پہنچے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ کا ایک مرید خاص جو ملازم بادشاہ کا تھا۔ وہ حاضر خدمت ہوا۔ اور رو کر عرض کی۔ کہ انتظام چوکی پہرہ خاص میرے سپرد ہوا ہے۔ اور بادشاہ کا ارادہ آپ کو معلوم ہے۔ اگر خلاف مرضی حکم صادر ہوا تو قتل تک نوبت پہنچے گی۔ گرچہ میں خود بھی مارا جاؤں۔ لیکن آپ یہاں سے مفرور ہو جاویں۔ آپ نے دلاسا دے کر فرمایا۔ کہ بادشاہ شریعت حق کا پاسدار ہے۔ قتل ناحق کا حکم نہیں دے گا ہاں! اگر عقلاً سے تجاوز کرے گا۔ تو اس کی جگہ دوسرا شخص مقرر کر دیا جائے گا۔ تم بے فکر رہو۔ وہ خوش ہو کر چلا گیا۔ اور بادشاہ کو جناب کی تشریف آوری کی اطلاع دی۔ لکھتے ہیں۔ کہ اشرف ماہی گیر تسبیح خانہ میں رات کو رہتا تھا۔ اس کو فرمان شاہی پہنچا۔ کہ اب وہ بھی مدعا علیہ کے خیمہ کے برابر آکر رہے۔ اور فیصلہ کے بعد ہم اپنے قیام پر چلا جاوے۔ اشرف نے اپنا مقام چھوڑ کر وہاں جانے میں اپنی سبکی معلوم کی۔ اس لئے دعوے سے دست بردار ہو گیا۔)

بات اس طرح ہے۔ کہ جب بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو بادشاہ نے پہلے ماہی گیر سے دریافت کیا۔ کہ چاند کب چڑھے گا۔ ماہی گیر نے جواب دیا۔ کہ کل چاند چڑھے گا۔ جب حضرت سے دریافت کیا۔ تو جناب نے فرمایا۔ کہ پرسوں چاند چڑھے گا۔ دوسرے روز ماہی گیر نے اپنے سحر کی طاقت سے ایک مصنوعی چاند چڑھا کر دکھلا دیا۔ جب حضرت کو اطلاع پہنچی۔ تو جناب نے توجہ باطنی سے وہی چاند بادشاہ کے حضور میں لا گرایا۔ اس پر بادشاہ کو ماہی گیر پر بہت غصہ آیا۔ اور ماہی گیر کے ٹکڑے کر دے۔ اس کے بعد

ناحق اور زنا سے کے ۔ اور جب قبر سے اٹھے گا۔ پیاسا نہ ہوگا ۔ اور جو کوئی چھ روزے رکھے ۔ سات دروازے دوزخ کے اس کے واسطے بند ہو جاتے ہیں ۔ اور جو کوئی سات روزے رکھے ۔ آٹھوں بہشتوں کے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں ۔ اور جو کوئی آٹھ روزے رکھے ۔ ستر ہزار فرشتے اس کے استقبال کے لئے آتے ہیں ۔ اگر تمام ماہ رجب میں روزے رکھے ۔ تمام فرشتے اس کے استقبال کے لئے آتے ہیں ۔ اور اس قدر ثواب ملتا ہے ۔ کہ تمام خلقت حساب سے عاجز آتی ہے ۔

روایت ہے ۔ کہ ایک دن حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابوں کے ساتھ جا رہے تھے ۔ کہ ایک قبرستان میں پہنچے ۔ کیا دیکھتے ہیں ۔ کہ ایک قبر سے آگ نکل رہی ہے ۔ دیکھتے ہی آں حضرت روئے ۔ اور فرمایا ۔ کہ اگر ان آدمیوں میں سے ایک آدمی نے بھی روزہ ماہ رجب کا رکھا ہوتا ۔ یہ عذاب اس قبرستان میں نہ ہوتا ۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ جو کوئی ماہ شعبان میں تین دن پہلے اور تین دن درمیان کے اور تین دن آخر کے روزے رکھے ۔ ثواب ستر شہید کا اس کے اعمال نامہ میں لکھتے ہیں ۔ اگر اس مہینہ میں وہ آدمی مر جاوے ۔ شہید ہوگا ۔ اور جو کوئی چھ روزے رکھے ۔ گویا اس نے تمام سال کے روزے رکھے ۔

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ۔ کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ عید قربانی کے مہینہ کی پہلی رات کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ پیدا ہوئے ۔ جو کوئی اس رات کو روزہ رکھے ۔ ایک سال کے گناہوں کی وہ کفارت ہوگی ۔

دوسرے دن ماہ مذکور کے حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ سے

حق بحق دار رسید۔ اور حضرت سے نکاح ہوا چھ اعزا نظام چرنیاں ہیں موجود ہے۔ اور ان کی اولاد بھی وہاں ہی ہا ہے۔ قبور اہل صحاب حضرت متصل عقیل چرنیاں واقعہ ہے۔ اور وہ زیارت گاہ خلائق ہے۔

بعد ازاں حضرت کچھ مدت وہاں ٹھہرے رہے اور آپ کی کمالات کی خبر اورنگ زیب بادشاہ کو پہنچی۔ تو ایک روز اپنے خواص کے ساتھ زیارت کے واسطے آیا حضرت کوزہ طہارت لے کر طہارت خانہ میں تشریف لے گئے۔ اور واپس آکر آرامگاہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ بادشاہ باہر انتظار کر رہا تھا۔ جب بہت دیر ہو گئی۔ تو آپ کے بڑے بیٹے شاہ نور محمد نے آرام گاہ کے دروازہ پر جا کر پاؤں مارا۔ مگر اندر سے کوئی آواز یا اشارہ نہ ہوا۔ جب اندر گئے۔ تو آپ کو وہاں نہ پایا۔ **بیت**

مکان یافت خالی از مکان نیز ۔۔۔ کہ تن محرم بنود آنجا و جان نیز

ناچار ہو کر بادشاہ کو خبر کی۔ اور وہ چلا گیا۔ پھر شاہ محمد نور نے جستجو کی۔ کہ آپ کہاں تشریف لے گئے ہیں۔ آخر کار پیر دشاہ کے مکان پر جو دہلی میں ایک مشہور مقام ہے۔ آپ کو دیکھا۔ چونکہ وہ ہر وقت مزاج مقدس سے واقف تھے۔ ادب سے آگے ہو کر مطرب کو حکم دیا۔ کہ آہستہ ساز بجا دے۔ پھر آپ نیچے اتر آئے۔ اور وطن مالوفہ کو مراجعت فرمائی۔ آپ کے فرزند شاہ محمد نور نے بادشاہ کی ملاقات سے پرہیز کرنے کا سبب دریافت کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ بادشاہ کے دو سوال تھے۔ کسی سے کافی وشافی جواب نہیں ملا۔ اگر ہم سے دریافت کرتا تو ہم نے پوشیدہ نہیں کرنا تھا چونکہ خصوصیت سے خلقت اور ملک کا انتظام بادشاہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس راز کے ظاہر ہو جانے سے اندیشہ تھا۔ کہ وہ بادشاہی کو ترک کر دے۔

خلاصی پائی ۔ جو کوئی اس دن روزہ رکھے ۔ ثواب غلام آزاد کرنے کا پائے گا ۔

تیسرے دن میں حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی ۔ جو کوئی اس دن روزہ رکھے ۔ اس کی دعا قبول و منظور ہوتی ہے ۔

اس مہینہ کی چوتھی تاریخ کو حضرت عیسٰے علیہ السلام پیدا ہوئے ۔ جو کوئی اس دن روزہ رکھے ۔ خدائے تعالٰے اس کو تنگی اور درویشی سے بچائے گا ۔

اور پانچویں تاریخ کو حضرت موسٰے علیہ السلام تولد ہوئے ۔ جو کوئی روزہ رکھے نفاق سے دور ہو گا ۔

چھٹویں تاریخ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے درہ خیبر کو توڑا اس دن کوئی روزہ رکھے ۔ حق تعالٰے نظر رحمت سے اس کو دیکھے گا ۔

ساتویں تاریخ کو اگر کوئی روزہ رکھے ۔ تو روزہ کی برکت سے دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں ۔

آٹھویں تاریخ ذوالفقار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بہشت سے لائی گئی ۔ جو کوئی روزہ رکھے ۔ آٹھوں بہشتوں کے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں

نویں تاریخ کو حضرت نوح علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی ۔ جو کوئی روزہ رکھے ثواب دس سالہ عبادت کا اس کے نامۂ اعمال میں لکھتے ہیں ۔

دسویں تاریخ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کے واسطے باہر لے گئے ۔ اور خداوند تعالٰے نے اپنی عام بخشش سے ان کو نجات بخشی ۔ اور ان کے عوض دنبہ کی قربانی لی گئی ۔ عرصہ شہود میں لاکر قربانی ہوا ۔ اور جو قطرہ خون کا قربانی کے جانور کے حلق سے گرتا ہے ۔ اس کے بدلے

اور اس فعل سے خلقت میں خلل پیدا ہونے کا اندیشہ و خوف تھا۔ اس لئے بنا بر حکم ایزدی اس کی ملاقات سے کنارہ کش ہوئے۔ اسی طرح آپ کے خوارق و عادات بہت ہیں۔ جو احاطہ تحریر میں سما نہیں سکتے۔ ا

ذکر کرتے ہیں۔ کہ کسی نے حضرت شاہ مقیم محکم الدین علیہ الرحمت والغفران سے دریافت کیا۔ کہ آپ نے اپنے فرزندوں کو کیا عطا فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ ایسی باتیں درویشوں کے کہنے کے لائق نہیں ہیں۔ لیکن جب شاہ سیف الرحمٰن تولد ہوئے۔ تو ہم حضرت غوث صمدانی قطب ربانی کی مجلس میں تھے۔ اس کو بغل میں اٹھا کر حضرت کے پیش کیا۔ حضرت نے نام مقرر فرمایا۔ اور وہ نعمتیں جو آپ کو عطا ہوئی تھیں۔ ان میں سے حصہ عطا فرمایا۔ جب شاہ محمد امیر پیدا ہوئے۔ تو ہم رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور عالی میں مشرف تھے۔ چنانچہ گود میں اٹھا کر درگاہ مقدس میں پیش کیا۔ آپ نے جو مناسب انعام سمجھا۔ عطا فرمایا۔ اور بیش بہا نعمتیں عطا فرمائیں۔ ا

جب سید عبد اللہ نوری تولد ہوئے۔ اس وقت ہم امام ابو حنیفہؒ کے پاس تھے اٹھا کر امام صاحب کے پیش کیا۔ چنانچہ انہوں نے علم بخشا۔ اس لئے ان کی طبع میں اس قدر علم تھا۔ کہ حضرت عالم الغیب عزوجل کو ہی معلوم ہے۔ آپ وہ نکات بیان فرماتے۔ جو تعلیم الٰہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ ا

حضرت شاہ امیر بالا پیر کی وفات حسرت آیات ستائیسویں جمادی الثانی سنہ ہجری مطابق ۱۶۹۱ء بادشاہ اورنگ زیب کے عہد میں ہوئی۔ ا

سال رحلت شاعر پیشینہ گفت　　عارف حق بود سید شاہ امیر

خداوند تعالےٰ قربانی کرنے والے کے واسطے ایک حور پیدا کرتا ہے ۔ اور خداوند تعالےٰ یہ فرماتا ہے ۔ کہ اے فرشتو! تم شاہد رہو ۔ کہ ہم نے اس بندہ کو بخش دیا ۔ بشرطیکہ نیت خالص للہ ہو ۔ اور دوزخ کی آگ سے نجات بخشی ۔ قیامت کے دن وہ آدمی اپنی قربانی کے جانور پر سوار ہو کر بہشت میں جائے گا ۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ۔ خداوند تعالےٰ نے دنوں میں جمعہ کا دن اور دن عرفہ کا ۔ اور دن عید قربانی کا ۔ اور دن عید فطر کا اور مہینوں سے چار مہینوں رجب، و ذیقعد، و ذی الحجہ، و محرم کو دوست رکھا ۔

عورتوں سے چار عورتیں پہلے بہشت میں جاویں گی ۔ حضرت مریم اور حضرت خدیجہ اور حضرت آسیہ فرعون کی عورت ۔ اور جناب فاطمہ زہرا بنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔

اور آدمیوں سے چار آدمی پہلے جنت میں جاویں گے ۔ اول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ اور سلمان پیشرو فارس والوں کے ۔ اور صہیب پیشرو روم والوں کے ۔ اور بلال پیشرو حبش والوں کے ۔

اور چار آدمی ایسے ہیں ۔ کہ بہشت ان کا مشتاق دیدار ہوگا ۔ اول ۔ جناب امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوم جناب امیرالمومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و سلمان فارسی و عمار بن یاسر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۔

اور پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ۔ کہ اول اصحاب میرا ، ابوبکر صدیق ہے ۔ دوم عمر فاروق ، سوم عثمان بن عفان ، چہارم علی بن ابی طالب و سعد و سعید و

مزار مبارک آپ کی قبہ عالیہ میں حضرت شاہ سیف الرحمان کے پہلو میں قبلہ کی طرف ہے۔
آپ کے چار فرزند تھے۔ ہر ایک اعلٰے درجہ کا کمال رکھتا تھا۔ ا۔ شاہ محمد نور ظہر نور پر لاولد۔
شاہ سید محمد غازی لاولد۔ شاہ سید محمود لاولد۔ سید ڈھولن امام۔ حضرت شاہ محمد مقیم
محکم الدین کے تیسرے بیٹے شاہ عبداللہ نوری تھے۔ ان کی مزار مطہر روضہ کے اندر
اپنے والد صاحب کے پہلو میں مشرق کی طرف منبر کی مزار ہے۔ ان کی پشت سے ایک فرزند
ہوا جس کا نام شاہ ابوالمعالی تھا۔ شاہ محمد امیر بالا پیر سے حضرت سلطان باہو صاحبؒ
نے جو مشہور بزرگ ساکن شورکوٹ ہیں کا مزار شریف دریا چناب متصل شورکوٹ ہے۔ فیض
حاصل کیا تھا۔ اور وہ اپنے رسالہ گنج الاسرار میں تحریر فرماتے ہیں۔ **بیت**

شد مرید از باہوؒ با الیقین — خاکپائے شاہ امیرؒ راشدین۔

اور پیرا شاہ غازی دمڑی والا جن کی مزار کنارہ دریائے جہلم پر واقعہ ہے۔ وہ
بھی آپ کے مرید ہیں۔

اور حافظ محمد اسمٰعیلؒ عشرہ قاری قوم کھوکھر جن کی مزار متصل روضہ
مقدس حضرت شاہ محمد مقیم محکم الدین کے ہے۔ جن کی اولاد موضع کوٹ محمود
ضلع شیخوپورہ میں میاں محمد صدیق وغیرہم موجود ہے، وہ بھی آپ کے مرید ہیں۔
بعد شاہ محمدؒ امیر بالا پیر کے شاہ محمدؒ نور سجادہ نشین ہوئے۔
ان کی کرامات اس قدر ہیں۔ کہ اس مختصر میں سما نہیں سکتیں۔ ایک روز انہوں نے
اپنے والد صاحب سے سوال کیا۔ کہ کس عمر میں آپ کو کشف ہونا شروع ہوا۔ فرمایا
چھوٹی عمر میں جب قرآن مجید کا پہلا پارہ یاد کرتا تھا۔ تو معانی اس کے سمجھ میں آ
جاتے تھے۔ اور روتا تھا۔ معلم کو یہ خیال گزرتا تھا۔ کہ حافظ کے قصور سے روتے ہیں۔

عبدالرحمان بن عوف ہیں۔ رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین:۔

اند رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ قیامت کے دن خدیجۃ الکبرٰے۔ ا
فاطمۃ الزہرا کے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہوگا۔ تو کا تمام عورتیں پردہ نشیں اسی جھ
کے نیچے ہوں گی:۔

اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا

امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جو کوئی عاشورہ کے د
ہزار دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے اور روزہ رکھے۔ خدائے وند تعا
اس پر نظر رحمت فرمائے گا۔ اور وہ دوسرے سال تک خداوند تعالٰے کی حفا
میں رہے گا۔ اور ثواب حج اور عمرہ کا اس کے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا۔ او
ثواب شہید کا پائے گا۔ اور جو کوئی یتیم پر شفقت کرے۔ حق سبحانہ تعالٰے اس
شفقت فرماتا ہے۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہوتی ہیں۔ ایک وقت روزہ کھو
کے۔ اور دوسری وقت دیکھنے دیدار پروردگار کے ہوگی۔ اور جو کوئی ہر مہینہ
تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخوں کا روزہ رکھے۔ یعنی ایام بیض کے۔ اس کا منہ قیام
چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن ہوگا۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزیں میری وصیت ہیں
کوئی میری امت سے ان پر عمل کرے۔ اول ہمیشہ باوضو رہے۔ دوسرا۔ کہ و
ایام بیض کے روزے رکھے۔ تیسرا۔ نماز چاشت کی پڑھے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و
وسلم سے پوچھا۔ کہ روزہ کتنی قسم کا ہے۔ فرمایا۔ کہ اگر روزہ داؤد علیہ السلام کی

اور شاہ محمد نور نے اپنی طاقت سے معلوم کر کے یہ سوال کیا تھا۔ ورنہ کسی کو سوال کی طاقت نہ تھی جب دو تین دن گزر گئے۔ تو فرمایا۔ کہ چھوٹی عمر میں مجھ کو ایک حاجت درپیش تھی۔ میں نے چاہا کہ میاں عبداللہ کے ذریعہ سے درخواست کروں۔ میاں عبداللہ حضرت شاہ محمد مقیم محکم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے خادم تھے۔ جواب میں ارشاد ہوا۔ کہ اب اس کام کی حاجت نہیں رہی۔ پہلے بھی ایک بار میاں مذکور کے وسیلہ سے جناب سے درخواست کی تھی۔ کہ اسی وقت تمام اسرار حال اُس سے سُلب ہو گئے تھے۔ شاہ محمد نور رحمۃ اللہ علیہ کی وفات انیسویں ذی الحجہ ۱۱۲۷ سنہ ہجری مطابق سنہ فرخ سیر بادشاہ کے عہد میں واقعہ ہوئی۔ عبارت **دَخَلَ الْجَنَّاتِ اَبَدًا** سے اور (ثانی بہا علالشیر) سے تاریخ نکلتی ہے۔ اور نیز اس بیت کے مصرعہ ثانی سے۔

سال رحلت از خرد جستم بگفت ۔۔۔۔ شاہ محمد نور پیر مقبلاں

ان کا مزار روضہ اقدس کے اندر شاہ عبداللہ نوری سے مشرق کی طرف منزہ ہے۔ اور شاہ سید محمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر باون سال ہوئی ہے۔)

اپنے بھائی کے روبرو فوت ہوئے تھے تاریخ ساتویں ربیع الاول ۱۱۱۱ سنہ ہجری ہے۔ اور تاریخ مندرجہ ذیل مصرعہ سے بھی نکلتی ہے۔) مصرعہ

بود ز صاحبان حق سید محمد نکو۔ اور ان کی قبر بائیں طرف مزار شریف شاہ زندہ پیر کے ہے۔ تاریخ اس بیت سے برآمد ہوتی ہے۔ بیت

سال رحلت را محمد جست و فکر ۔۔۔۔ گفت شیخ واصلاں بودہ بجا

اور ان کے دو فرزند ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھے۔ مگر لڑکا چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا تھا۔ اور لڑکی اپنے چچا کے بیٹے محمد ہاشم کے نکاح میں تھی۔ اور ان کے بطن سے

نا چاہتے ہو۔ تو ایک دن روزہ رکھا کرو۔ اور دوسرے دن ناغہ کیا کرو۔

اگر روزہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا رکھنا چاہتے ہو۔ تو ہر چاند کے شروع تین دن اور درمیان کے تین دن اور اخیر کے تین دن روزے رکھا کرو۔

اگر مریم کا روزہ پوچھتے ہو۔ تو دو دن رکھا کرو۔ اور دو دن ناغہ کیا کرو۔

اگر عیسٰے علیہ السلام کا روزہ پوچھتے ہو۔ تو تمام عمر روزہ دار رہو۔

میری طرف سے روزے رکھنا چاہتے ہو۔ تو روزے ایام بیض یعنی ہر چاند کی ۔ چودہ۔ پندرہ چاند کی تاریخ کو روزہ رکھا کرو۔

اگر روزہ ابراہیم کا پوچھتے ہو۔ تو ہمیشہ نیت روزہ کی رکھو۔ جب کوئی مہمان آئے۔ اس وقت روزہ افطار کرو۔ ورنہ ہر روز روزہ سے رہو۔

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ عاشورے کا روزہ سب سے اچھا ہے۔ کیونکہ خداوند تعالےٰ نے زمین اور آسمان کو اسی دن پیدا کیا۔ اور دریاؤں کو اسی دن جاری کیا۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کو اسی دن بہشت سے دنیا میں یعنی زمین پر نازل کیا۔ اور اسی دن ان کی توبہ قبول کی گئی۔ پیدائش دنیا کی اسی دن ہوئی۔ اور قیامت بھی عاشورہ کے دن قائم ہوگی۔ اور اسی دن ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کی آگ سے نجات پائی۔ اور اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفا حاصل ہوئی۔ اور اسی دن بادشاہی سلیمان علیہ السلام کے سپرد ہوئی۔ اور اسی دن موسےٰ علیہ السلام نے عصا کو دریا میں مارا۔ اور رستہ پایا۔ اور فرعون غرق ہوا۔ عاشورہ اس واسطے کہا جاتا ہے۔ کہ دس پیغمبر پر خداوند تعالےٰ کا فضل و کرم ہوا۔ توبہ آدم علیہ السلام کی قبول ہوئی۔ اور

حضرت شاہ عبد الرزاق تولد ہوئے۔ اور سید محمود کا واقعہ وفات بھی لڑکپن میں ہوا۔ اور ان کی قبر شاہ محمد سعید کے قدموں کے نیچے ہے۔ اور شاہ محمد نور کے سات فرزند ہیں۔ سید محمد حسن۔ سید محمد حسین۔ ابو محمد۔ ابو النصر۔ سید محمد ہاشم۔ سید محمد قاسم۔ سید احمد شاہ۔ سید محمود شاہ۔ محمد شاہ تھے۔ سید محمد ہاشم کی عمر انسٹھ سال کی ہوئی۔ تاریخ یہ ہے۔

نست ویک بود ست از ذی قعدہ ماہ — مظہر جود آمدہ تاریخ شاہ

قبر ان کی گنبد سے باہر آٹھویں محراب سے نیچے ہے۔ سید محمد شاہ کی مزار سے پانچویں قبر ہے۔ شاہ ابو محمد لڑکپن میں فوت ہوئے۔ ان کی قبر پختہ اینٹوں کی ہے۔ اور شاہ سید محمود کے نیچے ہے۔

شاہ محمد نور کے بعد محمد حسین سخی خلیفہ وقت ہوئے۔ آپ کے خوارق و کرامات بہت مشہور ہیں۔ ایک روز کسی سبب سے گھوڑے کی آنکھ کا ڈیلا باہر نکل پڑا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ اسی طرح ڈیلا آنکھ میں رکھ کر پٹی باندھ دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ صبح جب آنکھ کھولی۔ روشن اور تندرست تھی۔

ایک روز سفر میں آپ سوئے ہوئے تھے۔ چوروں نے آکر سب اسباب اور مال چرا لیا۔ ایک خادم نے آپ کو جگایا۔ آپ نے اسی وقت کوزہ منگا کر وضو کیا۔ چوروں نے کتوں کی طرح عوعو کر کے بھونکنا شروع کر دیا۔ اور سب نے واپس آکر تمام مال و اسباب حوالہ کر دیا۔ پھر آپ کے حکم سے ایک ایک چلو پانی کا سب کے منہ پر چھڑکنا شروع کیا۔ سب چور بھونکنے سے بند ہو گئے۔ اور کئی کرامات اس قسم کے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ برائے خرید اشیائے خوردنی بتقریب عرس مبارک محمد مقیم محکم الدین کے لاہور تشریف لے گئے۔ آپ نے بذریعہ ایک خاص سابقہ دلال کے

ادریس علیہ السلام کو بہشت میں لے گئے۔

اور کشتی نوح علیہ السلام کی بنائی گئی۔ اور کوہ جودی پر لائی گئی۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسی دن خلیل کا خطاب عطا ہوا۔ غرضیکہ روز عاشورہ کا بڑا بزرگ ہے۔ جو روزہ رکھے۔ پیغمبروں کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا۔ واللہ اعلم۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ :-

عبداللہ ابن عباس روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جو کوئی مالدار ہو۔ اور زکوٰۃ نہ دے۔ کوئی عبادت اس کی قبول نہیں ہوتی۔ جو کوئی نماز پڑھے۔ اور زکوٰۃ دے۔ اور روزے ماہ رمضان کے رکھے۔ اور آدمیوں کو تکلیف نہ دے۔ اور احسان اپنا مسلمانوں پر نہ رکھے۔ وہ بے شک جنتی ہوگا۔ اور خدائے تعالےٰ اس سے خوش ہوگا۔

اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ پانچ عملوں کے سبب سے میری امت پر مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ جب گناہ فاحشہ کرتے ہیں۔ طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ اور جب زکوٰۃ نہیں دیتے۔ بارش بے وقت ہوتی ہے۔ جب وعدہ خلافی کرتے ہیں۔ تو دشمن ان پر فتح یاب ہوتے ہیں۔ جب جھوٹ بولتے ہیں۔ فساد اور فتنہ پڑ جاتے ہیں۔ جب کم تولتے ہیں۔ دنیا میں قحط پڑ جاتا ہے۔ جب یہ پانچوں خصلتیں لوگوں میں پیدا ہو جاویں گی۔ تو دجال ظاہر ہو جائے گا۔ نعوذ باللہ۔ من شر الدجال۔

اور فرمایا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس وقت میری امت کے لوگ اپنی مصیبتوں اور بلاؤں میں دوسرے آدمیوں کو مبتلا کریں۔ اور اپنے آپ کو بزرگ جانیں۔ او

خرید و فروخت کی ۔ اتفاقاً ... روز اس کا لڑکا بھی فوت ہوگیا ۔ فرمایا کہ ایک درویش جاکر
دلال کو لاوے ۔ اور اشتباً بازار سے خریدی جاوے ۔ درویش نے واپس آکر دوبارہ عرض کیا ۔
کہ دلال کا لڑکا فوت ہوگیا ہے ۔ حکم دیا کہ دلال معہ اپنے لڑکے فوت شدہ کے جلد میرے
پاس حاضر ہوئے ۔ جب دلال معہ میت حاضر خدمت ہوا ۔ تو فرمایا ۔ کہ اگر لڑکا تمہارا اچھا ہو
جاوے ۔ تو یہ لڑکا ہم کو دے دو گے ۔ اس نے عرض کیا ۔ کہ لڑکا حاضر ہے ۔ خواہ مسلمان کریں
فرمایا مسلمان سے فقیر کو کوئی غرض نہیں ۔ صرف لڑکا دیا جاوے ۔ بعدہٗ بکشف لڑکے
کے سر پر اپنے سر کا کپڑا باندھ دیا ۔ اور درویش کو حکم دیا ۔ کہ اس کی پاؤں کی مالش کریں ۔
بحکم الٰہی رب العزت کے لڑکا زندہ ہوگیا ۔ اور اسے آپ اپنے ساتھ ہی حجرہ شریف میں
لے آئے ۔ اور مودی خانہ اس کے سپرد کیا ۔ اب تک اس کی اولاد موجود ہے ۔

دیگر ایک دفعہ کا ذکر ہے ۔ کہ جناب پالکی میں سوار ہوکر علاقہ رہی ضلع حصار کو
تشریف لے گئے ۔ راستہ میں ایک جوار کا کھیت آیا ۔ اور کھیت کی مالکہ مسمات خیری تھی
جو رکھوالی کرتی تھی ۔ اور چڑیاں اڑا رہی تھی جب آپ جناب شاہ صاحب کی پالکی
کھیت کے متصل آئی ۔ تو مسماۃ خیری نے دو تین خوشہ جوار بھی پیش کئے ۔ چونکہ اس
وقت حالت شاہ صاحب جلالت میں تھی ۔ فرمایا ۔ یہ تو خوشہ میں موتی لگے ہوئے ہیں ۔ اور
تمام کھیت موتیوں کا بن گیا ۔ اور مسمات خیری کو فرمایا ۔ کہ تم خیری نہیں ہو خیرا ہو ۔ اس کے
خاوند کا نام بھی خیرا تھا ۔ جب خیرا کو یہ حال معلوم ہوا تو پیچھے شاہ صاحب کے گئے ۔
مگر شاہ صاحب بہت دور نکل گئے تھے ۔ آخر بعد بارہ سال کے شاہ صاحب اسی موقعہ
پر تشریف لائے ۔ تو وہ دونوں شخص مالامال دولت سے ہو چکے تھے ۔ تو انہوں نے کچھ موتی
پیش کئے ۔ آپ نے پھر فرمایا ۔ کہ تمہارا نام خیرا تھا خیری ہے ۔ مگر اس عرصہ میں اولاد

حرام خوری سے پیٹ پُر کریں ۔ اور نرم کپڑے پہنیں ۔ اور شراب پینے لگیں گے ۔ میں
ان تمام لوگوں سے بیزار ہوں ۔ اور یہ لوگ میری شفاعت سے محروم رہیں گے ۔ اور بعض
درویش اور مسکین ایسے ہوں گے ۔ کہ وہ علم اور عمل کے کام کریں گے ۔ اگر ان کو کچھ دیا جائے
تو وہ خدائے تعالےٰ کا حکم بجا لائیں گے ۔ ورنہ تعمیل حکم الہٰیؐ نہ کریں گے ۔ اور یہ لوگ قیامت
کو شرمسار ہوں گے ۔

اور حضرت پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ۔ جو کوئی مال دار ہو اور زکوٰۃ نہ دے ۔ اس
کو پہلے آسمان پر بخیل کہتے ہیں ۔ اور دوسرے آسمان پر اس کا نام ناقص رکھتے ہیں اور
تیسرے آسمان پر ممسک کہتے ہیں ۔ اور چوتھے آسمان پر اس کو بے روزی کہتے ہیں ۔
اور پانچویں آسمان پر گنہ گار کہتے ہیں ۔ اور چھیویں آسمان پر اس کو دشمن کہتے ہیں ۔ اور
ساتویں آسمان پر اس کو زندیق جانتے ہیں ۔ اس لئے کہ زکوٰۃ اور صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔

حکایت لائے ہیں ۔ کہ ایک سوداگر ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا تھا ۔ ایک سال
اس نے اپنے ایک آدمی کو سوداگروں کے ساتھ بہت سا مال دے کر تجارت کے واسطے
بھیجا جب وہ واپس آئے ۔ لوگوں نے سوداگر کو خبر دی ۔ کہ تمہارے قافلے کو چوروں نے
لوٹ لیا ہے ۔ جو سوداگر زکوٰۃ دیتا تھا ۔ یہ سوداگر خبر سن کر ہرگز دل پر نہ لایا ۔ لوگوں نے
کہا ۔ کہ تجھ کو کیوں فکر نہیں ہے ۔ اور اپنے مال کا رنج نہیں ۔ اس نے کہا ۔ کہ مجھ کو اطمینان
ہے ۔ کیونکہ میں مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں ۔ میرا مال ضائع ہونے والا نہیں ہے ۔ جب تمام
سوداگر سفر سے آئے ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ تمام سوداگروں کا مال چوروں نے لوٹ لیا ۔ جو
سوداگر زکوٰۃ دیتا تھا ۔ اس کا مال سلامت رہا ۔ لوگوں نے پوچھا ۔ کہ اس کا مال کس
طرح بچ گیا ۔ سوداگروں نے کہا ۔ کہ راستہ میں ہم اکٹھے اُترے تھے ۔ چور قافلے کے سامنے

بھی ان کی ہو چکی تھی ۔ اب تک بھی اولاد اس خاندان کی ہے ۔ مرید صادق ہیں ۔۱
آپ کا انتقال اکیسویں جمادی الثانی ۱۱۶۲ سنہ ہجری احمد شاہ بادشاہ کے عہد میں ہوا ۔ آپ کا مزار مبارک گنبد کے اندر شاہ محمد نور محمد پوری کی قبر سے بجانب مشرق کے پرہے ۔ تاریخ یہ ہے ۔ ۵

بست دیک از جمادی الثانی	روز رہ آسمان ہمو کس بشمرد
ولہ پس شدم در بحر فکرت سرنگوں	کہ دراں سنہ را یابم عدد
زود با امداد شہ اندیشہ گفت	شمع جمع عاشقان گم بوند

سخی شاہ محمد حسین شاہ صاحب کے بعد حضرت سید میر محمد اسمٰعیل ثانی ، سید عبدالرزاق بن سید محمد ہاشم سجادہ نشین ہوئے ۔ ان کے چار فرزند تھے ۔ شاہ صدرالدین سجادہ نشین شاہ سعدالدین ۔ شاہ سیف الدین ۔ شاہ طالب محی الدین ۔ آخری دونوں فرزند شاہ سیف الدین وشاہ طالب محی الدین تیس سال کی عمر میں درجہ شہادت کو پہنچے ۔ اور سید محمد ہاشم کی چھ تن اولاد تھی ۔ پانچ پسر اور ایک دختر ۔ اول سید میر محمد سب سے بڑے اور ساٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے ۔ دوم سید محمد مشتاق ۔ سوم سید عمر ۔ چہارم سید عبدالقادر ان پانچوں کا ذکر پھر کیا جاوے گا ۔۱

سید صدرالدین صاحب سجادہ نشین کے سات بیٹے ہیں ۔ سید قطب امام علی سجادہ نشین ۔ سید شجاعت علی ۔ سید مہر علی ۔ سید لعنت علی ۔ سید امام علی ۔ سید بو علی ۔ سید عظام علی ہیں ۔ بعد شاہ صدرالدین صاحب کے سید قطب امام علی صاحب سجادہ نشین ہوئے چونکہ آپ کی اولاد نرینہ نہ تھی ۔ اس لئے بعد ان کے مدد علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ خلف سید سردار علی شاہ صاحب شہید کو سجادگی عطا ہوئی ۔ آپ کے تین بیٹے

سے آئے۔ اور چونکہ زکوٰۃ دینے والے سوداگر کے اسباب والے اونٹ کا بوجھ اچھی طرح نہیں کیا ہوا تھا۔ اس لئے انہوں نے بوجھ درست کرنے کے واسطے اونٹ کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ اس لئے اگلے اونٹوں کا تمام اسباب چوروں نے لوٹا۔ اور پچھلا اونٹ معہ اسباب کے بچ گیا۔

حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن جس نے نافرمانی کی ہوگی بشکل اس کی سؤر اور بندر کی ہوگی

مرد وہی ہے۔ کہ جو خدا کا حکم بجا لائے۔ اور پیروی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرے۔ تاکہ قیامت کو عذاب میں گرفتار نہ ہو۔

کوئی زکوٰۃ مال کی نسبت۔ پہلے آسمان میں اس کو سخی اور دوسرے میں محسن اور تیسرے میں مطیع اور چوتھے میں ولی اور پانچویں میں حبیب اور چھٹویں میں مبارک اور ساتویں میں اس کو مومن کہتے ہیں۔

پس اے عاقلو! جان لو۔ کہ خدائے تعالےٰ نے جب تم کو پیدا کیا ہے۔ اور روزی بھی ساتھ تمہارے مقرر کر دی۔ جس کسی کو مال عطا ہو۔ اس کو لازم ہے۔ کہ زکوٰۃ ادا کرے تاکہ قیامت کے دن عذاب میں گرفتار نہ ہو۔ اور میدان حشر میں آدمیوں کے روبرو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

حکایت۔ کہ ایک شخص نیک بخت تھا اور مسلمان تھا۔ اور صاحب اولاد تھا۔ اور اس کے بہت سے میوہ دار باغ تھے۔ جب میوہ باغوں کا پکتا تھا۔ تو وہ میوہ کی زکوٰۃ فقیروں کو دیتا تھا۔ جب وہ نیک آدمی فوت ہوگیا۔ اس کی اولاد نے کہا۔ کہ ہم اپنے باپ کی طرح زکوٰۃ نہیں دیتے۔ کیونکہ ہماری اولاد بہت ہے۔ پہلے اولاد

تھے سید رحمت علی سجادہ نشین ۔ آپ کا مزار شریف گنبد حضرت شاہ مقیم محکم الدین رحمتہ اللہ علیہ
کے اندر بڑا پر ہے ۔ آپ کی اولاد زینہ نہیں ہے ۔ ان کی کرامات بےحد ہیں ۔ سید سعادت علی
رحمتہ اللہ علیہ ۔ آپ کی وفات علاقہ ریاست جموں میں واقعہ ہوئی ۔ تین ماہ کے بعد حسب الارشاد
آپ کا صندوق نعش مبارک سید خادم حسین صاحب آپ کے فرزند نے وہاں سے لاکر
بیرون روضہ اقدس مدفون کیا ۔ آپ کا مزار مبارک کا تعویذ پاک دامنوں کے مزار مبارک کے
قریب ہے ۔ آپ کے چار فرزند تھے ۔ سید فضل شاہ بہ عالم شباب میں فوت ہوئے ۔ ان کی
اولاد زینہ نہیں ہے ۔ دوم سید خادم حسینؒ صاحب تھے ۔ ان کی بھی اولاد نرینہ

سوم سید سعید علی صاحبؒ ۔ آپ کے ایک فرزند ہیں ۔ خداوند ان کو سلامت رکھے
چہارم سید ارشاد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ الخ
تیسرے فرزند ارجمند حضرت مدد علی اسم ثانی مدد لیسینؒ کے سید امیر علیشاہ صاحبؒ تھے
جن کا مزار اقدس روضہ مطہرہ سے باہر مغربی پنجرہ کے پاس ہے ۔ آپ کا ایک
فرزند جن کا نام نامی اسم گرامی سید عارف علی شاہ صاحب سجادہ نشین تھے ۔
آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۸۵ سنہ ہجری حجرہ شریف میں ہوئی ۔ تاریخ تولد یہ ہے ۔ لہ

زگلزار میراں محمد مقیمؒ زہے گلبنے رست بادنسیم
جو جستم ز دل سال تولید او بگفتا زگل باغ حمید بہ بو ۱۲۸۵

حضرت صاحب ممدوح کے دو فرزند ہیں ۔ اسم گرامی یہ ہیں ۔ سید غلام امیر مرحوم
سید امداد علی ۔ خداوند کریم بحرمت النبی الکریم آپکو معہ صاحبزادوں کے صاحب سلامت باکرامت
رکھے ۔

کو کھلائیں گے ۔ جو بچے گا ۔ ا ۔ وہ فقیروں کو دیں گے ۔ اس کے بعد انہوں نے آپس میں مشورہ کیا ۔ کہ کل چل کر باغوں کا تمام میوہ اتار لیں ۔ اور اس کو فروخت کر کے اپنی ضرورتوں میں خرچ کریں ۔ جب صبح کو باغ میں گئے ۔ کیا دیکھتے ہیں ۔ کہ تمام میوہ دار درختوں کو آگ نے جلا دیا ہے ۔ ان کی بدنیتی اور زکوٰۃ نہ دینے کے سبب سے یہ حال ہوا ۔

ایک شخص حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا ۔ اور عرض کی ۔ کہ یا رسول اللہ میں بہت گنہ گار ہوں ۔ اور امید بخشش کی رکھتا ہوں ۔ آں حضرت نے فرمایا ۔ کہ تو نے کون سا گناہ کیا ہے ۔ اس نے عرض کی ۔ کہ جب درویش مجھ سے سوال کرتا ہے ۔ تو ترش رو ہو کر غصہ میں ہو جاتا ہوں ۔ اور اس کو کچھ چیز نہیں دیتا ہوں ۔ جب یہ بات اس سے سُنی ۔ آپ نے فرمایا ۔ کہ اے فاسق میرے پاس سے دور ہو ۔ تا آگ تیری خدا نخواستہ مجھ کو بھی نہ جلا دے ۔ پھر فرمایا ۔ کہ اگر ہزار سال تو روزہ رکھے ۔ اور نماز پڑھتا رہے ۔ اگر سخاوت نہ کرے گا ۔ تو بخیل مرے گا ۔ بخل کفر سے ہے ۔ اور کفر دوزخ سے ہے ۔ اور سخاوت ایمان سے ہے اور ایمان بہشت سے ہے ۔

ایک دن حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر تشریف لے گئے ۔ حضرت عائشہ نے ہاتھ اپنا چھپا لیا ۔ حضرت نے پوچھا ۔ اے عائشہ تو نے ہاتھ اپنا کیوں چھپایا ۔ عائشہ نے عرض کی ۔ یا حضرت اسی وقت ایک عورت آئی تھی ۔ اور مجھ سے کچھ مانگا تھا ۔ اور تم نے اس کو دیا تھا ۔ اس واسطے میں نے اپنا ہاتھ چھپا لیا ۔ کیونکہ آپ سے سنا ہے ۔ کہ صدقہ چھپا کر دینا چاہیئے ۔ یہاں تک کہ فرشتے بھی نہ دیکھیں ۔

اور ان کی برکتیں ہم کو پہنچا دے۔ آمین ثم آمین۔ یا رب العلمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ؛

اور حضرت کے تشریف لانے سے پہلے ایک عورت آئی تھی - اور ایک یہ عجیب حکایت مجھ کو سنائی - کہ میرا باپ صدقہ دینے کو دوست رکھتا تھا - اور میری ماں بخیل تھی - کہ کسی کو کوئی چیز نہیں دیتی تھی - مگر ایک روز اس نے ایک کپڑا کسی کو دیا تھا - جب والدین میرے دنیا سے گزر گئے - ایک رات میں نے خواب میں دیکھا - کہ قیامت قائم ہے - اور تمام خلقت کا حساب ہو رہا ہے - میں ماں باپ کی تلاش کرنے لگی - ماں کو دیکھا - کہ ننگی کھڑی ہے - اور اسی قدر کپڑے سے کہ دنیا میں دیا تھا - اپنا ستر ڈھانکا ہوا ہے - اور پیاس سے فریاد کر رہی ہے - میں اس کے واسطے پانی لینے کو دوڑی - جا کر دیکھا - کہ میرا باپ حوض کوثر پر بیٹھا ہوا لوگوں کو پانی پلا رہا ہے - میں نے ایک پیالہ پانی کا باپ سے لے کر والدہ کو لا کر دیا - اتنے میں ایک آواز سنی - کہ جس کسی نے اس عورت کو پانی دیا - اس کا ہاتھ سوکھ جاوے - جب میں نیند سے بیدار ہوئی - میرا ہاتھ خشک ہو چکا تھا -

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے - کہ صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے -

حکایت ہے - کہ ملک الموت حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا - اور ایک نیک بخت اور خوبصورت جوان بھی بیٹھا ہوا تھا - حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا - کہ اے ملک الموت یہ بڑا خوبصورت جوان ہے - ملک الموت نے کہا - کہ سات روز کے بعد یہ جوان مر جائے گا - جب سات دن کے بعد وہ جوان حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آیا - آپ اس کو دیکھ کر متعجب ہوئے - کہ شاید میں نے ملک الموت کا کلام سننے میں غلطی کی ہو - اسی خیال میں تھے - کہ ملک الموت آ گئے - اور کہا - اے

داؤد علیہ السلام آپ نے میری بات سننے میں غلطی نہیں کی۔ اور نہ میں نے جھوٹ بولا لیکن اسی دن کہ یہ بات میں نے آپ سے بیان کی۔ اس جوان نے گھر جا کر صدقہ دیا۔ تو ایک درویش نے اس کو دعا دی۔ کہ خداوند تعالیٰ تیری عمر میں درازی کرے۔ اور برکت عطا فرمائے۔ اس لئے خدائے تعالیٰ نے بجائے سات دن کے ستر سال عمر بڑھا دی۔ اور بہشت میں نوجوان آپ کا ہم نشین ہوگا۔ صدقہ دینے کی برکت سے۔

قولہ تعالیٰ :- یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت عندہ ام الکتاب

ترجمہ :- ثابت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔ اور محو کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے۔ اس کے پاس ہے۔ ام الکتاب۔

شب عرفہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے اور رو رو کر فرماتے تھے۔ کہ یا الٰہی اگر تو نے مجھے نیکوں میں لکھا ہے۔ تو مجھ کو وہاں رہنے دے۔ ورنہ برے آدمیوں سے کاٹ کر میرا نام نیکوں میں لکھ دے۔ کہ محو اثبات کر سکتا ہے۔ تیرے پاس ام الکتاب ہے۔

حدیث اور آیت سے محو اثبات ثابت ہے ۔" از مترجم

حکایت ہے۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہزار دینار ایک درویش کو بخش دیئے۔ اور ان کی لونڈی کا کپڑا پھٹا ہوا تھا۔ اور وہ اس کو سی رہی تھی۔ لونڈی نے عرض کیا۔ کیا اچھا ہوتا۔ اگر آپ مجھ کو ایک درم دے دیتے۔ جناب ام المومنین صدیقہ نے فرمایا۔ اس سے پہلے تو نے مجھ کو کیوں نہ کہا۔ اب جا۔ تجھ کو میں نے خدائے وحدہٗ تعالیٰ کی خوشنودی کے واسطے آزاد کر دیا۔

حکایت ہے۔ کہ عرب میں ایک مرد تھا۔ اس کا نام عبدالمالک تھا۔ اس کو ۔۔۔ ہزار درم ورثہ میں ملے تھے۔ اس نے تمام درم خیرات کر دیئے۔ لوگوں نے کہا

کہ تو نے تمام درم کیوں خیرات کر دیئے۔ اس نے کہا۔ کہ میں نے دنیا کو دے دیا۔ اور آخرت کو خرید کر لیا۔ کیونکہ آخرت دنیا سے بہتر ہے۔ اور وہ شخص ہمیشہ روزہ رکھتا تھا اگر کوئی غذا میسر ہو جاتی۔ تو وہ روزہ افطار کر لیتا۔ ورنہ پانی پر گزارہ کرتا۔ ایک دفعہ اس طرح اتفاق ہوا۔ کہ تین دن تک اس کو کھانے کو کچھ نہ ملا۔ ایک اصحاب کو یہ خبر ہوئی۔ قضا کار اس کے پاس بھی کوئی چیز نہ تھی۔ وہ گھر میں گیا۔ اور اپنی عورت کو جا کر کہا کہ ایک کو رات خداوند تعالےٰ نے ایک مہمان بھیجا ہے۔ اگر کچھ طعام ہو تو اس کو گھر میں لے آؤں۔ اس نے کہا۔ کہ طعام اس قدر ہے۔ کہ ایک آدمی کو کفایت کرے مصلحت وقت یہ ہے۔ کہ لڑکوں کو سلا دیویں۔ اور آپ صبر کریں۔ اور کھانا مہمان کو کھلا دیویں۔ چنانچہ وہ اصحابی مہمان کو گھر میں لائے۔ اور کھانا اس کے آگے رکھا جب مہمان کھانا کھانے لگا۔ اصحابی نے چراغ کی بتی اکسانے کے بہانے سے چراغ گل کر دیا۔ اور خود کھانے پر بیٹھ کر جھوٹ موٹ منہ ہلانا شروع کر دیا۔ تاکہ مہمان سیر ہو کر کھائے۔ جب صبح کے وقت اس اصحابی نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں جا کر نماز پڑھی تو جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے اصحابی! تجھ کو خوش خبری ہو۔ کہ آج رات تمام فرشتے تیرے کام سے تعجب میں ہیں۔ اور خداوند تعالےٰ تجھ سے راضی ہوا۔ کیونکہ تو آپ مع عورت اور فرزندوں کے بھوکا رہا۔ اور مہمان کو سیر کیا۔ اس صدقہ دینے کے سبب سے تو درجہ ولایت پر پہنچا ہے۔

حکایت ہے۔ کہ ایک شخص کے گھر میں فاختہ تھی۔ اور اس نے بچے نکالے تھے۔ ایک دن اس شخص کی عورت نے کہا۔ کہ آج ایک فاختہ کے بچے کو نکال

کر ذبح کریں ۔ اور پکا کر کھا لیویں ۔ تو بہتر ہے ۔ جب اس عورت کے کہنے کے مطابق اس کے خاوند نے فاختہ کے بچے نکالنے کا ارادہ کیا ۔ تو وہ فاختہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس گئی ۔ اور حال عرض کیا ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس شخص کو بلوا کر فرمایا ۔ کہ اگر تو فاختہ کے بچے نکالے گا تو تجھ کو عذاب دوں گا ۔ دوسرے سال پھر اس فاختہ نے اسی جگہ بچے دیئے ۔ عورت نے پھر خاوند سے کہا ۔ کہ ایک بچہ فاختہ کا نکال لا ۔ تاکہ کباب کر کر کھاویں ۔ اس مرد نے کہا ۔ چپ رہو ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مجھ کو فرمایا تھا ۔ کہ اگر تو فاختہ کے بچوں سے مزاحمت کرے گا ۔ تو تجھ کو سخت عذاب دوں گا ۔ مگر وہ عورت شیطان کی قید میں تھی ۔ اس لئے اس نے کہا ۔ کچھ خوف نہیں ۔ وہ مرد اٹھا ۔ تاکہ درخت پر چڑھے ۔ فاختہ پھر اڑ کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں گئی ۔ اور ماجرا بیان کیا ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دو دیوؤں کو حکم دیا ۔ کہ جس وقت وہ مرد فاختہ کے بچے نکالنے کا ارادہ کرے ۔ اس کے جوڑ الگ الگ پھاڑ کر علیحدہ علیحدہ طرفوں میں پھینک دو ۔ دیو بھی اسی جگہ حاضر تھے ، کہ وہ مرد بچے فاختہ کے نکالنے لگا ۔ اس اثنا میں ایک فقیر نے آکر اس سے خیر مانگا ۔ وہ مرد گھر میں آیا ۔ اور دو روٹیاں اس فقیر کو دیں ۔ اس فقیر نے دعا دی ۔ کہ جو بلا تجھ پر نازل ہونے والی ہے ۔ خدائے تعالےٰ اس کو دفعہ کرے ۔ اور باقی عمر خیر سے ہووے ۔ آخر الامر وہ مرد درخت پر چڑھا ۔ اور بچے فاختہ کے ذبح کر کے کھا لئے فاختہ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کے حضور میں گئی ۔ اور فریاد کی ۔ انہوں نے دونوں دیوؤں کو طلب کیا ۔ اور پوچھا ۔ کہ تم نے ہمارے حکم کی تعمیل کیوں نہ کی ۔ انہوں نے حال عرض کیا ۔ کہ وہ اس مرد کے خیرات دینے اور درویش کے دعا دینے کے سبب سے ہم انہیں مار سکے ۔ جب ہم نے

آپ کے حکم کے موافق اس کو مارنے کا ارادہ کیا۔ دو ہوائیں ایسی شدت سے چلیں کہ ہم میں سے ایک کو مغرب میں اور دوسرے کو مشرق میں لے گئیں سلیمان علیہ السلام یہ بات سن کر متعجب ہوئے۔ اور اپنی قوم کو فرمایا۔ کہ صدقہ دینا خداوند تعالےٰ کے غضب کو پھیر دیتا ہے۔

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ صدقوں سے وہ صدقہ افضل ہے کہ اپنے اہل وعیال کی خبرگیری کرے۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ کہ اپنے کنبہ والوں پر رحم کرو۔

اور فرمایا آں حضرت نے کہ جس کی تین لڑکیاں ہوں۔ اور وہ ان کی اچھی طرح سے خبرگیری کرے۔ بہشت خاص اس کے واسطے ہے۔ کیونکہ خدائے تعالےٰ اس پر رحمت فرماتا ہے۔

اور پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ خدائے تعالےٰ نے چار چیزیں قرض لیں۔ اگر کوئی عاجز ہو۔ اور طاقت نہ رکھے۔ جب مرے گا۔ اس کو خدائے تعالےٰ اشا نہ راضی کرے گا۔

اول جس عورت نے درم مانگا۔ اس کو دے۔ دوم۔ جو درم جہاد پر خرچ کرے۔ تیسرا۔ جو درم مُردوں کے کفن کے واسطے دیا ہو۔ چہارم۔ جو درم کہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا ہوگا۔

اور آ یہ ہے۔ کہ ادائے قرض میں کوشش کرے۔ اگر باوجود کوشش کے ادائے قرض نہ کر سکے۔ خدائے تعالےٰ اپنی بخشش سے اس کے قرض خواہوں کو اس سے راضی کرے

اَوْ سُبحانہٗ

اُردو ترجمہ کتاب دُرُّ العجائب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد تحمید خدائے کریم ورب رحیم اکرم الاکرمین ولپس نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واصحابہ الطیبین الطاہرین ومنقبت چہار یار باعزو وقار وکلہم اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ان ذیشان اور مقبولوں کی مدح اور توصیف کی کسی انسان میں کیا طاقت ہے۔ کیونکہ دل اور زبان ان برگزیدگان حق سبحانہ وتعالےٰ شانہ کے ذکر جمیل سے قاصر ہے۔

اس کے بعد یہ چند نکات جن کو حضرت قطب الاقطاب فرو الاحباب زبدۃ العارفین والکاملین خلاصہ کاملان اہل یقین حضرت شاہ محمد مقیم محکم الدین قدس اللہ سرہٗ نے اپنے خاص دستخط سے مزین فرماکر مسودہ تحریر فرمایا تھا۔

نقل اصل سے کراکر مراد منظوری بنظر ہادی گم گشتگان بادیہ ضلالت عارف باللہ حضرت امیر بالا پیر کے پیش کیا تاکہ عوام الناس اس نقل اور عمل سے سعادت دارین حاصل کریں۔

چونکہ قلمی نسخہ جات سے ہر ایک فرد بشر یہ سعادت عظمےٰ حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لئے بنا بر رفاہ عام بقصد طبع حضرت عارف الٰہی سید عارف علی شاہ سجادہ نشین آستانہ شریف حجرہ ہی نے بطور نشان پر یہ بیت صادق

گا۔ جو کوئی شفقت سے اپنے کنبے والوں کے سر پر ہاتھ عنایت کا پھیرے۔ وہ بھی صدقوں سے ایک صدقہ ہے۔

اصحابوں نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ کہ یا حضرت سو رکعت نماز پڑھنی جائز ہے۔ یا فقیر کو روٹی دینی بہتر ہے۔ فرمایا۔ فقیر کو روٹی دینی بہتر ہے
پھر اصحابوں نے پوچھا۔ ماں باپ سے نیکی کرنی بہتر ہے۔ یا ہزار سال نفل پڑھے۔
فرمایا۔ ماں باپ سے نیکی کرنی نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

پھر پوچھا۔ غیبت نہ کرنا بہتر ہے۔ یا ہزار رکعت نماز پڑھنی۔ فرمایا غیبت نہ کرنی بہتر ہے۔

قَوْلُهُ تَعَالیٰ: وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے غلاموں کو آرام اور محبت سے رکھو۔ جو کچھ آپ کھاؤ۔ ان کو کھلاؤ۔ اور جو کچھ آپ پہنو۔ ان کو پہناؤ۔

ایک دن ایک شخص کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا۔ کہ وہ اپنے غلام کو مارتا ہے۔ اس نے پیچھے سے آواز سنی۔ کہ ہاتھ اٹھا۔ پیچھے پھر کر دیکھا۔ تو حضرت رسالت پناہ نظر آئے۔ اور آپ نے فرمایا۔ خداوند تعالےٰ قادر ہے اس بات پر جو یہ شخص کر رہا ہے۔ وہ مرد پھر کر بولا۔ یا حضرت میری توبہ ہے۔ جب تک زندہ رہوں گا کسی غلام کو نہ ماروں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ جو کوئی غلام کو بے گناہ مارے۔ اس کو حد مارنی چاہیئے۔ یا وہ توبہ کرے کہ خدا تعالےٰ معاف فرما دے۔

رحلت کے وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابوں کو وصیت

آمانت ۔۔ بیت

حیدا حیدر سے ہے موروثی سخاوت آپکی   داد گر دادا پدر فیاض بیا گنج بخش

اصلی نسخہ فارسی سے اُردو ترجمہ کرنے کا ارشاد عاصی پُر معاصی حق نواز خان ولد دولت خان سکنہ جلیٹھ پور کو جو آبا ؤ اجداد سے سگ دربار آں حضرت ہیں ۔ فرمایا گیا ۔ اس لئے اصل نسخہ فارسی سے اردو ترجمہ بعبارت سلیس عام فہم کیا گیا ۔

تاکہ ہر ایک بشر از عقیدتمندان آنحضور اس چشمہ فیض سے سیراب ہو کر در العجائب کے انوار ظاہری و باطنی سے مستفیض اور دامن پر کر کر اپنے سینہ میں انوار تجلیات آلہیہ حاصل کرے ۔

اللہ تعالیٰ طفیل حبیب پاک سرکار دو عالم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے بعض بعض مقامات پر مترجم نے کچھ کچھ فائدہ بطریق تفسیر لکھ دیا ہے ۔

کی۔ کہ اے یارو! خدا سے ڈرتے رہنا۔ اور نماز پڑھتے رہنا۔ اور غلاموں کو تکلیف نہ دینا۔ اور بیوہ عورتوں اور یتیم لڑکوں کو عزیز رکھنا۔ وہ شخص ہرگز بہشت میں نہ جاوے گا۔ جس پر استادراضی نہ ہو۔ اور غلاموں کو بغیر گناہ کے تکلیف دے۔ جو کوئی اپنے غلام سے نیکی کرے خدائے تعالے اس کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ اور بخشتا ہے۔

حکایت ہے۔ کہ ایک عورت اس سبب سے دوزخ میں گئی۔ کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا۔ اس کو نہ پانی پلاتی تھی۔ اور نہ دانا دیتی تھی اور نہ چھوڑتی تھی۔

حق غلام کے مالک پر تین ہیں۔ اول یہ کہ اس کو کھانے سے نہ روکے۔ دوسرا اس کو نماز پڑھنے کے وقت کام کی جلدی نہ کرے۔ اگر وہ چاہے اس کو بیچ دیوے۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ

پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی یتیموں پر شفقت کرے خداوند تعالے یتیم کے سر کے بالوں کے برابر اس کے درجے بلند کرتا ہے۔ اور گناہ محو کرتا ہے۔

ایک شخص حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ اور التماس کی۔ کہ یا حضرت میرا دل سیاہ ہو گیا ہے۔ آں حضرت نے فرمایا۔ اگر تو چاہتا ہے۔ کہ دل تیرا منور ہو جائے۔ تو یتیموں کے سر پہ ہاتھ شفقت سے پھیرا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا۔ کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے کہا خدا سے شرک کرنا۔ اور مسلمان کو ارادہ سے مارنا۔ اور کافروں کی جنگ سے بھاگنا۔ اور مال یتیموں کا کھانا۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔

اور جو کوئی چھ کام کرے۔ تو بہ اس کی ہرگز قبول نہیں ہوتی۔ یتیم کا مال کھانے والے کی۔ اور جنگ کافروں سے بھاگنے والے کی۔ اور جادو کرنے والے کی۔ اور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نکتہ اول

مشائخاں راست بیان و راویان حق ترجمان اس طرح حق طراز ہیں بحکم قادر ذوالجلال والافضال جب مومن کا روح بدن سے انتقال کرتا ہے۔ اور بہ توجہ رہبر کامل منکر نکیر کو جواب با صواب دے کر داخل جنت ہوتا ہے۔ اور نظارہ الطاف الٰہی اور مشاہدہ دیدار حق کا لطف اُٹھا کر جب اپنی خدمت میں حور و غلماں کو دست بستہ دیکھتا ہے۔ تو بے ساختہ اور بلا تکلف حمد الٰہی سے اپنی زبان کو گویا کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ۔ یعنی شکر ہے۔ اس خدائے کا جس کے وعدے سچے ہیں۔)

اور آپس میں کہیں گے۔ کہ کس طرح بری تھی وہ دنیا اور وہ موت اور وہ بلائیں اور وہ محنتیں۔ اب ہم بہشت جاودانی میں پہنچ کر ان بلاؤں سے نجات پا گئے

پس اے مرد راہ خدا۔ اگر تو اس جنت میں پہنچ کر اس موت اور بلاؤں سے رستگاری چاہتا ہے۔ تو تو پانچ چیزیں بجا لا۔

اوّل اپنے آپ کو خواہش نفس امارہ سے بچا۔ حق سبحانہ تعالیٰ شانہ فرماتا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی۔ یعنی جو شخص اپنے پروردگار کا سامنا ہونے سے ڈرے وہ اپنی بُری خواہشوں کو روکے۔ تحقیق جنت اس کا ٹھکانا ہے۔

لہ ف بُری خواہش جو دل میں پیدا ہوتی ہے اُس کا روکنا انسانی طاقت سے

سکھلانے والے کی۔ اور خدا سے شرک کرنے والے کی۔ اور پیغمبر کو مارنے والے کی۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات کو میں نے ایک قوم کو دیکھا۔ کہ تانبا ڈھال کر ان کے منہوں میں ڈال رہے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ کہ انہوں نے کیا گناہ کیا ہے۔ جس کے سبب سے اس عذاب میں گرفتار ہیں۔ جبرائیل نے کہا۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے مال یتیموں کا کھایا ہے۔ پس جو کوئی یتیم کو پالے۔ بہشت اس کے نصیب ہے۔ جو کوئی یتیم کو تکلیف دیوے۔ دوزخ اس کا مکان ہے۔

حکایت ہے۔ کہ ایک مرد حضرت سرور کائنات خلاصہ موجودات کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی۔ کہ میرے پاس ایک یتیم لڑکا ہے۔ اس کو کس طرح پالوں۔ حضرت نے فرمایا۔ اپنے لڑکوں کی طرح پالا کر۔ اگر علم اور ادب سکھلانے کے واسطے اس کو نہ مارے۔ تو بہتر ہے۔ کیوں کہ جو کوئی یتیم کو مارتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کا عرش کانپتا ہے۔

خدائے وند تعالےٰ شانہٗ فرماتا ہے۔ کہ جو کوئی یتیم کو راضی نہ رکھے۔ میں اس سے راضی نہیں ہوں۔

داؤد علیہ السلام کی طرف خداوند تعالےٰ نے وحی بھیجی۔ اور حکم دیا۔ کہ اے داؤد! یتیموں پر باپ کی طرح مہربان رہا کر۔ تاکہ آخرت میں تو بخارِ ضا پاوے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَآءَ سَبِیْلًا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ زناہ کرنے والے کے کان اور زبان قیامت کے دن گواہی دیں گے۔ اور اس شخص

سے باہر ہے۔ کیونکہ یہ شیطانی وسواس جن کو صوفیائے کرام توارد شیطانی فرماتے ہیں۔ پیدا ہوتے ہیں۔ قَوْلُهٗ تَعَالٰی یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ یعنی شیطان رجیم یہ وسواس دل میں ڈالتا ہے۔ پس اس کو شکست دینے کے لئے وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ کا حکم نافذ ہوا۔ یعنی اس کی طرف وسیلہ پکڑ کر (یعنی مرشد کامل) خدا کی راہ میں نفس امارہ سے جہاد کر۔ یعنی بُری خواہش کو روک۔ کیونکہ شیطان نور الٰہی سے مفرور ہوتا ہے۔ اور نور الٰہی ذات بابرکات اولیاء اللہ میں بوجہ اکمل ہوتا ہے۔ کیونکہ اول نور الٰہیہ کا پرتو نبوت پر چمکا۔ اور نور نبوت کا پرتو نور ولایت پر۔ اس لئے ماسوائے سایہ عاطفت پیر کے اور کوئی نفس کی برائی کو روک نہیں سکتا۔ مولانا روم فرماتے ہیں۔ بیت

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر　　　دامن آں نفس کش را سخت گیر

یعنی پیر کے نور سے جو اسیران نفس ہیں۔ وہ بھی رہائی پا سکتے ہیں۔ فتوح الغیب کے تیسرے مقالہ میں حضرت غوث الاعظم فرماتے ہیں۔ الشیخ من یسعد الشقی۔ یعنی شیخ وہ ہے۔ جو شقی ازلی کو نیک بخت کردے۔

دوم۔ بانداک دنیا قناعت کرے:۔ یعنی بقدر مایحتاج یعنی جس کا انسان محتاج ہے۔ بقدر ضرورت از وجہ حلال دنیا سے قناعت کرے۔ ترک لذات دنیا بہار جنت ہے۔ اور تحفہ و ہدیہ و خیرات وغیرہ کے طور پر خود بخود بے طلب جو حاضر ہو۔ اس کو رد نہ کرنا چاہیئے۔ مگر جمع کرنا اس میں سے ممنوع ہے۔

سوم:۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ شانہٗ کی عبادت پر حریص ہو۔ اور نہی سے پرہیز لازم ہے۔

ف:۔ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب غذائے

پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔ جو ماں باپ کو تکلیف دے۔ یا مثل قوم لوط علیہ السلام کے زنا اور لواطت کرے۔ اور دنیا میں شراب پیئے۔ شراب خور کو قیامت کے دن ایک ایسا شربت پلایا جائے گا کہ اس کے پیتے ہی۔ گوشت اور پوست اس کے بدن سے گر جائے گا۔ اور قیامت کے دن لوگ اس کی گندی بدبو سے تنگ آئیں گے۔ دنیا میں نماز۔ روزہ اس کا قبول نہیں ہوتا۔

اور جو کوئی زنا کرے۔ اور بے توبہ مر جائے۔ خدائے تعالےٰ کے حکم سے تین ہزار دروازے دوزخ کے اس کی قبر میں کھولے جائیں گے۔ اور سانپ اور بچھو اس کی قبر میں اس کو کاٹیں گے۔ اور دوزخ میں لے جائیں گے۔

جو کوئی عورت نا محرم کی طرف بری نظر سے دیکھے۔ قیامت کے دن اس کی گردن میں زنجیر ڈال کر ہاتھ اور پاؤں اس کے باندھیں گے۔

حضرت نے فرمایا۔ معراج کی رات کو میں نے ایک قوم دیکھی۔ کہ پستانوں کے بل لٹکائی ہوئی ہیں۔ اور فریاد کر رہی ہیں۔ جبرئیل سے میں نے پوچھا۔ کہ کس گناہ کے بدلے ان کو اس طرح عذاب ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ان عورتوں کے خاوند روزگار کے واسطے باہر گئے تھے۔ اور انہوں نے ان کے پیچھے زنا کیا۔ اور لڑکے جنے۔ اور خاوندوں کے مشہور کیئے۔ اور خاوندوں کو کہا۔ کہ یہ تمہارے لڑکے ہیں۔

اور دوسری قوم کو دیکھا۔ کہ طعام پلید اور گندہ ان کے منہ میں ڈالتے ہیں۔ ان کی کیفیت بھی جبرائیل سے پوچھی۔ اس نے کہا یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اپنی عورتوں کو گھروں میں چھوڑ کر زنا میں مصروف ہوتے تھے۔

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہٗ رسول علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ کہ

لکھتے ہیں۔ ایک تنگ کوچہ بغداد سے حضرت بایزید بسطامی گزر رہے تھے۔ اور زمین پر کیچڑ تھا۔ ادھر سے دوسری جانب سے ایک کتا آگیا۔ آپ نے کتے کو دیکھا۔ اور ایک طرف ہو لئے۔ آخر کتے نے عرض کیا۔ کہ آپ مجھے ناپاک سمجھ کر کنارہ کش ہو رہے ہیں۔ مگر آپ بنظر انصاف حدیث شریف ملاحظہ کریں۔

اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَالِبُھَا کِلَابٌ یعنی دنیا مردار ہے اور اس کا طالب کتا ہے ایک ہفتہ گزر چکا ہے۔ کہ آپ کے فلاں مرید نے آپ کو ایک سیر بھر غلہ جو دیا تھا۔ مگر آپ اس کو ضرورت کے وقت کے لئے جمع کر رکھا ہے۔ مگر میں نے تو آج تک کبھی صبح کا کھانا رات جمع نہیں کیا۔ پھر آپ مجھ سے پرہیز کرتے ہیں۔

۵۲ ف یعنی صرف برائے حصول خوشنودی خداوند عالم حریص عبادت و مصروف عبادت ہو۔ نہ جنت کی خواہش سے نہ دوزخ کے خوف سے۔ کیونکہ جنت اور دوزخ ہر دو مخلوق ہیں۔ اور مخلوق سے امید اور خوف رکھنا خالی شرک سے نہیں۔ سعدی شیرازی فرماتے ہیں۔

درین نوع از شرک پوشیدہ ہست کہ عمرم بیازرد زیدم بکشت

صرف اس کی رحمت کی امید اور اس کے غضب سے ڈرنا کام اہل ایمان ہے۔ چنانچہ مولانا روم بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔

گفت موسےٰ را یکے ترسان زشر کیست در عالم ز جملہ صعب تر

گفت اے جان صعب تر خشم خدا کہ از و دوزخ بترسد ہیچو ما

یعنی کسی شخص نے حضرت موسےٰ سے پوچھا۔ کہ سب سے زیادہ صعب تر کیا چیز ہے۔ کیا دوزخ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ وہ خشم خدا ہے۔ ہماری طرح دوزخ اس کے غضب سے کانپتا ہے اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہے۔ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَشْغُوْلُوْنَ بِالْجَنَّۃِ وَاَھْلُ النَّارِ

نا کرنے والے کو چھ خصلتیں بری ہوتی ہیں۔ تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ اول زانی
منہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے اس کی روزی کم ہو جاتی ہے۔ تیسرے عمر اس کی کوتاہ
ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں اول غضب الٰہی دوسرا حساب اس کا مشکل تیسرا ٹھکانہ
اس کا دوزخ۔

اور نیز آں حضرت نے فرمایا۔ کہ اول۔ جو چیز انسان کے بدن سے خدا تعالےٰ نے
پیدا کی۔ وہ فرج تھی۔ اور فرمایا۔ کہ یہ امانت ہے۔ انسان کے سپرد کی گئی ہے۔ جو کوئی
امانت دار نہ ہو۔ ایمان دار نہیں ہوتا۔ اسی سبب سے زمین آسمان زناہ کرنے
والے پر لعنت کرتے ہیں۔

جو کوئی شہوت کی نظر سے عورت بیگانہ کی طرف کرے۔ یا عورت مرد بیگانہ
کی طرف۔ گویا اس نے اپنے لڑکے سے زناہ کیا۔ اور لواطت کی۔

خداوند تعالےٰ نے انجیل اور زبور اور توریت اور قرآن میں تمام گناہوں سے
زناہ کو زیادہ حرام فرمایا۔ اس لئے کہ عزت مسلمان کی اس سے اٹھ جاتی ہے۔
خداوند تعالےٰ نے سوائے اس آیت کے جو اوپر مذکور ہوئی۔ دوسری آیت بھی
نازل فرمائی ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

دوسری آیت یہ ہے۔ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۔

یعنی جو کوئی زناہ کرے۔ اس کو سو درہ مارنا چاہیئے۔ اور نیز فرمایا۔ کہ زناہ کرنے
والے کو اس قدر مارنا چاہیئے۔ کہ مر جائے۔ زناہ کرنے والا آدمیوں کے نزدیک دشمن

مُشْغُولُونَ بِالنَّارِ دَاهْلِي بِيْ ۔ یعنی اہل جنت جنت میں مشغول ہوں گے ۔ اور اہل النار نار میں مشغول ہوں گے ۔ اور مولا کے بندے اپنے مولا سے مشغول ہوں گے یعنی جو صرف خوشنودی مولیٰ سے حریص عبادت ہوں گے :۔

چہارم ۔ نیک اور برگزیدگان خدا کی صحبت میں رہنے اور ان کی برکت سے مستفیض ہو ۔ تب فلاح دارین حاصل کرسکتا ہے ۔

ف ۔ ان برگزیدگان خدا کی صحبت میں رہنے کا حکم نافذ ہے ۔ جن کو خدائے کریم نے لفظ انعم اللہ علیھم سے یاد فرمایا ہے ۔ یعنی جن پر نعمتیں نازل کی گئیں ۔ یعنی نور عرفان ۔

بیت ۔ ایک ساعت صحبت دل سوختہ ۔ تجھ کو کردے مثل گل فروختہ

سوختہ دل کون یعنے اولیا ۔ ان کو حاصل ہے دار انبیا

جس سعادت مند کو توفیق ازلی یاور ہو ۔ اور صالحین کی محبت اس کے دل میں جاگزیں ہو جائے ۔ یعنی شوق طلب اس کو انہیں حضرت کے ساتھ وابستہ کردے **بیت**

مور مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد ۔ دست در پائے کبوتر زدو ناگاہ رسید

حق یہ ہے ۔ کہ محبت صالحین انسان کو صالح بنا دیتی ہے ۔ کیونکہ بموجب فرمان حضرت نبوی صلعم المرء مع من احب ۔ قیامت کے دن انہیں لوگوں کے زمرہ میں مبعوث ہوگا ۔ جن کی محبت اور جن کی طریق کو وہ پسند رکھتا ہے ۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا ۔ کہ اہل سعادت کا دامن پکڑ کر کوئی شخص منزل مقصود تک نہ پہنچ جائے ۔ ہاں حسن ارادت شرط ہے ۔ کیونکہ بے طلب صادق کبھی کچھ نہیں ملا کرتا ۔ اور جس سعادت مند کو صالحین کی محبت جاگزین ہو چکی ہو ۔ وہ جنت میں بھی انہیں لوگوں کی صحبت میں مسرور ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ

ہوجاتا ہے۔ اور قیامت کے دن بدبخت ہوگا۔ اور سخت عذاب میں گرفتار ہوگا۔ جو کوئی گناہ سے توبہ کرے۔ اور پھر وہی گناہ کرے۔ گویا اس نے خدا تعالےٰ سے مسخری کی۔ نعوذ باللہ۔

توبہ گناہ سے اس طرح کرے۔ کہ پھر دوبارہ گناہ نہ کرے۔ زبان سے استغفار پڑھے۔ اور دل سے پشیمان ہو۔ اور حضرت نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن تمام لوگوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ مگر جس نے حرام سے پرہیز نہ کیا ہو۔ وہ شخص لعنتی ہے۔ کہ اپنی صورت دوسرے آدمیوں کو دکھائے۔ یا آپ کسی کی عورت کو دیکھے۔ جب تک حرام سے توبہ نہ کی جائے۔ عبادت کی توفیق اس کو نہیں دیتا۔ چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ ونھی النفس عن الھویٰ فان الجنۃ ھی الماویٰ۔ اور سود خوروں کے حق میں فرمایا۔

الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطن من المس ط

ابوہریرہ رضی اللہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب میں معراج کی رات کو ساتویں آسمان پر گیا۔ آواز گرج اور بجلی کی میرے کان میں آئی۔ اور ایک گروہ کو میں نے دیکھا۔ کہ ان کے پیٹ بھڑوں کے چھتہ کی طرح سود خوار تھے۔ اور ان سود خواروں سے آگ شعلے مارتی تھی۔ جبرئیل سے میں نے پوچھا۔ کہ یہ کون آدمی ہیں۔ اس نے کہا۔ کہ یہ سود کھانے والے ہیں کہ ان کے پیٹ آگ سے بھرے ہوئے ہیں۔ اگر سود کا مال خیرات اور صدقہ میں دیا جائے۔ وہ قبول نہیں ہوتا۔ اور وہ خدا کی لعنت میں گرفتار ہوتا ہے۔ بتھ

وحسن اولئك رفيقا۔ یعنی وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ جن پر خدا نے انعام کیا۔ یعنی نبیوں اور صدیقوں اور شہدا اور صلحائے کے ساتھ اور یہ لوگ بہت اچھے رفیق ہیں

پنجم۔ دعا نہایت تضرع اور زاری سے کرے۔ یعنی کمال خلوص اور کمال عاجزی سے طلب رحمت کرے۔ کسی وقت غافل نہ رہے۔ قیامت کو حسرت سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اب وقت ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا فرمان بجالا۔ اور گناہ سے اجتناب کر۔

ف۔ حکم اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ یعنی تمہاری دعا کو قبول کیا جاوے گا۔ یہ وعدہ ان مومنین اور صالحین کے حق میں وارد ہے۔ جو گروہ انعم اللہ میں شامل ہیں۔ یا اُن کے پیروکار۔ اس لئے ان کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔ جیسا کہ جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اس انعام یافتہ گروہ کے سرگروہ تھے۔ اس لئے جب آپ نے ایک پیرزال کے حال زار پر رحم فرما کر درگاہ باری میں استدعا کی۔ تو فوراً وہ دعا بدرجہ اجابت پہنچی۔ اور بارہ سال کا غرق شدہ بیڑا مع اہل کشتی و براۃ سطح دریا پر نمودار ہوگیا۔ ابیات:۔

فقط اک دم میں حکم ایزدی سے — عیاں کشتی ہوئی بر سطح دریا
کرامات جناب محی الدین سے — ہوا سارے جہاں میں شور برپا
یہ حضرت کی کرامت جس نے دیکھی — ہوا ثابت اُسے معرفت کا رتبہ
وہی ہے ناخدائے کشتی دین — کیا ہے پار جس نے سب کا بیڑا
اگر ڈوبی ہوئی کشتی نکل آئے — دعائے محی الدین سے ہے عجب کیا

پس اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ بدوں ایسے برگزیدہ کے دعا مانگنا نہ چاہیئے۔ نہیں ہر ایک ذی بشر کو دعا کا حکم ہے۔ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ وہ ایسا غنی ہے۔ کہ جب اس سے سوال کیا جائے۔ تو عطا فرماتا ہے۔ اور وہ ایسا رحیم ہے۔ کہ جب سوال نہ کیا جاوے۔ تو ناراض

گناہ سود خوار کو ہوتے ہیں ۔ بہت چھوٹا گناہ ان میں سے یہ ہے ۔ کہ جیسا ماں کے ساتھ زنا کیا ۔ جو کوئی سود لے ۔ اور دے ۔ اور سود کا کاغذ لکھے ۔ یا گواہی لکھے ۔ ان سب پر خدا کی لعنت ہوتی ہے ۔

حکایت ہے ۔ کہ مالک بن دینار ایک بیمار کی پرسش کے واسطے گئے ۔ اس نے کہا ۔ کہ اے مالک میری فریاد رسی ۔ مالک نے کہا ۔ تو کیوں روتا ہے ۔ بیمار نے کہا کہ آگ کا پہاڑ میرے روبرو کیا گیا ہے ۔ اور مجھ سے کہا جاتا ہے ۔ کہ اس آگ کے پہاڑ پر چڑھ جو ۔ مالک نے کہا ۔ کہ تجھ کو معلوم ہے ۔ کہ کس گناہ کے بدلے یہ عذاب دیا جاتا ہے ۔ اس نے کہا ۔ کہ میرے پاس تولنے والے دو بٹے تھے ۔ ایک وزن سے کم اور دوسرا زیادہ تھا ۔ چنانچہ کم وزن بٹے سے میں سودا دیتا تھا ۔ اور زیادہ وزن والے سے لیتا تھا ۔ مالک نے کہا ۔ ہر دو بٹے اوز ۔ جب بٹے لائے گئے ۔ ان کو توڑ ڈالا ۔ اور اس فریبا ۔ توبہ کرائی ۔ جب اس نے توبہ کی ۔ اس عذاب سے چھوٹا ۔ انسان کو لازم ہے کہ بٹے اور ترازو بلکہ ہر کام میں درستی اور صفائی رکھے ۔ اور فریب نہ کرے ۔ تاکہ اس کو عذاب نہ ہو ۔ قرآن شریف میں ارشاد موجود ہے ۔

ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم اووزنوھم یخسرون ط

یعنی جو لوگ اپنے لئے زیادہ تولتے ہیں ۔ اور لوگوں کو کم تول کر دیتے ہیں ۔ ان سے قیامت کے دن جواب طلب کیا جائے گا ۔

ولا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصھا و وجدوا ما عملوا حاضرا ولا یظلم ربک احدا ع

ہوتا ہے۔ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ مَنْ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰہ یَغْضَبْ عَلَیْہِ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

استدعا رحمت کے متعلق حضرت خلیفہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی نسبت مروی ہے۔ کہ آپ عید الفطر کے لئے مصلے کی طرف نکلے۔

اور نماز کے بعد یوں دست بدعا ہوئے کہ خدایا مجھ پر رحم فرما۔ کیونکہ تو نے فرمایا ہے۔ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین۔ اگر میں محسنین میں شامل نہیں ہوں۔ تو صائمین سے ہوں۔ تو نے فرمایا ہے۔ وَالصَّائِمِیْنَ وَالصَّائِمَاتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا اور اگر میں ان میں سے نہیں ہوں تو تو نے فرمایا ہے۔ وکان بالمومنین رحیما۔ اگر میں مومنین سے بھی نہیں ہوں۔ تو تیری ایک پیدا کردہ شے ہوں۔ اور تو نے فرمایا ہے۔ رحمتی وسعت کل شیئٍ اور اگر میں یہ بھی نہیں ہوں۔ تو میں مصیبت زدہ تیری رحمت سے محروم ہوں۔ اور تو نے فرمایا ہے۔ اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ غور کرو کہ اہل معرفت کو کس کس طریق پر بارگاہ رب العزت میں مناجات کرنے کا ڈھنگ تھا۔ یہی لوگ حقیقت قرآن کے واقف تھے۔ اللھم ارزقنا بحرمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم:-

روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بندہ خدائے لایزال کی عبادت اور سخاوت و ایثار میں مشغول رہتا ہے۔ اور شرک سے بیزار ہوتا ہے۔ تو خداوند تعالیٰ اپنی رحمت اس پر نثار کرتا ہے چنانچہ تمام عالم اس سے پر ہو جاتا ہے۔

حکایت کرتے ہیں۔ کہ ایک آتش پرست یا بت پرست حضرت ابراہیم خلیل اللہ

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک وہ زمانہ آئے گا۔ کہ تمام خلقت بہت طرز سے بیاج کھانے لگ جائے گی۔

ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی ظالم کو مدد دے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح کا ظالم اس پر مقرر کرے گا۔ جو کوئی ظالم کو کہے۔ کہ تیری عمر دراز ہو۔ گویا وہ مسلمانوں کی خرابی پر راضی ہوا۔ گو تمام گناہ برے ہیں۔ مگر ظلم سے بڑھ کر زیادہ برا کوئی اور گناہ نہیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دن میں نے ایک مردے کو دفن کیا۔ جب دوسرے چلے گئے۔ اس کی قبر پہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ آواز منکر نکیر کی میں نے سنی۔ کہ اس مردے کو کہتے تھے۔ کہ ہم تجھ کو سو گرز ماریں گے۔ اس مردنے کہا۔ میں نے نیکی کے سوا اور کام نہیں کیا۔ کس سبب سے مجھے مارتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ یاد کر۔ کہ ایک دفعہ ایک مسکین نے تجھ سے مدد مانگی تھی۔ اور تو نے جان بوجھ کر اس کی مدد نہ کی۔

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ جس کے ساتھ میں نے نیکی کی ہے۔ پھر اس کے ساتھ کبھی برائی نہیں کی۔

ان احسنتم احسنتم لانفسکم۔

جو کوئی نیکی کرتا ہے۔ یا بدی۔ وہ اپنے واسطے کرتا ہے۔ نہ غیر کے واسطے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہی شخص میری امت سے ہے

کی خدمت میں آیا۔ اور کھانا طلب کیا۔ حضرت نے اپنے ہمراہ کھانا تناول کرنے کا حکم نافذ کیا۔ جب گبر کھانے لگا۔ تو بدون نام خدا کے اس نے کھانا شروع کیا۔ جب آنحضرت نے دوبارہ نام خدا گبر سے سوال کیا۔ تو اس نے عرض کیا۔ کہ میں پیر آتش پرست سے یہ نام خدا کا کبھی نہیں سنا۔ اس لئے میں آپ کا طریقہ اختیار کرنے سے بیزار ہوں جب آنحضرت نے معلوم فرمایا۔ کہ یہ گبر ہے۔ فوراً کھانے سے دور کر دیا۔ چلتے وقت گبر نے عرض کیا۔ کہ میرا سوال صرف کھانے کا تھا۔ نہ کہ ایمان کا۔ اسی وقت درگاہ غیور سے ندا ہوئی کہ اے میرے خلیل میں نے اس کی سو سال کی عمر کی ہوئی ہے۔ صبح و شام اس کو کھانا دیتا ہوں مگر تجھ کو ایک گھڑی میں نفرت آگئی۔ اگر وہ گبر تھا۔ تو تو نے اپنی جود اور بخشش میں کیوں فرق ڈال دیا۔ آخر الامر حضرت ابراہیم اس کی جستجو میں قدم فرسا ہوئے۔ اور بکمال تجسس کے بعد اس کو کمال محبت اور دلداری سے ہمراہ لائے۔ اور حق مہمان نوازی ادا کیا۔ اور اس کو تمام ماجرا سے آشنا کیا۔ آتش پرست نے کہا۔ کہ تمہارا خدا ایسی شان کے شایاں ہے۔ کہ اس کا نام کھانے کے وقت کیا۔ ہر وقت جزز جاں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ایک کجر فتار حق فراموش کی خاطر اپنے خلیلؑ کو خطاب کرتا ہے۔ سزاوار عبادت ہے۔ پس حضرت خلیلؑ نے اپنے ہاتھ پر بیعت لے کر اس کو اسلام میں داخل فرمایا۔ اور انوار اسلام سے وہ منور ہو گیا۔

حکایت کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص نہایت گنہگار تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا۔ تو اس نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کی۔ کہ جب میں مر جاؤں۔ تو میری لاش کو جلا دینا۔ جب راکھ ہو جائے۔ تو اس کا نصف دریا میں ڈال دینا اور نصف ہوا میں اڑا دینا۔ اس کے مرنے پر اس کے پس ماندگان نے حسب وصیت

قیامت کے دن نماز روزہ اور زکواۃ اور حج ادائے کر کے مجھ سے ملے۔

اور پھر فرمایا۔ کہ معراج کی رات کو میں نے ایک قوم دیکھی۔ کہ ان کو لوہے کے چھڑیوں سے مار رہے تھے۔ جبرائیل کو میں نے پوچھا۔ کہ کون سا برا کام انہوں نے دنیا میں کیا ہے۔ جس کے سبب سے عذاب میں گرفتار ہیں۔ جبرئیل نے کہا۔ کہ انہوں نے بے گناہ مسلمانوں کو مارا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ خدائے تعالےٰ قیامت کو اس پر رحمت کرے گا۔ جس نے مسلمانوں پر شفقت کی ہوگی۔ کیونکہ خدائے تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حدیث میں فرمایا ہے۔

من لا یرحم لا یرحم

یعنی جب کوئی آدمی کسی آدمی پر رحمت نہ کرے۔ خدائے وند تعالےٰ شانہ کبھی اس پر رحمت نہیں کرتا۔

اور یہ بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ وہ شخص ہمارے گروہ میں سے نہیں ہے۔ جو بڑوں کا ادب نہیں کرتا۔ اور چھوٹوں پر مہربانی کرے

اسی طرح ایک شخص ایک کتے کے سبب سے بہشت میں گیا۔ اصحابوں نے عرض کیا۔ کہ حضرت کس طرح یہ واقعہ ہوا۔ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ ایک کتا کنویں کے کنارے پر کھڑا تھا۔ اور اس کی زبان پیاس کی وجہ سے باہر نکلی ہوئی تھی۔ اور خشک ہو رہی تھی۔ اس مرد نے اپنی پگڑی کنویں میں لٹکا کر ایک سرا اس کا تر کر کے باہر نکالا۔ اور اس کتے کو پانی پلایا۔

اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جو کوئی اندھے کو چالیس قدم تک

اس کے عمل کیا۔ عالم برزخ میں اس کو حکم ہوا۔ کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ عرض کیا۔ کہ صرف خوف کی وجہ سے کہ تو جبار ہے۔ حکم ہوا۔ کہ تو مجھے کریم اور رحیم نہ سمجھتا تھا۔ سبقت رحمتی علی غضبی یعنی میرے غضب پر میری رحمت سبقت رکھتی ہے۔ جب ندا رحمت کی ہوتی ہے۔ تو اس وقت شیطان رجیم بھی امیدوار رحمت بن بیٹھتا ہے۔

راویان صادق یوں روایت کرتے ہیں۔ کہ جب عبداللہ مبارک نے غزا ایک کفار سے شروع کیا۔ کافر نے اپنی عبادت کے وقت عبداللہ سے مہلت چاہی۔ عبداللہ نے رخصت دی۔ جس وقت کافر نے آفتاب کو سجدہ کیا۔ عبداللہ نے چاہا۔ کہ شمشیر سے اس کا سر تن سے جدا کرے۔ پس ہاتف نے عبداللہ کو ندا کیا۔ کہ اے عبداللہ اوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا۔ اگر دنیا میں اپنے عہد پہ وفا نہ کرو گے۔ تو قیامت کو عہد پوچھا جائے گا۔

عبداللہ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ اور شمشیر غلاف میں کر دی۔ اور گریہ وزاری آغاز کی جب کافر اس ماجرا سے واقف ہوا۔ تو اس نے عبداللہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اسلام قبول کیا۔ کہ خداوند عالم بے شک کریم رحیم ہے۔ جس نے کافر کی خاطر اپنے دوست سے عتاب کیا۔ اور وہ تمام عمر عبادت الٰہی میں مصروف رہ کر انوار تجلیات سے منور ہو گیا۔

حکایت ہے کہ ایک شخص شارب الخمر تھا۔ ایک دن اپنے ہم نشینوں میں شراب پی رہا تھا۔ اس نے چہار درم غلام کو دے کر واسطے نقل لانے دوستوں کے بھیجا۔ غلام نے دیکھا۔ کہ حضرت منصور رحمتہ اللہ علیہ اپنے دوستوں کی مجلس میں وعظ فرما رہے ہیں۔ اخیر میں حضرت نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اس درویش بے نوا کو چہار درم دے گا۔ میں

راستہ دکھاوے۔ حق تعالےٰ گناہ اس کے معاف کرتا ہے۔

مسلمانوں کے دوسرے مسلمانوں پر بہت حقوق ہیں۔ اگر کوئی بجا نہ لائے۔ تو دوزخ اس کی جگہ ہوگی۔

جب بلایا جائے۔ جواب دیوے۔ جب بیمار ہو۔ اس کو پوچھے۔ ایک دوسرے کو سلام وعلیکم کہے۔ جب چھینک مار کر مسلمان الحمد للہ کہے۔ اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے۔ اور جو کوئی مشکل کام درپیش آوے۔ اس کی مدد کرے۔ جب کوئی مسلمان مر جائے۔ اس کی نماز جنازہ پڑھے۔

انجیل میں لکھا ہے۔ کہ اے بیٹے آدم کے تجھ پر ایسی رحمت کروں گا۔ جیسی تو نے دوسرے مسلمان پر کی۔ اور کس طرح تو رحمت کا امید وار ہوگا۔ جب تو نے دوسرے عاجزوں پر رحمت نہیں کی۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس کلام میں خداوند تعالےٰ کا ذکر نہیں۔ وہ نہیں کرنی چاہئیے۔ کیوں کہ دل سخت ہو جاتا ہے۔ جب دل سخت ہو گیا۔ خدا تعالےٰ سے دور رہا۔

روایت ہے۔ کہ ایک رات حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ مدینہ شریف میں گشت کر رہے تھے۔ کہ عبدالرحمان بن عوف کے گھر گئے۔ عبدالرحمان نے ان سے کہا۔ کہ اس جگہ دو بھیڑیئے آتے ہیں۔ اور آدمی ان سے ڈرتے ہیں۔ آج رات میں اور آپ ان کی نگہبانی کریں۔ تا بھیڑیئے آدمیوں کو تکلیف نہ دیں۔ القصہ دونوں نے تمام رات نگہبانی کی۔ جب صبح ہوئی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ الصلوٰۃ خیر من النوم۔

اس کے حق میں چہار دعائیں کروں گا۔ اس غلام نے وہی چہار درہم جو نقل مے خواروں کے لئے لایا تھا۔ اس درویش کو دے دیئے۔ حضرت منصورؒ نے فرمایا۔ کہ اے غلام تو کیا چاہتا ہے۔ غلام نے عرض کیا۔ کہ اوّل میں اپنے خواجہ کی غلامی سے آزاد ہو جاؤں۔ اور فارغ ہو کر عبادتِ الٰہی میں مشغول رہوں۔ دوم ان چاروں درموں کا عوض وہ مجھے دے۔ سوم میرا آقا دائم الخمر ہے اس کو توفیق توبہ عطا ہو۔ چہارم ہم سب مجلسیوں کو خداوند تعالےٰ بخش دے۔ پس منصور علیہ رحمۃ اللہ نے دعا کی اور جملہ مجلسیوں نے آمین کہی پس دعا مقرونِ اجابت ہو گئی۔ جب غلام گھر کو گیا۔ اس کے آقا نے کہا۔ کہ تو بہت دیر کے بعد آیا۔ غلام نے تمام ماجرا عرض کر دیا۔ پس خواجہ نے غلام کو آزاد کر دیا۔ اور کہا کہ پہلی التجا تیری یہی تھی۔ اور چار درموں کے عوض خواجہ نے غلام کو چار ہزار درہم عطا کیا۔ اور پھر خواجہ نے کہا کہ اے غلام تو شاہد رہ کہ میں نے خمر نوشی سے توبہ کی۔ کیونکہ خدا نے مجھے توفیق توبہ عطا کی ہے۔ اے غلام جو کچھ میرے اختیار میں تھا۔ وہ میں بجا لایا۔ بخشش خدا کے قبضہ قدرت میں ہے۔ رات کو خواجہ نے خواب میں دیکھا۔ اور یہ ندا سنی۔ کہ جو کچھ تیرے اختیار میں تھا۔ وہ تو بجا لایا۔ جو ہماری قبضہ قدرت میں ہے ہم ادا کریں گے۔ ہم نے تجھ کو اور تیرے غلام کو اور منصور کو اور اس کے پاس بیٹھی ہوئی تمام مجلس کو بخش دیا۔

حکایت راویان صادق شعار اس طرح روایت لائے ہیں کہ ایک شخص نے بہت حج کیے تھے۔ ایک دن مناجات میں کہہ رہا تھا۔ کہ الٰہی ان حجوں سے جو میں گزارے ہیں۔ اتنا ثواب روح فتوح آنسرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش اور اتنا ثواب اصحابہ کرام اسلام کو بخشا۔ اور اتنا ثواب اپنے والدین اور جملہ اہلِ اسلام کو بخشا۔ ہاتف سے ندا ہوئی۔ کہ اے میرے بندے تو مجھ کو اپنی

یعنی سونے سے نماز بہتر ہے۔ پس اے یارو! جان لو۔ کہ مسلمانی اس کو کہتے ہیں۔
امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے ایک دن حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ کو اونٹ پر سوار دیکھا۔ اور وہ اونٹ کو ہر طرف دوڑا رہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ آپ کیوں یہ تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے علی! آپ مجھ کو ملامت نہ کریں۔ بیت المال کا ایک اونٹ گم ہو گیا ہے۔ اور اس کی تلاش میں پھر رہا ہوں۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے۔ کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا پیغمبر کر کے خلقت کی طرف بھیجا ہے۔ اگر ایک بکری کا بچہ بیت المال سے گم ہو جائے۔ جب تک مجھے مل نہ جائے۔ تب تک مجھے آرام نہ ہوگا۔ اس لئے کہ مجھ کو قیامت کے دن اس کے سبب سے جواب نہ دینا پڑے۔

حکایت ہے۔ کہ خداوند عالم نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسےٰ! تجھے معلوم ہے۔ کہ پیغمبری کے واسطے ہم نے تم کو کیوں انتخاب کیا۔ اور کلیم اللہ کا لقب دیا۔ موسےٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ کہ اے پاک اور بے نیاز خداوند عالم تجھ ہی کو اس کا سبب معلوم ہے۔ حکم ہوا۔ کہ جب تو شعیب پیغمبر کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک بکری کا بچہ بکریوں سے جدا ہو کر پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور اس وقت ہوا گرم چل رہی تھی۔ تو نے اس بکری کے بچہ کی بہت تلاش کی۔ تا کہ مل جائے۔ بہت محنت کی۔ بعد جب تو نے اس کو پایا۔ تو اس کو بغل میں اٹھا کر اس کی ماں کے پاس پہنچایا۔ یہی سبب تھا۔ کہ تجھ پر رحمت فرما کر تمام خلقت سے چن کر پیغمبر کیا۔ اس لئے۔ کہ تو نے ہماری پیدائش پر رحمت کی۔ اور ہم کو بھی تجھ پر رحمت کرنی لازم ہوئی۔

سخاوت دیکھاتا ہے۔ جا ہم نے تیرے قصور معاف کئے۔ اور تجھ کو بخشا۔ اور تیرے والدین
کو بخشا۔ اس لئے تم نے سخاوت ایثار سے کام لیا۔
اور حضرت جابر عبداللہ انصاری روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک دن جناب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو کہا۔ اے جابر جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو کہا
کہ خدائے تعالےٰ نے ایک بندہ پیدا کیا ہے۔ اور اس کو پانچ سو برس کی عمر دی ہے۔ اور
مقام اس بندہ کا درمیان اُس دریا کے ہے۔ کہ اس کے چاروں طرف چار سو کوس تک
پانی ہے اور اس کے درمیان ایک پہاڑ پیدا کیا ہے اور ایک چشمہ آب زلال کا اور ایک درخت انار
پیدا کیا ہے۔ اور ہر روز وہ اس چشمہ سے وضو کرتا ہے۔ اور اس درخت انار سے قوت
کھاتا ہے۔ اور شب و روز عبادت الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔ بحکم رب الارباب اس کی
جان سجدہ میں قبض ہوئی تا قیام قیامت سجدہ میں رہے۔ پس جناب سید الانبیا علیہ
السلام نے فرمایا ہے۔ کہ میں نے لوح محفوظ میں دیکھا ہے۔ کہ اس کو میدان محشر میں
لاویں گے۔ اور ندا ہو گی۔ کہ اس میرے بندہ کو میری رحمت سے جنت میں لے جاؤ۔ تب
وہ عرض کرے گا۔ کہ جب صرف تیری رحمت سے میں جنت میں جاتا ہوں۔ تو میری پانچ
سو برس کی عبادت کہاں گئی۔ باوجود اس کے کوئی صغیرہ گناہ بھی مجھ سے صادر نہ ہوا۔ تب
درگاہ رب العزت سے حکم ہو گا کہ اس کے ساتھ حساب کیا جائے ان نعمتوں کا جو ہم نے اس
کو دی تھیں۔ پس اس کے ساتھ حساب کیا جائے گا۔ تو تمام عبادت اس کی ایک چشم
کی روشنائی کی نعمت کے برابر نہ ہو گی۔ پس اس کو حکم ہو گا۔ کہ اس کو دوزخ میں لے جاؤ۔
جب اس کو دوزخ کے قریب لے جائیں گے۔ تب وہ فریاد کرے گا۔ کہ اے بارخدایا پہلے
تیری رحمت سے بہشت کا حکم ہوا۔ اب دوزخ میں کیوں لے جاتے ہیں۔ پھر ندا ہو گی۔

حکایت ہے۔ کہ شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ شہر بصرہ میں جا رہے تھے۔ ایک لڑکے کو دیکھا۔ کہ بلبل کا پاؤں بند ہوا تھا کہا۔ اے لڑکے! اس بلبل کو تو بیچتا ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں! پانچ درم کو بیچتا ہوں۔ شیخ نے پانچ درم اس کو دئیے۔ اور بلبل کو لے کر چھوڑ دیا۔ کہتے ہیں۔ کہ وہ بلبل رات کو چلی جاتی تھی۔ اور دن کو سفیان کے گھر آ جاتی تھی۔ بعد فوت ہونے شیخ کے اس کی قبر پر بھی آئی۔ اور تین دن رات تک رہی۔ اور فریاد و زاری کی۔ اور مر گئی۔

حکایت ہے۔ کہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سفر کو جاتے تھے۔ تین آدمی اُن کے ہمراہ ہوئے۔ رات کو ایک مسجد میں رہے۔ جاڑا بہت تھا۔ تینوں ہمراہی تو اندر مسجد کے رہے۔ اور آپ نے مسجد کے دروازے میں صبح تک کھڑے ہو کر نگہبانی کی۔ خدا کے دوست ایسے ہوتے ہیں۔ آپ تو تکلیف اٹھاتے ہیں۔ اور رفیقوں کو آرام دیتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب۔

قال اللہ تعالیٰ:۔ تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ط:۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ جو کچھ میں جانتا ہوں۔ اگر تم جانو۔ تو کم ہنسو اور بہت روتے رہو۔

جو کوئی خدائے تعالےٰ کے خوف سے بہت روئے۔ گناہ اس کے اس طرح گرتے ہیں۔ جس طرح پتے درخت کے گرتے ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی خداوند عالم کے خوف سے روئے۔ یعنی اس کی بزرگی اور بے پرواہی سے ڈر کر آنسو بہائے۔ اگر وزن اس آنسو کا مکھی کے پر کے برابر بھی ہو۔ تو آگ دوزخ

کہ تجھکو ناچیز پیدا کیا ہم نے ۔ اور پانچ سو سال کی عمر عطا کی ہم نے اور توفیق عبادت پر بخشی ہم نے اور درمیان دریا کے پہاڑ کی چوٹی پر تیرا مقام مقرر کیا ہم نے ۔ اور چشمہ شیریں صرف تیری خوردنوش کے لئے پیدا کیا ہم نے اور تیری جان کو انار شیریں سے پالا ہم نے ۔ اور تیری جان سجدہ میں قبض کی ہم نے ۔ یہ سب کچھ تیری کوشش سے تھا ۔ یا صرف ہماری رحمت سے تب وہ عرض کرے گا ۔ اے خدایا صرف تیری رحمت سے ۔ پھر حکم ہوگا ۔ کہ ہماری رحمت عام ہے ۔ اور میرے غضب پر میری رحمت سبقت رکھتی ہے ۔ جا ہم نے تم کو صرف اپنی رحمت سے جنت میں قیام دیا ۔ واللہ اعلم بالصواب

قَوْلُہٗ تَعَالٰے تُوْبُوْا اِلَى اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

ترجمہ ۔ توبہ کرو طرف اللہ تعالٰے کے تم سب لوگ اے مسلمانوں تب تم فلاح پاسکتے ہو ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ۔ ایک دن میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور انور میں عرض کیا ۔ کہ اے رسول خدا کے ۔ نشان قبول توبہ کا کیا ہے ۔ فرمایا نشان قبولیت توبہ کا یہ ہے ۔ کہ جب بندہ نیت توبہ کی کرتا ہے ۔ اور توبہ کرتا ہے ۔ کہ آئندہ اپنی عمر میں اس گناہ کی طرف نہیں پھروں گا ۔ جب ایسی توبہ کرتا ہے ۔ تو اس نیت حسنہ سے ایک نور اس کے دل میں آتا ہے ۔ جو اس کے قلب کو منور کرتا ہے ۔ تو وہ اس طرح ہو جاتا ہے ۔ کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں ۔ جب نور سے دل منور ہو جاتا ہے ۔ تو پھر تاریکی گناہ کی زائل ہو جاتی ہے ۔ جیسا کہ حق کلمہ سے کذب بھاگ جاتا ہے ۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ جب بندہ سے گناہ صادر ہو جاتا ہے ۔ اور وہ اپنے دل میں شرمسار ہوتا ہے ۔ اور نئے وضو وہ تازہ کرے ۔ اور دو رکعت نماز

کی اس بندہ پر حرام ہو جاتی ہے۔

ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو کہا کہ اے بھائی کیوں نے میکائیل کو ہرگز ہنستے نہیں دیکھا۔ جبرئیل نے عرض کی یا حضرت جس دن سے خدائے تعالےٰ نے دوزخ کو پیدا کیا ہے۔ میکائیل نہیں ہنسا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مومن دو باتوں میں سرگردان ہے۔ اول جو عمر گزری ہے۔ وہ نہیں جانتا۔ کہ خدا نے اس سے کیا معاملہ کیا۔ دوم۔ جو عمر باقی ہے۔ نہیں جانتا کہ خاتمہ کس طرح ہوگا۔

اور فرمایا کہ ساتویں آسمان میں فرشتے ہیں۔ جب سے خداوند تعالےٰ نے ان کو پیدا کیا ہے۔ وہ سجدے میں ہیں۔ قیامت تک سر سجدے میں رکھیں گے۔ اور وہ خدا کے خوف سے کانپتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا۔ سر سجدے سے اٹھائیں گے اور کہیں گے۔ کہ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ یعنی تیری ایسی عبادت نہیں کی۔ جس کے تو لائق تھا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ

جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو خداوند تعالےٰ کی طرف سے آواز آوے گی۔ کہ اے آدم! اٹھو اور بہشت والوں کو بہشت میں بھیج۔ اور دوزخ والوں کو دوزخ میں آدم علیہ السلام عرض کریں گے۔ یا الٰہی کس طرح بھیجوں۔ پھر آواز آئے گی۔ کہ نو سو ننانوے آدمیوں میں سے ایک کو بہشت میں بھیج۔ اور نو ہزار نو سو ننانوے عورتوں میں سے ایک کو بہشت میں بھیج دے۔ اصحابوں نے جب یہ بات سنی

استغفار پڑھے ۔ اور خدائے رحیم و کریم سے بخشش مانگے ۔ صدقہ دیوے تو خداوند کریم اپنی صفت کریمی سے اس کا گناہ معاف کرتا ہے ۔ جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے قصور پر نادم ہو کر استدعا کی ۔ اور قصور معاف ہوا ۔ اور ابلیس نہ شرم سار ہوا ۔ اور نہ طلب بخشش چاہی ۔ اور نہ سجدہ ادا کیا ۔ کیونکہ نور عبادت اور خجالت کا تاریکی گناہ کو زائل کر دیتا ہے ۔

روایت کرتے ہیں ۔ کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ دائیں ہاتھ کا فرشتہ حاکم ہے بائیں ہاتھ کے فرشتہ پر ۔ جب بندہ ایک نیکی کرتا ہے ۔ تو دائیں ہاتھ کا فرشتہ ایک نیکی دس گنہ زیادہ کر کے درج نامۂ اعمال کرتا ہے ۔ اگر بندہ ایک گناہ کرتا ہے ۔ تو بائیں ہاتھ کا فرشتہ چاہتا ہے ۔ کہ لکھوں تو دائیں ہاتھ کا فرشتہ اس کو کہتا ہے ۔ کہ ایک ساعت لکھنے میں توقف کر شاید وہ توبہ کرے ۔ اور خداوند کریم سے بخشش چاہے ۔ پس اگر وہ بندہ توبہ کرے تو وہ اس کے نامہ اعمال میں نہیں لکھا جاتا ۔ اگر توبہ نہ کرے ۔ اور شرم سار نہ ہو ۔ اور وہ بخشش نہ مانگے ۔ تب ایک گناہ اس کے نامہ اعمال میں درج ہوتا ہے ۔ جب خداوند تعالےٰ کسی بندہ کی توبہ قبول فرماتا ہے ۔ تو اس کے گناہ کو کراماً کاتبین کی یاد سے فراموش فرماتا ہے ۔ یا اس کے نامۂ اعمال سے محو کر دیتا ہے ۔

يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ ۔ محو کرتا ہے ۔ جس کو چاہتا ہے ۔ اور ثابت رکھتا ہے ۔ جس کو چاہتا ہے ۔ اس کے پاس ہے ام الکتاب ۔ اور توبہ خالص یعنی تَوْبَةً نَّصُوْحًا وہ ہوتی ہے ۔ کہ پھر کبھی اس گناہ پر قادر نہ ہو ۔ اگر پھر گناہ کریگا اور مداومت کرے گا ۔ پس اس نے خداوند تعالےٰ کے ساتھ استہزاء کیا خسر الدنیا والاخرہ اس نے حاصل کیا ۔ مگر اس کی کریمی صفت وہ ہے ۔ کہ بار

ند آہ وفغان کیا - ان کی یہ حالت دیکھ کر حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - اے دوستو! اپنے دل میں غم نہ کرو - کیونکہ تم لوگ بہ نسبت دوسری امتوں کے اس طرح ہو جس طرح کہ نشان سفیدی کا سیاہی میں یا نشان سیاہی کا سفیدی میں ہوتا ہے - امید خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس طرح رکھتا ہوں - سب کی گرانی قیامت والوں کی میری امت کے لوگ ہوں گے -

اور علامت خوف خدا کی یہ ہے - کہ ہمیشہ خوف اور غم رکھے -

حکایت اس طرح لائے ہیں - کہ جب خداوند تعالیٰ نے شیطان پر لعنت کی - تو جبرائیل اور میکائیل ہمیشہ روتے رہتے تھے - اور دونوں کو آواز آئی - کہ تم کیوں روتے ہو - انہوں نے عرض کی - کہ خدایا تیرے خوف سے بے خوف نہیں ہیں - حکم ہوا - کہ ہمیشہ اسی فکر میں رہو - پس اس صورت میں لازم ہے - کہ تمام مسلمان خداوند عالم سے ڈرتے رہیں - اور روتے اور غم میں عمر گزاریں - چنانچہ اپنے کلام میں اللہ تعالیٰ شانہٗ فرماتا ہے - وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؕ اور دوسری جگہ یہ فرمایا ہے - فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ؕ

لازم ہے - کہ خداوند تعالیٰ کے خوف کا شغل رکھو -

بزرگوں میں سے ایک بزرگ کہتے تھے - کہ میں ہر روز سو دفعہ شیشہ سے اپنا منہ دیکھتا ہوں - کہ شاید سیاہ ہو گیا ہو - دنیا کی نیکی سے مغرور نہ ہونا چاہیئے -

اور مقام سو ہزار مرتبہ شہید کا بہتر ہے بہشت سے - آدم علیہ السلام کو بہشت میں کیا کیا مصیبتیں پیش آئیں - اس لئے عبادت پر مغرور نہ ہونا چاہیئے دیکھنا چاہیئے - کہ ابلیس پر باوجود اس قدر عبادت کے کیا گزرا -

بار اور مداومت گناہ پر بھی ملیو بار بخشش کر دیتا ہے۔ کیونکہ لفظ "کریم" کا لفظی معنے یہ ہے۔ کہ بار بار بخشش کرنے والا۔

اس صفت کریمی پر روایت ناطق ہے۔ حکایت:۔ قوم بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا۔ اس کی قلم رو میں ایک زاہد رہتا تھا۔ لوگوں نے اس زاہد کی تعریف بادشاہ کو سنائی بادشاہ نے اس کو بلایا۔ اور کہا۔ کہ تو میرا ہم صحبت رہنا چاہتا ہے؟ یا نہیں۔ تب زاہد نے کہا کہ اے بادشاہ تو نے خوب کہا۔ لیکن اگر کسی دن تو گھر میں آوے۔ اور مجھ کو دیکھے کہ میں تیری کنیزک کے ساتھ بازی کر رہا ہوں۔ تو مجھ کو کیا کہے۔ زاہد سے یہ سن کر بادشاہ غضب ناک ہو گیا۔ اور کہا۔ کہ اے بے ادب تو میرے ساتھ ایسی ایسی باتیں کرتا ہے۔ زاہد نے کہا۔ کہ میرا خدا ایسا رحیم اور کریم ہے کہ اگر ایک دن میں ستر دفعہ ایسی ایسی حرکات ناشائستہ مجھ سے صادر ہو جائیں۔ تو تب بھی وہ اپنی صفت کریمی سے مجھ کو اپنی درگاہ سے نہیں ہانکتا۔ اور نہ روزی مجھ سے باز رکھتا ہے۔ اس لئے میں ایسے بادشاہ کی درگاہ عالی کو کس طرح چھوڑ کر تیری کچہری میں رہوں۔ کہ ابھی گناہ بھی نہیں کیا۔ اور مجھ پر تو غصہ کرتا ہے۔ اگر مجھ سے یہ گناہ ظہور میں آتا۔ تو میرا حال شدید کیا ہوتا۔

کتابوں میں لائے ہیں۔ کہ قبولیت توبہ کی چار چیزوں سے پا سکتے ہیں۔ اول وہ جو زبان کو غیبت اور جھوٹ سے نگاہ رکھے۔ دوئم وہ جو دشمنی اور حسد کسی کی دل میں نہ رکھے۔ سوئم برے دوستوں سے اجتناب کرے۔ اور صحبت صالحین میں رہے۔ تاکہ ان کی صحبت کی برکت سے وہ بھی نیک بخت ہو جائے۔ چہارم دل میں پشیمانی کھائے۔ کہ پھر گناہ پر نہ جاؤں گا۔ اور عبادت میں کوشش کروں گا اور موت کو نہ بھلا دے۔ اور آخرت کی فکر میں رہے۔

اور ولی بلعم باعور پہ کیا مصیبت پڑی - نیک آدمی اپنی نیکیوں پر مغرور نہ ہو - کیونکہ حضرت سردِ کائنات سے زیادہ کوئی مقبول نہ ہوگا - ابوطالب کے بارہ میں جس قدر لوجہ نہ کی - فائدہ نہ ہوا - واللہ اعلم

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ؕ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں - کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا - کہ جب کوئی قوم جمع ہو کر خدائے تعالے کا ذکر کرتی ہے - اور مراد ان کی خوشنودی خدا تعالے کی ہوتی ہے - اس وقت آواز کرنے والا آواز کرتا ہے - کہ کھڑے ہو جاؤ - کہ ہم نے تم کو بخش دیا - اور گناہ تمہارے نیکیوں سے بدل ڈالے

اور نیز آنحضرت نے فرمایا - کہ خدا کو یاد کرنے والا آدمی جاہلوں میں اس طرح ہوتا ہے - جس طرح چراغ اندھیرے گھر میں ہوتا ہے -

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں - کہ رسول خدا نے فرمایا - تم کو خبر دوں - میں تمام نیک کاموں میں سے نیک کام کی - لوگوں نے عرض کی - یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیے - فرمایا - خدائے تعالے کا ذکر بہت کیا کرو - تاکہ نجات پاؤ - اور فرمایا قیامت اس وقت قائم ہوگی - جبکہ تمام روئے زمین پر کوئی شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ کہنے والا نہ رہیگا

اور فرمایا - تمام کاموں سے تین کام نیک ہیں - انصاف کرنا - مسلمانوں میں - اور تسلی دینی غریبوں کو - اور خدائے تعالے کا ذکر بہت کرنا -

رسول علیہ السلام سے اصحابوں نے پوچھا - کہ کون سا علم سب سے اچھا ہے "

کتابوں میں لکھتے ہیں۔ کہ جو کوئی کسی کے گناہ کی غیبت کرے۔ تو وہ غیبت کرنے والا اس وقت تک دنیا سے نہ جائے گا۔ کہ جب تک اس گناہ میں گرفتار نہ ہو۔

روایت ہے۔ کہ ایک دن خلیفہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آ کر بہت روئے۔ جناب سرورِ کائنات فخرِ موجودات نے فرمایا۔ کہ اے عمر کیوں روتا ہے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان مسجد میں پڑا ہے۔ اور رو رہا ہے۔ اس کے رونے سے میرا دل جلتا ہے۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ اس جوان کو لاؤ۔ چنانچہ وہ جوان لایا گیا۔ تو وہ روتا ہوا حاضر ہوا۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اے جوان تو کیوں رو رہا ہے۔ اس نے عرض کی کہ اے شفیع المذنبین مجھ سے ایک گناہ بہت بڑا سرزد ہوا ہے۔ اس لئے خدا کے تعالیٰ کے خوف سے روتا ہوں۔ پس جناب رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جوان شاید تو نے خدائے بزرگ کا گناہ کیا ہے اس نے عرض کی۔ نہیں حضور! جوان نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا گناہ بہت بڑا ہے۔ اور بہت سخت ہے۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ کیا تیرا گناہ زمین و آسمان سے بڑا ہے۔ اور عرش کرسی سے بھی بڑا ہے۔ جوان نے عرض کی۔ کہ میرا گناہ اس سے بھی بہت بڑا ہے۔ تب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جوان تیرا گناہ بڑا ہے۔ یا خدا کی رحمت۔ جوان نے عرض کی۔ خدائے تعالیٰ کی رحمت بڑی ہے۔ تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تو بیان کر تو نے کیا گناہ کیا ہے۔ تب جوان نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گور کن ہوں۔ عرصہ سات سال سے مدینہ میں گورکنی کرتا ہوں۔ آج رات انصاریوں کی ایک

فرمایا۔ جب تک زندہ رہو۔ زبان کو ذکر خدا تعالےٰ کے ساتھ تر رکھو۔ کیوں کہ ذکر خدا کا علم ایمان ہے۔ اور سامان اتفاق کا ہے۔ اور قلعہ شیطان کا ہے۔ اور پردہ آگ کا

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا روایت کرتی ہیں۔ کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ جب کھانا کھاؤ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہو۔ اگر شروع میں بھول جاؤ۔ تو آخر میں کہو۔ اور الحمد للہ آخیر پر کہو۔ کیونکہ جو کوئی کھانا کھانے کے وقت بسم اللہ نہ کہے۔ شیطان اس کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔ اگر بسم اللہ کہی جائے۔ شیطان بھاگ جاتا ہے۔ پس جو کوئی شیطان کی رفاقت کے کچھ کھایا ہو۔ تے کر ڈالے۔

ایک دن شیطان نے کہا کہ یا الٰہی تمام آدمیوں کو تو نے گھر بنا دیئے ہیں۔ کہ وہ تجھ کو یاد کرتے ہیں۔ میرا گھر کون سا ہے۔ حکم ہوا۔ کہ تیرا گھر نہانے والا حمام ہے۔ پھر عرض کی۔ کہ تو نے آدمیوں کو بیٹھنے کے لئے جگہ دی ہے۔ میرے بیٹھنے کے واسطے کون سی جگہ ہے۔ حکم ہوا۔ کہ تیرے بیٹھنے کی جگہ بازار ہے۔ پھر کہا۔ ان کو تو نے کھانا دیا۔ میرا کھانا کون سا ہے۔ حکم ہوا۔ کہ تیرا کھانا وہ ہے۔ جس پر خدا کا نام نہ لیا جائے۔ اور پانی تیرا شراب ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام بحضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاضر ہوا۔ اور کہا۔ کہ یا محمدؐ کہ خدا تعالےٰ نے سلام بھیجا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جو کچھ تیری امت کو ہم نے عطا کیا ہے۔ اور کسی کی امت کو نہیں بخشا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یاد کرنا خدائے تعالےٰ اشانہ کا ہے۔ آپ کی امت کو

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ

لڑکی فوت ہو گئی اور اس کو عمدہ لباس میں دفن کیا گیا۔ جب رات ہوئی۔ اس کی قبر کو میں
نے کھولا۔ اس کا کفن اور زینت کا سامان سب اتار لیا۔ اور وہ لڑکی خوب صورت
تھی۔ تب شیطانی غلبہ مجھ پر ہو گیا۔ اور اس مردہ لڑکی سے میں نے زناہ کیا۔

جب میں نے قبر سے نکلنے کا ارادہ کیا۔ تب اس لڑکی نے کہا۔ اے جوان تو قیامت کے
بادشاہ سے شرم نہیں کرتا۔ جو انصاف مظلوموں کا ظالموں سے لے گا۔ جس طرح مجھ کو تو
نے مردوں میں خوار کیا۔ اسی طرح خدائے تعالےٰ تجھ کو دو جہان میں رسوا کرے۔ جب جناب سرور
کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات سنی اپنی جگہ سے اٹھے اور اس کی پیٹھ پر مکا مارا۔
اور فرمایا اے بدبخت کیوں دوزخ کی آگ تو نے اپنے آپ پر واجب کی۔ اٹھ کھڑا ہو۔ تیری آگ
مجھ کو بھی نہ جلا دے۔ اور اس کو اپنے سامنے سے نکال دیا۔ وہ جوان ناامید ہو کر چلا گیا۔ اور
بیابان کی طرف منہ کر لیا۔ آہ و زاری کرتا پھرتا تھا۔ اور خدا کی درگاہ میں توبہ کرتا پھرتا تھا۔ اور
چالیس دن تک سر آسمان کی طرف کرتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ اے میرے پروردگار۔ اگر میرے گناہ کو
تو معاف فرمائے۔ تو بہتر ورنہ مجھ پر آگ بھیج دے۔ اور مجھ کو دنیا میں جلا ڈال کیونکہ طاقت
عذاب آخرت کی نہیں رکھتا ہوں۔ جوان نے جب یہ مناجات کی۔ اسی وقت جبرائیل
علیہ السلام آئے۔ اور کہا۔ اے رسول خدا کہ خدائے تعالےٰ آپ کو سلام بھیجتے ہیں۔ اور
فرماتے ہیں۔ کہ توبہ اس جوان کی ہم نے قبول کی۔ آپ اسی جوان کو بلا کر خوشخبری سنا دیں رسول
علیہ السلام نے کسی آدمی کو بھیجا۔ وہ اس بیابان میں گیا۔ اور ایک چرواہے کو دیکھا۔ کہ
بکریاں چراتا تھا۔ اس نے پوچھا۔ کہ اس بیابان میں کوئی جوان تو نے دیکھا ہے۔ اس نے کہا
کہ ہر رات کو ایک جوان بے سر و پا ننگا اس پہاڑ سے نیچے آتا ہے۔ اور نالہ و فریاد کرتا ہے۔
اس آدمی نے تھوڑا سا توقف کیا۔ کہ اچانک وہ جوان پہاڑ سے نیچے اترا۔ اور فریاد کرنے

ترجمہ :- تم ذکر میرا کرو۔ اور میں تمہارا ذکر کروں گا۔ اور تم شکر کرو۔ اور مت
[کف]ر کرو :-

عزیزی کہتا ہے۔ کہ میں ایک بیابان میں گیا۔ اور ایک عورت کو دیکھا۔ کہ اس کے
[سر] کے بال سیاہ ہیں۔ جس وقت وہ خدا کا ذکر زبان پر لاتی تھی۔ اس کے سر کے بال
[سف]ید ہو جاتے تھے۔ لوگوں نے کہا۔ اے بوڑھی جس وقت تو خدا کا نام زبان پر لاتی
[ہے]۔ تیرے بال کیوں سفید ہو جاتے ہیں۔ اس نے کہا۔ کہ جو کوئی سچے دوست کا نام
[محب]ت سے زبان پر لائے۔ حال اس کا اس طرح ہو جاتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ جس جگہ ذکر نیکوں کا کیا جائے۔ اس جگہ خدا کی
[رحم]ت برستی ہے۔ شیخ معروف نے یہ بات سنی تو نعرہ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ اور
[جب] ہوش میں آئے۔ کہا۔ کہ جس جگہ خدا کا ذکر کیا جائے۔ دل تازہ ہو جاتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ
[فاع]لَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاسْتَغْفِرُوْهُ۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
[جو کو]ئی کہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بہشت میں جائے گا
[ک]یسا گنہ گار ہو۔ جو کوئی کہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا
[صَمَ]دًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
[كُفُ]وًا اَحَدٌ۔

اگر بہت جاہل اور گنہ گار ہو۔ ہزار نیکی اس کے نام لکھی جاتی ہے۔

لگا۔ وہ فرستادہ شخص اس کے روبرو ہو گیا۔ تو وہ جوان الامان الامان پکارنے لگا۔ جوان نے سمجھا۔ کہ یہ شخص جو میرے پاس آیا ہے۔ شاید فرشتہ دوزخ کا ہے۔ پس اس فرستادہ شخص نے جوان کو کہا۔ کہ تو مت ڈر۔ میں بشر ہوں۔ اور اصحاب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں۔ پس جوان نے عرض کی کہ آپ کس طرح تشریف لائے ہیں اصحاب نے فرمایا۔ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ جوان کو میرے پاس لاؤ۔ پس جوان نے عرض کی۔ کہ آپ مجھے ایسے وقت میں حضور میں لے جاویں۔ کہ جب آپ نماز میں مشغول ہوں۔ القصہ جوان کو ایسے وقت میں حضور اقدس میں لایا گیا۔ جوان نے بعد سلام مسنون کے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں پر بوسہ دیا۔ پس رسول اکرم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اے جوان تجھ کو بشارت ہو کہ اللہ تعالےٰ نے وہ تیری غلطی معاف فرما کر تیری توبہ قبول کی ہے۔ جب اس جوان نے یہ خوش خبری اس بشیر مبشّر کی زبان فیض ترجمان سے سنی۔ تو ایک ایسا نعرہ مارا کہ جان بحق تسلیم کر دی۔ پس جناب رسول علیہ السلام نے حکم دیا۔ کہ اس کو غسل دو۔ اور پھر اس کا جنازہ آپ نے پڑھا رسول علیہ السلام اس جوان کے جنازہ کے پیچھے پاؤں کی انگلیوں پر چلتے تھے۔ لوگوں نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ آپ پاؤں زمین پر کیوں نہیں رکھتے۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ بہت فرشتوں کے سبب سے۔ کیونکہ اس قدر فرشتے اس جوان کے جنازہ پر آئے ہیں۔ کہ میں زمین پر پاؤں نہیں رکھ سکتا۔ پس اس کو بعد جنازہ کے قبر میں رکھا گیا آپ ایک آواز ہاتف سے سنی گئی کہ یہ جوان دوست خدا کا ہے۔ جس نے اس کا جنازہ پڑھا۔ وہ بھی بخشا گیا اور اس کے کل گناہ معاف کر دیئے گئے۔ اس جوان کی برکت سے۔

جناب رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی ایک ساعت مرنے سے

معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا جب مجھ کو آں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن میں
بھیجا ۔ تو فرمایا ۔ اے معاذ! اگر اہل کتاب تجھ سے پوچھیں ۔ کہ کلمہ بہشت جانے کا کونسا
ہے ۔ تو کہہ دینا ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔

اور پھر فرمایا آنحضرت نے کہ جس کسی کو کچھ دیکھ کر تعجب آئے ۔ تو کہے ۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔

خدا تعالیٰ اس کلمہ سے ایک درخت پیدا کرتا ہے ۔ کہ سبز پتے اس کے مخلوقات دنیا کی
تعداد کے برابر ہوتے ہیں ۔ اور وہ بعد میں اس کے واسطے تسبیح اور استغفار پڑھتے ہیں
ابن عباس نے عرض کیا ۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کوئی شخص
سچے دل سے کہے ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ اس کو کتنا ثواب
ہوگا ۔ فرمایا اگر کوئی سچے دل سے کہے ۔ ہر کلمہ کے بدلے بہشت میں سبز جانور پیدا ہو
جاتا ہے ۔ اور حکم ہوتا ہے ۔ کہ وہ جانور بہشت کے میووں اور وہاں کے پانی سے اپنا قوت کھا
جب یہ بندہ دنیا سے گزر جاتا ہے ۔ وہ جانور کہتا ہے ۔ کہ یا الٰہی مجھ کو اس مرد کے کلمہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ کے کہنے سے پیدا کیا تھا ۔ اب
بندے کو میرا ہم نشین کر ۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا ۔ کہ روح اس بندے کی اس جانور
کے وجود میں ڈال دو ۔ تا کہ قیامت تک بہشت میں سیر کرتا رہے ۔ اور جب قیامت کا دن
ہوگا ۔ وہ شخص کلمہ گو خداوند تعالیٰ کے حکم سے اپنے وجود میں آجائے گا ۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں ۔ کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام
نے فرمایا ۔ جو کوئی لڑکے کو پالے ۔ یہاں تک کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ کہے ۔ خداوند تعالیٰ اس بندہ کو بلا حساب جنت میں داخل

پہلے توبہ کرے۔ خدائے تعالےٰ توبہ قبول کرتا ہے۔ اور جناب رسول علیہ السلام سے لوگوں نے پوچھا۔ کہ توبہ نصوح کی کون سی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ توبہ نصوح وہ ہے۔ کہ پچھلے گناہ سے ندامت اور پشیمانی کھاوے۔ اور پھر کبھی اس گناہ پر قادر نہ ہو۔

اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ وہ بندہ جو گناہ کرے۔ اور اس گناہ کے پیچھے پشیمانی کھاوے۔ اور عذر چاہے۔ اور کہے یا خدایا میں گنہگار ہوں اور تیری ذات کے سوا اور کوئی بخشنہار نہیں ہے۔ مجھ کو بخش دے اور گناہ کے بدلے تو مجھ کو مت پکڑ۔ اس وقت خدا کی درگاہ سے آواز آتی ہے کہ اے جن و انس تم گواہ رہو کہ ہم نے گناہ اس بندے کے معاف کر دیئے۔ اور اس کو بخشا گیا۔ اور یہ بخشش امت محمدی کا خاصہ ہے۔ لیکن وہ امتیں جو ہم سے پہلے تھیں۔ اگر گناہ کرتی تھیں۔ تو حلال چیزیں ان پر حرام ہو جاتی تھیں۔ یا ان کے گھر کے دروازہ پر پریشانی آتی تھی۔ کہ فلاں بن فلاں نے اس طرح گناہ کیا۔ مگر خداوند کریم نے کام اس امت پر آسان کیا ہے۔ رسول علیہ السلام کی برکت سے۔ پس جس کسی کو عقل ہو چاہیئے کہ ہر روز سو بار درود شریف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجے اور توبہ کرے۔ خدائے تعالےٰ کی درگاہ میں رجوع کرے۔ کیونکہ توبہ واجب ہے۔ اور توبہ خالص مسلمانوں کا حصہ ہے۔ اور کنجی تمام چیزوں کی ہے۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ اے لوگو توبہ کیا کرو۔ میں حالانکہ پیغمبر ہوں۔ مگر ہر روز سو بار توبہ کرتا ہوں۔ پس حال میری امت کا کس طرح ہوگا۔ اگر توبہ نہ کریں گے ہم کو چاہیئے۔ کہ ہمیشہ زبان کو ذکر اور استغفار میں رکھیں۔ اور آج کے دن کے عذر کل پر نہ ڈالیں اور اگر کوئی کہے۔ کہ توبہ کروں گا۔ یا کل توبہ کروں گا۔ اچانک موت آجاتی ہے۔ تو وہ بے توبہ مرجاتا ہے۔ اور دوزخ میں جاتا ہے۔ نعوذ

رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ تمام ذکروں سے زیادہ بزرگ کلمہ طیب ہے پس واجب ہے۔ کہ تمام مسلمانوں پر کہ وہ بہت ذکر کلمہ طیب کا کیا کریں۔ اور فحش اور جھوٹ اور گلہ اور بہتان سے زبان کو بچا دیں۔

شیخ معروف رحمتہ اللہ علیہ نے کہا۔ کہ میں نے ایک رات ارادہ کیا۔ کہ ذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کروں۔ ستر بار اپنے منہ کو گلاب اور کستوری سے دھویا۔ افسوس کہ اس کے آخر وقت میں زبان پر کلمہ نہ آئے۔ کون سی مصیبت اس کے برابر ہوگی۔ کہ دنیا میں تو مومن کہیں اور آخرت میں کافر کہیں۔ یہ مصیبت تمام مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔ نعوذ باللہ۔

جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ قیمت بہشت کی کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔

جب موسےٰ علیہ السلام نے فرعون سے خلاصی پائی۔ تو عرض کی۔ یا الٰہی مجھ کو کوئی ایسا کام فرمایئے۔ کہ وہ کام کرنے سے تیری نعمت کا شکر ادا ہو جائے۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ مجھ کو اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے۔ کہ اگر سات طبقے زمین اور سات آسمان ترازو میں رکھیں جائیں۔ اور پلہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا بھاری ہوگا کئی درجہ زیادہ

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جو کوئی صاف دل سے کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے۔ اور حرف لا کو لمبا کھینچے۔ چار ہزار کبیرہ گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی جس کے اس قدر گناہ نہ ہوں۔ فرمایا۔ اس کی قوم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

باللہ من ذالک

حکایت کرتے ہیں۔ کہ ایک دن عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کوفہ کے جنگل میں جاتے تھے۔ ایک فاسقوں کے گروہ کو دیکھا۔ کہ شراب پی رہے ہیں۔ اور درمیان ان کے ایک آدمی کا نام زاذان تھا۔ وہ ساز بجاتا تھا۔ اور آواز خوش رکھتا تھا۔ عبداللہ نے جب آواز اس کی سنی کہا۔ افسوس ہے کیا خوش آواز ہے۔ اور اگر اس آواز سے قرآن پڑھتا۔ تو کیا اچھا ہوتا۔ ناگاہ خوف اور محبت الٰہی زاذان کے دل میں آئی۔ اسی وقت آیا۔ اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر توبہ کی۔ اور عبادت الٰہی میں مشغول رہا۔

اسی مثال پر حکایت لاتے ہیں۔ کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک عورت نہایت خوب صورت تھی۔ چنانچہ تمام آدمی اس کے حسن پر فریفتہ تھے۔ اس نے ایک تخت اپنے گھر کے درمیان رکھا ہوا تھا۔ اور اپنے گھر کے دروازہ کو خوب آراستہ کیا ہوا تھا۔ جو آدمی اس عورت کو دیکھتا بے ساختہ عاشق ہو جاتا۔ اور اس عورت سے مصاحبت کے حصول کے لئے بہت سا روپیہ درکار ہوتا تھا۔ اور قوم بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا متقی اور عابد تھا۔ اتفاقاً ایک روز اس عورت حمیلہ کے دروازہ پر گزرا۔ اور اس کی نظر اس عورت پر پڑی۔ اور اس کا دل ڈھل گیا۔ اور اس کا عاشق ہو گیا۔ نہایت اضطرابی حالت سے عابد اپنے گھر تک آیا۔ اور درگاہ لاابالی میں اس عشق مجازی کے زائل ہونے پر استدعا کرنے لگا۔ مگر شرف اجابت نہ ہوا اور دعا بے سود و بے اثر ہوئی۔

عابد مجبوری حالت اضطراب دل سے اس عورت کے پاس گیا۔ اور اس کے تخت پر بیٹھ گیا۔ اور بہت سا روپیہ جو اس نے اپنے وصال پر معین کیا ہوا تھا پیش کیا۔ اور دل اس کے وصال پر مستعد کرلیا۔ چاہتا تھا۔ کہ اس عورت کی گردن میں ہاتھ ڈالے۔ کہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک دن جناب رسول علیہ الصلوٰ
والسلام غمگین بیٹھے تھے۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام آئے۔ اور کہا۔ یا رسول اللہ
خداوند تعالےٰ نے سلام بھیجا ہے۔ اور بعد سلام کے فرماتا ہے۔ کہ آپ غمگین کیوں
بیٹھے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ اے جبرائیل! میرا غم امت کے واسطے ہے۔ کہ
قیامت کے دن قبروں سے کس طرح اٹھیں گے۔ جبرئیل نے حضرت کا ہاتھ پکڑا۔ اور
بنی سلمہ کے قبرستان میں لے گئے۔ اور اپنے پر کو ایک قبر پر مارا۔ اور کہا اٹھ خدا کے حکم
سے۔ اسی وقت وہ مردہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ پھر جبرائیل نے کہا کہ ہو جا جس طرح پہلے تھا۔ اس کے بعد دوسرا پر ایک
اور قبر پر مارا۔ اور کہا۔ اٹھ خدا کے حکم سے۔ چنانچہ ایک سیاہ منہ والا مردہ اٹھا۔ اور
کہا۔ اے افسوس اے ندامت۔ بعد ازاں جبرائیل نے کہا۔ اسی طرح ہو جا۔ جس
طرح پہلے تھا۔ پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ کی امت اس طرح کی ہوگی۔
عالموں نے کہا ہے۔ جو کوئی ان سات حکموں کو یاد رکھے۔ خداوند تعالےٰ
اس کو بخش دے گا۔

شروع ہر کام کا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اور ختم کام پر۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اور ہر کلام کے شروع میں انشاء اللہ تعالےٰ۔ اور ہر تکلیف پر۔ لاحول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم۔ اور مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور ہر وقت
ذکر کلمہ لا الٰہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا رہے۔ اور زبان کو پاک رکھے۔ اور جھوٹ
اور گناہ سے اور دل کو پاک رکھے۔ غصہ اور حسد سے اور نفاق سے اور بدنیت سے
بچے۔ اور خلوص نیت سے زندگانی بسر کرے۔ خداوند تعالےٰ اس کو بخش دیتا ہے

اچانک توفیق ایزدی سے اُس کی دُعا کا اثر کارگر ہوا۔ اور اُس کو یعنی عابد کے دل میں یہ برہان نازل کی گئی کہ خدائے تعالیٰ مجھ کو دیکھ رہا ہے۔ گرچہ میں اس کو نہیں دیکھ سکتا ہیں تو گناہ میں غرقاب ہونے لگا ہوں۔ اور نافرمانی کرنے لگا ہوں۔ اور اس وقت میری تمام عبادت ضائع اور برباد ہونے لگی ہے۔ پس یہ سوچ کر خوف اس کے دل پر پڑا۔ اور رنگ اس کا زرد ہو گیا۔ اور بدن اس کا کانپنے لگا۔ اس عورت نے اس کے منہ پر نظر کی۔ اور اس کو اس حال میں دیکھ کر کہا۔ کہ اے مرد تیرے دل میں کیا گزرا۔ کہ اچانک تیری حالت متغیر ہو گئی۔ عابد نے کہا۔ کہ مجھے خداوند تعالےٰ سے خوف آیا ہے۔ اب مجھ کو اجازت دے کہ میں باہر چلا جاؤں۔ عورت نے کہا۔ اے مرد بہت آدمی اس آرزو میں ہیں۔ مگر ان کو میرا وصل حاصل نہیں ہوا۔ اس وقت تجھ کو یہ آرزو حاصل ہے۔ اگر تو اس کام سے لطف اٹھانا چاہتا ہے۔ تو کر۔ عابد نے کہا۔ اے عورت بات کو کوتاہ کر کہ میں اپنے صاحب عزوجل سے ڈرتا ہوں۔ مجھ کو جانے دے۔ اور جو مال میں نے تجھ کو دیا ہے۔ وہ تجھ کو معاف ہے۔ عورت نے کہا۔ کہ اے مرد تو نے یہ کام ہرگز اپنی عمر میں نہیں کیا ہے۔ عابد نے کہا نہیں۔ عورت نے کہا۔ تو کہاں کا رہنے والا ہے۔ اور تیرا کیا نام ہے۔ عابد نے کہا۔ کہ میں فلاں عابد کا بیٹا ہوں۔ اور فلانے گاؤں میں رہتا ہوں۔ یہ کہہ کر بے ساختہ اٹھا۔ اور باہر چلا گیا۔ اور روتا ہوا بحالت سراسیمگی گھر میں پہنچا۔ اچانک خوف اور ہیبت الٰہی اس عورت کے دل میں بھی آگئی۔ اور اپنے دل میں کہا۔ کہ اس مرد نے اپنی تمام عمر میں صرف ایک دفعہ ہی اس گناہ کا ارادہ کیا۔ اور خدا کے تعالےٰ سے اس قدر خوفناک ہوا۔ کہ مرتکب گناہ پر نہ ہوا۔ اور مجھ پر کیا آفت پڑے گی۔ کہ اتنے سالوں سے میں یہی گناہ بڑی جسارت سے کرتی ہوں۔ حالانکہ میرا بھی وہی خدا ہے۔ کیا جواب دوں گی۔ اسی وقت توبہ کی اور گھر کو اُن

قَوْلُهُ تَعَالیٰ - اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط

تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوۃ کہتے ہیں۔ اے مسلمانو! تم بھی نبی پر صلواۃ اور درود بھیجو۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ جو کوئی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجے۔ قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔

اور عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت نے فرمایا۔ جو کوئی ایک دفعہ مجھ پر درود بھیجے۔ خداوند تعالےٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے۔ اور صلواۃ خدائے کریم اور رحیم کی رحمت ہے۔

اور پھر فرمایا۔ اگر کوئی ہر روز مجھ پر سات دفعہ درود بھیجے۔ جب تک وہ اپنی جگہ بہشت میں نہ دیکھ لے گا۔ تب تک دنیا سے نہ جائے گا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ میں رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت برکت میں مشرف ہوا۔ آپ اس وقت خوش دل بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی یا حضرت میں نے ایسا خوش آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ فرمایا۔ کیوں خوش نہ ہوں۔ کہ اس وقت جبرائیل آئے۔ اور خوش خبری لائے۔ کہ آپ اپنی امت کو فرما دیں۔ کہ جو کوئی آپ پر ایک دفعہ درود بھیجے۔ اس کے اعمال نامہ میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور دس برائیاں دور کی جاتی ہیں۔ اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

اور نیز حضرت نے فرمایا۔ کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجے۔ خداوند تعالےٰ اس

ممنوعات سے پاک کیا۔ اور خدائے تعالےٰ کی اطاعت میں مشغول ہوئی۔ اس کے بعد اس کے دل میں گزرا کہ اس صالح مرد سے نکاح کروں۔ اور فوراً اس کی تلاش میں گئی۔ تاکہ با فراعزت ہو کر اس کی مصاحبت میں ہو کر عبادت الٰہی میں معروف رہوں۔

القصہ وہ عورت عابد کے پاس گئی۔ عابد کو لوگوں نے خبر دی۔ کہ ایک زاہدہ عورت آئی ہے۔ اور تجھ کو دیکھنا چاہتی ہے۔ عابد نے اس کے آنے کی اجازت دی۔ جب وہ عورت اندر گئی۔ اور اس نے نقاب اپنے چہرہ سے اٹھایا۔ عابد نے اُس کو پہچانا۔ جب عابد کو اپنا وہ وقت گناہ یاد آیا۔ تو ایک نعرہ مارا۔ اور بے ہوش ہو گیا۔ جب آدمی اس کے نزدیک آئے تو اس کو واصل بحق پایا۔ یعنی جان بحق تسلیم کر چکا تھا۔ عورت نے بڑی فریاد کی۔ اور سخت غمناک ہوئی۔ جب عابد کو دفن کیا گیا۔ تو اس عورت نے دریافت کیا۔ کہ اس مرد کے رشتہ داروں میں کوئی آدمی ہے۔ جو مجھ کو چاہتا ہو۔ کیونکہ اب دنیا سے بیزار ہو کر درویشوں کے مصاحبت چاہتی ہوں۔ اتفاقاً اس ولایت کے بادشاہ کا وہاں سے گزر ہوا۔ اس نے عورت کا حسن و جمال دیکھ کر کہا۔ کہ اے عورت مال اور بادشاہی اپنی تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تو میرے ساتھ اپنی رضامندی سے نکاح کر۔ عورت نے جواب دیا۔ کہ مال اور دولت میرے پاس بہت تھا۔ جس کو میں نے چھوڑ دیا۔ اب چاہتی ہوں۔ کہ کسی درویش کی منکوحہ ہو کر رہوں۔ اگر تو چاہتا ہے۔ کہ میں تیری عورت ہوں۔ تو تو سر منڈوا ڈال۔ اور دلق درویشی پہن اور شب و روز عبادت الٰہی میں مشغول رہ۔ بادشاہ نے کہا۔ کہ میں بادشاہی نہیں چھوڑ سکتا۔ تب عورت وہاں سے اٹھی۔ اور گئی اور اس عابد کے بھائی سے نکاح کر لیا۔ خدائے تعالےٰ نے سات لڑکے اس کے بطن سے پیدا کئے۔ اور وہ ساتوں لڑکے ان کی برکت سے پیغمبر ہوئے

حکایت اس طرح لائے ہیں۔ کہ قوم بنی اسرائیل میں مرداش نامی ایک شخص تھا

کی ایک سو دس حاجتیں روا کرتا ہے۔ چالیس دنیا میں۔ اور ستر آخرت میں۔

سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے ایک دن کعبہ کے طواف میں ایک شخص کو دیکھا۔ کہ وہ ہر قدم پر سو درود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجتا تھا۔ میں نے کہا۔ اے شیخ! اور تہلیل تم نے چھوڑ دی۔ یہ راز مجھ کو کہو۔ اس نے کہا کہ میں نے اور میرے باپ نے ارادہ حج کا کیا تھا۔ کہ راستہ میں میرا باپ بیمار ہو گیا۔ وہ آخرکار مر گیا۔ اور تمام منہ اس کا سیاہ ہو گیا۔ میں نے اس کے منہ پر چادر ڈال دی۔ اور مجھ پر نیند نے غلبہ کیا۔ خواب میں میں نے دیکھا۔ کہ ایک مرد آیا۔ اور اس نے اپنا ہاتھ میرے باپ کے منہ پر پھیرا۔ پھر میں نے دیکھا۔ تو میرے باپ کا منہ سفید ہو گیا۔ چاہتا تھا۔ کہ وہ شخص چلا جائے۔ میں نے اس کے دامن کو پکڑ کر کہا آپ کون ہیں۔ فرمایا۔ میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ فرمایا۔ تیرا باپ ناپاک تھا۔ اس واسطے کہ وہ بہت فضول خرچ تھا۔ اور مجھ پر درود بھیجتا تھا۔ یہ سبب تھا۔ کہ میں اس کی فریاد کو پہنچا۔ میں جب نیند سے بیدار ہوا تو دیکھا کہ میرے باپ کا منہ نورانی ہو گیا ہے۔

حکایت ہے کہ ایک عارف نماز پڑھ رہا تھا۔ مگر التحیات پڑھنے پر اللھم صلے علےٰ محمد الخ پڑھنا بھول گیا۔ جب نماز سے فارغ ہوا۔ نیند نے اس پر غلبہ کیا۔ نیند میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ درود میرا تو نے بھلا دیا۔ اس نے عرض کی۔ خداوند تعالےٰ کی تعریف میں مشغول ہو گیا۔ اس واسطے درود شریف پڑھنا بھول گیا۔ آپ میرا قصور معاف فرمائیں۔ فرمایا۔ تو نہیں جانتا کہ جو کوئی شخص درود مجھ پر بھیجنا بھول جاتا ہے۔ اس سے خداوند تعالےٰ اپنی تعریف

اس نے ساٹھ سال اللہ کی عبادت کی۔ اور ایک بڑے جنگل میں رہتا تھا۔ ایک وقت نگاہ کرکے کہا۔ کہ کیا اچھا ہوتا۔ کہ پانی اس پہاڑ سے نیچے آتا۔ اور قوم بنی اسرائیل کا زمانہ آرام سے گزر جاتا۔ جب یہ بات کہہ چکا تو ہاتف نے آواز دی۔ کہ مرداش بندگی تمام کی تم نے۔ اب ہماری وزیری کرتا ہے۔ خدا کو کام سکھلاتا ہے۔ کیا خدائے تعالےٰ کام نہیں جانتا۔ اور تجھ کو تصرف کے واسطے پیدا کیا گیا ہے۔ یا عبادت کے واسطے۔ مرداش نے جب یہ ندا سنی۔ تو سمجھ لیا کہ غلطی کی میں نے۔ ڈرا۔ اور بیابان کی طرف روانہ ہوا۔ روتا جاتا تھا۔ اور توبہ کرتا تھا۔ ایک گاؤں میں پہنچا۔ آدمی اس گاؤں کے نماز عید کے واسطے جمع تھے۔ انہوں نے اسے یعنی مرداش کو پہچان لیا۔ اور کہا۔ الحمد للہ کہ خدا نے دیدار آپ کا ہمارے نصیب کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے۔ اس کے کھانے کے واسطے کھانا لائے۔ مگر مرداش نے نہ کھایا اور روتا ہی رہا۔ لوگوں نے رونے کا سبب دریافت کیا۔ مرداش نے کہا۔ کہ ایک بڑا گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہے۔ جب تک خدائے تعالےٰ میرا گناہ معاف نہ کرے گا۔ اور میری توبہ قبول نہ کرے گا۔ تب تک طعام نہ کھاؤں گا۔ لوگوں نے کہا۔ کیا گناہ تو نے کیا۔ مرداش نے کہا۔ کہ میں لبنان پہاڑ پر گیا۔ اور کہا۔ کہ کیا اچھا ہوتا۔ اگر پانی اس پہاڑ سے اتر آتا۔ اور لوگوں کا زمانہ آرام سے گزرتا۔ ہاتف نے آواز دی۔ کہ مرداش خلقت کو تو نے پیدا کیا ہے۔ یا ہم نے اب تو ہماری وزیری کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا۔ کہ یہ گناہ سہل ہے۔ ہم اس گناہ کو آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔ اور حصے کر لیتے ہیں۔ کہ تیرا بوجھ ہلکا ہو جائے۔ اور تو کھانا کھائے۔ اچانک ہاتف نے پھر ندا کی۔ کہ اے مرداش ان لوگوں سے نکل جا۔ چنانچہ مرداش اس گاؤں سے نکل گیا۔ اور وہ گاؤں اُلٹایا گیا۔ اور پھر آواز آئی۔ کہ جو کوئی گناہ کو آسان سمجھے۔ اس نے گویا اللہ کو مسخر کیا۔ اور بدلہ اس کا یہ ہوتا ہے۔

نہیں سنتا ۔ اور قبول نہیں کرتا ۔ اور کسی کی حاجت روائی نہیں کرتا ۔ لیکن سوائے حاجت میری کے ۔

معراج کی رات میں نے ایک فرشتے کو دیکھا ۔ اس کی داہنی آنکھ سے جیحون دریا کے پانی کی طرح آنسو جاری تھے ۔ اور اس کے بائیں آنکھ سے جیحوں دریائے کی مانند ۔ میں نے کہا ۔ کہ شاید تو خدا تعالےٰ کی رحمت سے نا امید ہے ۔ اس نے کہا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو خداوند تعالےٰ نے ایسا حکم دیا ہے کہ اگر ایک مہینہ لگاتار دن رات بارش برسے ۔ اس کے قطرے گن لیتا ہوں ۔ اور آدمیوں کے بدن پر جس قدر بال ہیں ۔ اور ریت جنگل کی ۔ اور دریاؤں اور سمندروں کے پانی کے قطرے میں جانتا ہوں ۔ لیکن آپ کی امت سے جو کوئی بعد ہر نماز کے درود پڑھے ۔ اور یہ اس کا وظیفہ و عادت ہو ۔ ثواب اس کا میں نہیں گن سکتا کہ کس قدر ہے میرا رونا اس سبب سے ہے ۔ کہ خطاب خداوند تعالےٰ سے پہنچا ۔ کہ حساب ثواب اس کا ہمارے سوا کوئی نہیں جانتا ۔ مخلوق کی قسم کو یہ قدرت نہیں ہے ۔

ایک دن ایک اعرابی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا ۔ اور سلام کیا ۔ اور بہت رویا ۔ اور عرض کی ۔ کہ میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے ۔ اور اس کی کفارت نہیں جانتا ہوں ۔ حضرت نے فرمایا ۔ کہ تو نے کیا کیا ہے ۔ اس نے عرض کی خون ناحق کیا ہے ۔ حضرت نے رخ مبارک اپنا اس سے پھیر لیا ۔ اعرابی نا امید ہو گیا ۔ جبرئیل اسی وقت آئے ۔ اور کہا ۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالےٰ فرماتے ہیں ۔ کہ میرے آدمیوں کو نا امید مت کر ۔ اعرابی کو کہو ۔ کہ پانچ

حکایت ۔ قوم بنی اسرائیل میں ایک آدمی گناہ بہت کرتا تھا۔ اور دوسرے آدمی اس کا گلہ کرتے تھے ۔ اور اس کو ملامت کرتے تھے ۔ خداوند تعالےٰ نے اس گاؤں کو الٹا دیا ۔ اور خلقت کو زمین میں دھسا دیا ۔ تاکہ لوگ جان لیں ۔ کہ کسی کا گلہ نہ کرنا چاہیئے ۔ اگر وہ گناہ کریں گے ۔ تو آخرت میں بدلہ اس کا پائیں گے ۔ اور تم غیبت کسی کی مت کرو ۔ تاکہ عذاب میں پکڑے نہ جاؤ ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰے وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ۔ ترجمہ ۔ مومن مرد اور مومن عورتیں بعض ان کے دوست بعض کے ہیں ۔ حکم کرتے ہیں ۔ ساتھ نیکی کے اور باز رکھتے ہیں ۔ برائی سے

حسن بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ۔ کہ جناب رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی نیک کاموں کا حکم کرے ۔ اور برے کاموں سے منع کرے ۔ وہ خلیفہ خدا کا اور وہ خلیفہ رسول علیہ السلام کا ہے ۔

عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ۔ کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے ۔ کہ جب آدمی اچھے کاموں کا حکم نہیں کرتے ۔ اور برے کاموں سے نہیں روکتے ۔ خدائے تعالےٰ ظالم بادشاہ کو ایسے لوگوں پر بھیجتا ہے ۔ اور غلوں کا نرخ گراں کرتا ہے ۔ اور جب دعا کرتے ہیں تو قبول نہیں ہوتی ۔

امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا ہے ۔ کہ ایک زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے ۔ کہ وہ دس قسم کے ہوں گے ۔ کہ ان سے صرف ایک قسم کے نیک ہوں گے ۔ اور نو قسم کے آدمی فسق و فجور میں مشاغل ہوں گے ۔ صرف ایک قسم کے لوگ حق شناس اور حق گو ہوں گے ۔ جو نَھْیِ عَنِ الْمُنْکَر بجالاویں گے ۔

اور حضرت علیؓ امیرالمومنین نے فرمایا ۔ کہ خدائے تعالےٰ بخشے اس شخص کو کہ جو میرے

وقت نماز جماعت سے پڑھا کرے بعد ہر نماز کے مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے۔ اور اس کے بعد امیدوار رہے۔ کہ وہ گناہ اس کا معاف کروں گا۔

حکایت لائے ہیں۔ کہ جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے گزر گئے۔ کسی نے خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا۔ کہ خداوند عالم نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ کہا۔ مجھ کو بخش دیا۔ اس نے پوچھا۔ کہ کس سبب سے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ ہر روز پنج بار درود شریف رسول خدا پر بھیجتا تھا۔ اس نے عرض کیا۔ کون سا درود شریف۔ انہوں نے کہا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ عَلَیْہِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔

حکایت لائے ہیں۔ کہ کوفہ میں ایک کاتب تھا۔ جو لوگوں کی کتابیں لکھتا تھا جب وہ دنیا سے گزر گیا۔ کسی نے خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا۔ کہ خدائے تعالےٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا۔ کہا۔ بخش دیا۔ پوچھا کس سبب سے۔ اس نے کہا۔ کہ جس جگہ نام حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا میں دیکھتا تھا۔ جب تک درود نہ بھیجتا تھا۔ آگے نہ پڑھتا تھا۔ واللہ اعلم۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ

ترجمہ۔ محمد رسول اللہ کا ہے۔ جو اس کے دوست ہیں۔ سخت ہیں کفار پر۔ اور آپس میں رحم دل ہیں یعنی

اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات کو جس آسمان پر گیا۔ اپنے نام

گلہ کرے تاکہ میرے دل میں خوف اور ہیبت پڑے ۔اور میں تائب ہو جاؤں ۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے ۔کہ جب حشر برپا ہوگا ۔تو ایک ایسی قوم لائی جائے گی ۔ جن کی صورتیں سؤر اور بندر کی مانند ہوں گی ۔اس واسطے وہ ایسے آدمی ہوں گے ۔کہ وہ دنیا میں گنہگار آدمیوں کے ساتھ رہتے تھے ۔اور ان کو گناہ سے باز رکھنے پر کچھ نہ کہتے تھے ۔یہ گروہ عالموں کے ہوں گے ۔یعنی عالم ہذا من ۔خوشامد پسند جب عالموں کو نہی عن المنکر کا حکم ہے تو چاہئے ۔کہ وہ خدا کی کلام سناویں ۔تاکہ لوگ دین کی سیدھی راہ پر چلیں ۔ اگر گناہ سے باز نہ آویں ۔تو پھر زجر کریں ۔اور اگر اس پر بھی کاربند نہ ہوں ۔تو پھر ان کو حاکم کے سپرد کریں ۔کہ وہ ان کو سیاست خسروانہ دیکھا کر گناہ سے باز رکھیں ۔مگر یہ حکم دارالسلام میں ہے ۔جہاں سلطنت اسلامی ہو ۔اگر دارالحرب ہو ۔یعنی کفار کا ملک تو پھر اس طرح کریں کہ ان سے میل جول ترک کریں ۔اور دل سے برا سمجھیں ۔پھر وہ گروہ جب قبروں سے ..... اٹھیں گے ۔تو ان کی صورت بگڑی ہوئی ہوگی ۔ واللہ اعلم بالصواب

حکایت ۔قوم بنی اسرائیل میں ایک پیغمبر تھا ۔ان کا نام نامی یوشعؑ بن نونؑ تھا وہ ایک منبر پر کھڑے ہو کر اور خلقت کو جمع کر کر وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے ۔مگر کوئی آدمی نہ آتا اور ان کی طرف حاضر ہونے سے یوں کہتے تھے ۔کہ ہم اپنی عیش میں مشغول ہیں ۔اور تو ہمیشہ کہ ہماری عیش میں رخنہ اندازی کرتا ہے ۔کہ ادھر آؤ ۔خدا کو مانو اور اس کی عبادت کرو ۔ اور دنیا کی عیش کو چھوڑ دو ۔ہم ایسا تمہارا حکم ہرگز تسلیم نہیں کرتے ۔خدائے تعالےٰ نے اُن کی طرف وحی بھیجی ۔کہ اے یوشعؑ تو میرے بندوں کو حاضر کر ۔اور ان کو یہ کہو ۔کہ جو کام ، جس میں تم راغب ہو شیطانی کام ہے ۔تم کو چاہئیے کہ تم میری رضا اختیار کرو ۔کیونکہ میں تمہارا پیدا کرنے والا ہوں ۔اور تم کو روزی دیتا ہوں ۔جو تم کرتے ہو اپنے نفس پر ظلم کرتے ہو ۔پس

کونسا تھا نام ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے دیکھا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ط

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام مال اپنا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تصدق کر دیا۔ اور اپنے کپڑے اتار ڈالے۔ اور گودڑی پہن لی۔ اور کہا۔ کہ خداوند تعالےٰ نے ہم سے قرض مانگا ہے۔ مجھے شرم آتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دیکھتا ہو۔ اور میں کوئی مال اور چیز باقی رکھوں۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے ابوبکر کوئی چیز عیال و اطفال کے لئے تو نے چھوڑی ہے۔ عرض کی کہ ان کو خدا کے سپرد کیا۔ اسی بات میں تھے۔ کہ جبرائیل آئے۔ مگر گودڑی پہنے ہوئے۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا۔ کہ اے جبرائیل یہ کیا لباس ہے۔ جبرائیل نے کہا۔ کہ سات آسمانوں اور زمینوں کے فرشتے گودڑی پوش ہوئے ہیں۔ اور خداوند تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ میں ابوبکر سے راضی ہوں۔ آیا۔ ابوبکر مجھ سے راضی ہے۔ کہ نہیں۔ ابوبکر نے کہا۔ رضامندی میری تو آپ کو معلوم ہے۔ خداوند تعالےٰ مجھ پر راضی ہو۔ تاکہ میرے دنیا اور دین کے کام درست ہو جائیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک دن رسول علیہ الصلوٰۃ نے صبح کی نماز پڑھی۔ اور فرمایا۔ ابوبکر کہاں ہے۔ داہنے ہاتھ کی طرف سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ کہ حاضر ہوں۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ میرے آگے آ۔ جب آگے آئے فرمایا۔ پہلی رکعت میں شیطان نے وسوسہ دیا۔ کہ آپ کا وضو نہیں

یوشع نے اُن کو بلایا۔ اور پیغام خدا کا پہنچایا۔ مگر انہوں نے تسلیم نہ کیا۔ بلکہ یوشع کو سخت زدوکوب کیا۔ اور مجروح کیا۔ اور بعلبک شام کی طرف چلے گئے۔ اور بت پرستی اختیار کی۔ اور شراب خوری، زناہ افراط سے ہونے لگا۔ یوشع ان کی طرف گئے۔ اور کہا۔ کہ یہ جو کچھ تم کرتے ہو۔ کفر اور شرک ہے۔ تم اس سے باز آؤ۔ اور توبہ کرو۔ انہوں نے کہا۔ بہت برا یہ کام ہے۔ کہ اگر ہم تیرا حکم مانیں ہم تجھ کو اور تیرے باپ کو بھی جانتے ہیں۔ کہ تم کو جنون ہے۔ اور نہ ہم تجھ سے کمزور ہیں۔ کہ تیرا حکم تسلیم کریں۔ یوشع نے کہا۔ کہ تم خود خوب جانتے ہو۔ کہ تم سب میں دنیا میں کوئی کمتر نہیں۔ پھر یوشع نے کہا۔ اس واسطے کہ تم سب شیطان کا کام کرتے ہو۔ اور اس کی تابعداری کرتے ہو۔ اور خدا اور اس کے رسول کا حکم نہیں مانتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ اے یوشع۔ تو خدا کا پیغمبر ہے۔ یوشع نے کہا۔ کہ میں پیغمبر خدا ہونے پر دلیل رکھتا ہوں۔ مجھ کو خدا نے نبوت پر ممتاز فرمایا ہے۔ اس لئے تم کو خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ تاکہ عذاب الٰہی سے ڈراؤں۔ اور تم اس کفر و شرک سے دور ہو جاؤ۔ انہوں نے کہ ہم تیرے کہنے سے اپنا دین جس کا نام دوسرے لفظوں میں عیش رکھا ہوا ہے۔ نہیں چھوڑتے۔ اور نہ ہی ترک بت پرستی کرتے ہیں۔

یہ وہ قوم تھی جس کو جباری کہتے تھے۔ ان میں اکثر بت پرست تھے۔ اور بہت قلیل ایمان لائے تھے۔ خداوند تعالیٰ نے یوشع پر وحی بھیجی۔ کہ میرا حکم اور کہنا تیرا یہ قوم جباری جو کثرت سے تھے۔ ہرگز تسلیم نہیں کرتی۔ اب اگر تم کوہ لبنان پر چلے جاؤ۔ کہ میں اس قوم کو ہلاک کرتا ہوں۔ پس حسب الامر یوشع کوہ لبنان کو چلے گئے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنی غیرت سے اس قوم جبارین کو جو چالیس ہزار سے زائد تھی۔ ہلاک کر دیا۔ اس قوم میں چند آدمی جو ایمان لائے تھے۔ ان کو ہلاک کیوں کر دیا گیا۔ خطاب ہوا۔ اس سبب سے۔ کہ یہ کفر کرنے والوں کو منع نہ کرتے تھے۔ اس کی شامت سے سب کو ہلاک کیا گیا۔

ہے۔ میں مسجد سے باہر آیا تھا۔ کہ تازہ وضو کروں۔ ایک آواز سنی۔ جب پیچھے پھر کر دیکھا کہ ایک سفید لوٹا دیکھا۔ کہ اس پر لکھا ہوا تھا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اسی وقت میں نے اس لوٹے کو پکڑ لیا۔ اور وضو تازہ کیا۔ پھر معلوم ہوا۔ کہ ابھی پہلی رکعت ہے۔ اور لوٹا لانے والا جبرائیل تھا۔

جاننا چاہیئے۔ کہ یہ واقعہ نبوت سے پہلے کا۔ اور جس نے بعد فراغت نماز کے زانو مبارک حضرت کا پکڑا۔ اسرافیل تھا۔

اور جب عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔ جبرئیل علیہ السلام حضرت کی خدمت میں آئے۔ اور کہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ عمرؓ کو میرا سلام کہو۔ اور خوشخبری دو۔ کہ آسمان و زمین اور ساکنان عرش آپ کے ایمان لانے سے خوش ہوئے ہیں۔

روایت ہے۔ کہ قیامت کے دن آواز آئے گی۔ کہ اے ابوبکر بہشت میں آؤ۔ ابوبکر کہیں گے۔ کہ جب تک میرے دوست بہشت میں نہ آئیں۔ میں بھی بہشت میں نہ آؤں گا۔

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ عرش خداوند تعالےٰ کے تین ہزار ساٹھ گوشہ ہیں۔ اور ہر گوشہ کے نیچے ساٹھ ہزار جھنڈے ہیں۔ اور ہر جھنڈے کے نیچے کر اس قدر خلقت ہے۔ کہ ساٹھ ہزار جن و انسان دنیا کے سے زیادہ ہے۔

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جو کوئی میرے اصحابوں میں سے کسی کو گالی دے گا۔ قیامت کے دن اور دنیا میں خدائے وند تعالےٰ کی لعنت میں گرفتار ہو گا۔ نعوذ باللہ۔

اور جو کوئی امر بالمعروف کرے۔ چاہئیے کہ پانچ خصلتیں اس میں ہوں۔ اوّل وہ شخص عالم ہو۔ کیونکہ جاہل امر بالمعروف نہیں کر سکتا۔ دوم ارادہ اس کا حصول رضائے الٰہی ہو۔ سوم خلق خدا پر اس کو شفقت ہو۔ چہارم صابر ہو۔ اور رضائے الٰہی پر راضی ہو۔ اگر کوئی بات سخت وسخت کہے۔ تو اس پر صبر کرے۔ پنجم جو کچھ آدمیوں کو نصیحت کرے۔ اوّل خود اس پر کاربند ہو۔ تاکہ نصیحت اس کی آدمیوں کے دلوں پر اثر کرے۔ اور وہ جو کچھ کہے۔ لوگ اس سے سنیں۔

حکایت لائے ہیں۔ کہ زمین آرمینہ میں ایک درخت تھا۔ شیطان اس میں داخل ہوا۔ اور آواز دی۔ کہ اے قوم اگر میرا حکم مانو۔ تو میں تم کو دنیا اور آخرت کے رنج سے نجات دوں گا۔ پھر آواز دی۔ کہ تم تمام خلقت سے بزرگ ہو۔ اور تمام پیغمبروں کی امت سے بہتر امت ہو۔ اور کسی پیغمبر میں فضیلت نہ تھی۔ کہ جو تم میں ہے۔ اور جب یہاں سے آواز سنا کرو۔ تم اسی وقت حاضر ہوا کرو۔ اور پھر اپنے کاروبار میں چلے جایا کرو۔ آدمیوں کو تعجب ہوا اور جانا۔ کہ آواز درخت سے آتی ہے۔ اس لئے حیران ہو گئے۔ دوسری دفعہ آواز آئی کہ جلد آؤ۔ اور مجھ کو سجدہ کرو۔ چنانچہ سب لوگوں نے اس درخت کو سجدہ کیا۔ البتہ ہر روز لوگ جا کر سجدہ کیا کرتے تھے۔ اور یہ خبر زمانہ میں مشہور ہوئی۔ تمام ملکوں سے لوگ آنے لگے۔ اور سجدہ کرنے لگے۔ پس ایک دفعہ تمام لوگ جمع ہوئے۔ اور آواز کی۔ کہ اے آواز دینے والے تو کون ہے۔ آواز آئی۔ کہ کون شخص کہتا ہے۔ کہ میں کون ہوں جہاں پر تم نیک لوگ ہو۔ اس لئے یہ فضیلت جو ہم نے تم کو دی ہے۔ کسی امت کو نہیں دی۔ تم مجھ کو سجدہ کرو۔ تاکہ میں بتاؤں۔ کہ میں کون ہوں۔

جب انہوں نے سجدہ کیا۔ آواز آئی کہ میں خدا ہوں۔ اور میں نے اس درخت میں مقام کیا ہے۔ تم اس درخت کو سجدہ کیا کرو۔ کہ میں ہمیشہ اس درخت میں رہتا ہوں۔ اور یہ

ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بحضور آں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر ہوئے۔ حضرت اس وقت پاؤں دراز کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی طرح پائے مبارک دراز رکھے جب امیر المومنین عثمان آئے۔ پاؤں مبارک اپنی طرف کھینچ لئے۔ اور فرمایا۔ کہ میں عثمان سے شرم کرتا ہوں۔ کیونکہ عثمان سے زمین و آسمان والے شرم رکھتے ہیں۔

اور پھر پیغمبر علیہ السلام والصلوٰۃ نے فرمایا۔ کہ عثمان کو میں نے دو لڑکیاں دی ہیں۔ اگر اور رکھتا۔ وہ بھی عثمان کو دیتا۔

حکایت اس طرح لائے ہیں۔ کہ ایک دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تمام اصحاب سمیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مہمان کیا۔ بعد فراغت کھانے کے جب حضرت گھر کی طرف تشریف لائے۔ عثمان رضی اللہ عنہ قدم مبارک آپ کے گنتے جاتے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ اے عثمان خیر تو ہے۔ عرض کی۔ کہ میرا ارادہ ہے۔ کہ آپ کے ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کروں۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خدا تعالےٰ کی مہربانی سے میں ہدایت کا درخت ہوں۔ اور علی شاخ میری ہے۔ اور وہ علم کا دروازہ ہے۔ اور میں شہر علم کا ہوں۔ اور قیامت کے دن ہاتھ علی کا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ جس جگہ جاؤں گا۔ علی میرے ساتھ ہوگا۔

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

ابو سعید خدری رحمتہ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت سرور کائنات فخر موجودات خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہر ایک مسلمان

تمہاری حاجت ہو۔ مجھ سے عرض کیا کرو۔ تاکہ میں حاجت روا کروں۔ جب یہ بات لوگوں نے سنی وہ تمام لوگ اسی جگہ متوجہ ہوئے۔ اور گمراہ ہو گئے۔ اور اس درخت کو چاندی اور سونا میں لپیٹا۔ اس زمانے میں ایک مرد مسلمان تھا۔ اس نے جان لیا۔ کہ یہ فعل شیطانی ہے۔ اس نے ایک کلہاڑا پکڑ لیا۔ اور روانہ ہوا۔ تاکہ اس درخت کو کاٹ ڈالے۔ اور خلقت کو کفر سے باز رکھے۔ اور عبادت خدا کی کریں۔ جب اس نے تھوڑا سا راستہ طے کیا۔ شیطان اس کے سامنے ایک آدمی کی صورت میں آیا۔ اور کہا۔ اے آدمی تو کہاں جاتا ہے۔ اس نے کہا۔ میں اس واسطے جاتا ہوں۔ کہ اس درخت کو کاٹ ڈالوں۔ اور خلقت کو گمراہی سے نکال کر عبادت الٰہی میں مشغول کروں۔ کیونکہ تمام لوگ گمراہی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ شیطان نے کہا۔ تجھ کو اس درخت کے کاٹنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ اس نے کہا۔ کہ یہ ثواب ہے۔ شیطان نے کہا۔ یہ تیرا ثواب تو صرف ایک دفعہ ہوگا۔ تو اس درخت کو مت کاٹ۔ میں تجھ کو اس کے عوض ہر روز ایک دینار سونے کا دوں گا۔ اور تو اس دینار کو خیرات کر کر ثواب حاصل کر۔ اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔ القصہ وہ مرد ایک دینار زر سے راضی ہو گیا۔ شیطان ہر روز ایک دینار زر لا کر اس مرد کے مصلے کے نیچے رکھ دیتا تھا۔ صرف ایک ہفتہ اسکے بعد دینار نہ لایا۔ پھر اس مرد کو غصہ آیا۔ اور کلہاڑا پکڑ کر چلا۔ تاکہ اس درخت کو کاٹے۔ شیطان دوسری دفعہ پھر آیا۔ اور کہا۔ کہاں جاتا ہے۔ کہا جاتا ہوں۔ کہ اس درخت کو کاٹوں۔ شیطان نے کہا۔ کہ اگر تو واپس چلا جائے۔ تو بہتر۔ ورنہ ایک ہی طمانچہ تیرے منہ پر ماروں گا۔ کہ تو خاک ہو جاوے گا۔ اس مرد نے کہا۔ کیوں۔ شیطان نے کہا۔ تو کیا کام کرتا ہے۔ کہ اتنے ہزار آدمی جو اس درخت کو سجدہ کرتے ہیں۔ منع کرتا ہے۔ اس مرد نے کہا۔ کہ اس روز تو اس سے پہلے مجھ کو دینار زر دیتا تھا۔ اور تو منع کرتا تھا۔ اب اس طرح کیوں کہتا ہے۔ شیطان نے کہا۔ کہ اس سبب سے۔ کہ اس وقت تیرا غصہ رضائے

کی ہر روز ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ مگر جھوٹے اور سود خوار کی نہیں ہوتی۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ دعا مسلمان پرہیزگار کی زمین اور آسمان کا نور ہے۔ تم کو لازم ہے۔ کہ تم دعا نیت خالص سے مانگو۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں دعا ایسے بندے کی نہیں قبول کرتا۔ کہ جس کا دل دنیا میں ماسوائے اللہ کے مشغول ہو۔ دعا کنجی حاجت کی ہے۔ اور دندانہ اس کا لقمہ حلال ہے۔
حکایت ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا۔ کہ ایک شخص دعا مانگ رہا تھا۔ اور دل اس کا بکریوں میں لگا ہوا تھا۔ خداوند تعالےٰ کی طرف سے آواز آئی کہ اسے موسےٰ! ایسے شخص کی دعا۔ جس کا دل کسی اور چیز میں مصروف ہو۔ قبول نہیں کی جاتی اور بہت دعائیں ہیں جن کو میں قبول کرتا ہوں۔ اور ثمرہ اس کا آدمی قیامت کے دن کو اپنے حق میں دیکھیں گے۔ اور حیران ہوں گے۔ کہ ایسا عمل صالح ہم سے دنیا میں نہیں ہؤا۔ کہ ہم ایسے درجات کے لائق ہو گئے۔ حکم ہوگا۔ کہ یہ ثواب فلاں دن کی دعا کے عوض دیا گیا۔ جو ہم نے قبول نہ کی

رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جو شخص مستعد دعا پر ہو۔ اول خداوند تعالےٰ کی ثنا کہے۔ اور بعد اس کے تین بار سورۃ فاتحہ پڑھے۔ کیونکہ خداوند عالم کی یہی ثنا ہے۔ اور کہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

پھر دعا کرے۔ اور حاجت چاہے۔ تب درجہ اجابت پہنچتی ہے۔

خدا کے واسطے تھا۔ اب واسطے لالچ کے ہے۔ اگر تو اس وقت چلا جاتا۔ اور درخت کو کاٹ ڈالتا۔ میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ کیوں کہ فرشتے تیرے دیکھنے کو آئے تھے۔ اور میں ان سے ڈرتا تھا۔ اور اس وقت یہ خدا کے واسطے کام کرتا۔ اب تو مجھ سے ڈر جب یہ بات اس مرد نے اس وقت شیطان سے سنی۔ اور وہ واپس آگیا۔

یہ حکایت بطریق تمثیل اس لئے بیان کی گئی ہے۔ کہ جان لے۔ کہ جو آدمی رضائے الٰہی خدا کے واسطے کام کرتا ہے۔ آدمیوں کو اس سے خوف اور ہیبت پیدا ہوتی ہے۔ اور جو کام بدون رضائے خوشنودی خدا ہوتا ہے۔ اس سے آدمیوں کو خوف نہیں ہوتا۔ اور نہ دل پر کچھ اثر ہوتا ہے راویان صادق شعار اس طرح حکایت بیان کرتے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل میں ایک پیغمبر شمعون نام تھا۔ ایک دفعہ یہ پیغمبر جہاد پر گیا ہوا تھا۔ ایک دن عیوق نامی ایک شخص کے لڑکے نے کوئی برا کام کیا۔ اس کے باپ نے اس پر غصہ نہ کیا۔ اور نہ حد زنا کی ماری۔ وہ اسی وقت اتفاقاً خود اپنے محل سے نیچے گر پڑا۔ اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ اور مر گیا۔ اس کی عورت حاملہ تھی وہ بھی سر کے بل گر پڑی۔ وہ بھی مر گئی۔ دوسری دفعہ عیوق بھی لڑائی میں مارا گیا۔ اور جتنے اس کے فرزند تھے۔ سب لڑائی میں مارے گئے۔ حق تعالے نے یہ بلائیں عیوق پر اس لئے نازل کیں۔ کہ اس نے اپنے لڑکے پر غصہ نہ کیا تھا۔ اور نہ حد ماری تھی۔

حکایت کرتے ہیں۔ کہ ایک مرد پرہیزگار کا ہمیشہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا۔ اور جو تکلیف اس کو پہنچتی۔ اس پر صبر کرتا۔ ایک دفعہ لوگوں نے اس کو بہت تکلیف پہنچائی۔ اس لئے اس نے وعظ اور نصیحت کرنا چھوڑ دیا۔ اور اپنے شہر سے کسی دوسرے شہر میں چلا گیا۔ ایک دن بازار میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے آئینہ میں نظر کی۔ تو اپنا منہ برنگ سیاہ دیکھا۔ متحیر ہو گیا۔ اسی فکر میں تھا۔ اس وقت ایک شخص اپنے گھر سے باہر آیا۔ اس کو دیکھ

روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص بحضور پر نور آں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ
اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں آج کی رات بچھو کے کاٹنے
باعث میں نہ سویا نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ اگر تو رات کو یہ کلمات طیبہ پڑھتا
تو کو ہرگز بچھو کی زہر کا اثر نہ ہوتا۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہر نماز کے بعد یہ کہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ

الیہ:۔ وہ گناہ سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔
اور معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ایک روز میں نماز جمعہ کے لئے نہ گیا۔
تھا کہ میں نے ایک یہود سے قرضہ لیا ہوا تھا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ مجھے تنگ کرے۔
آں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میری غیر حاضری کا سبب دریافت کیا۔ تو میں
ن کر دیا۔ آں حضرت نے فرمایا۔ کہ اے معاذ! میں تجھ کو وہ دعا سکھلاتا ہوں
پڑھنے سے تو قرضہ سے نجات پاوے۔ میں نے عرض کی۔ یا حضرت فرمائیے۔
ر نے فرمایا۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

المومنین عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
نے فرمایا۔ جو کوئی صبح اور شام کو تین بار کہے۔

کر طمانچہ اس کے منہ پر مارا۔ اور کہا۔ کہ اے مبارک تو کس واسطے بھاگ گیا تھا۔ اس حال سے وہ از حد تعجب میں ہوا۔ اتنے میں اس آدمی نے ہاتھ پکڑا۔ اور گھر میں لے گیا۔ آدمی آتے تھے اور اس کو ملامت کرتے تھے۔ کہ تو چار ماہ سے کدھر بھاگ گیا تھا۔ اور اس شخص کو کہتے تھے۔ کہ الحمد للہ تیرا اصلاح آ گیا۔ اس کے بعد اس شخص نے کہا۔ کہ اٹھ مجلس کے آدمیوں کو شراب پلا۔ اس نے کہا۔ کہ شراب پلانے کی طرز نہیں جانتا۔ اس پر اس کو زدوکوب کرنے لگے اور کہنے لگے۔ ان چار مہینوں میں تم نے اپنا قدیمی کام بھلا دیا۔ آخر وہ لوگ چار ماہ کے عرصہ میں اس کو کام سکھلاتے رہے۔ اور انہوں نے اس کا نام خیر النّاقِص رکھا۔ یعنی ناقص کام کرنے والا۔ چار ماہ تک کام ناشائستہ کراتے رہے۔ آخر ایک دن اس کے دل میں گذرا۔ کہ سزا محض کد اس لئے ملی ہے۔ کہ میں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے باز رہا۔ پھر خدائے تعالیٰ کے ساتھ عہد کیا۔ اس کے بعد امر بالمعروف نہی عن المنکر سے باز نہ رہوں گا۔ اور کبھی نہ چھوڑوں گا۔ اگر مارا جاؤں۔ جب یہ عہد کر لیا۔ دیکھا۔ کہ اپنا منہ سفید ہو گیا ہے۔ اسی وقت گھر سے باہر نکلا۔ اور دروازے پر بیٹھ گیا۔ وہ خواجہ باہر آیا۔ اور اس نے مجھ کو پہنچانا۔ اور مجھ سے پوچھا۔ کہ جو غلام اس گھر سے باہر آیا ہے۔ تو نے دیکھا ہے۔ میں نے کہا۔ نہیں۔ اور پھر میں اٹھا۔ اور اپنے وطن مالوفہ یعنی اپنے شہر کو آیا۔ اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا شروع کیا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

قال اللّٰہ تعالیٰ وَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ط ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مت کہو ماں باپ کو اف اور مت جھڑک اور کہہ ان سے بات نیک۔

ابو اسحاق بن عبداللہ نے کہا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیءٌ وھو السـ

سمیع ۔ اس دن اور اس رات کو اس کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا ۔

حکایت ہے ۔ کہ ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوا ۔ اور عرض کی ۔ یا رسول اللہ ! میرا دل تنگ ہوگیا ہے ۔ فرمایا ۔ کہو

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ

استغفر اللہ ۔ ہرگز تو دل تنگ نہ ہوگا ۔

معاذ نے کہا ۔ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑا ۔ اور فرمایا ۔ اے معاذ ! تجھ کو ا

کرتا ہوں ۔ مگر فراموش نہ کرنا ۔ ہر نماز کے بعد پڑھا کر ۔

اللھم اعنا علی ذکرک وشکرک وحسن عبا

وتلاوۃ الکریم

اور فرمایا ۔ جس وقت تو پریشان خواب دیکھے ۔ نیند سے جاگ کر بائیں طرف

پانی منہ پر ڈال کر کہنا چاہیئے ۔

اعوذ باللہ من شر ما عـذا ۔ البتہ اس کو کوئی تکلیف

اور فرمایا ۔ جب کسی سواری پر سوار ہوں ۔ تو پڑھنا چاہیئے ۔

سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقـ

حضرت اسرافیل علیہ السلام نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ جو

دفعہ کہے ۔

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

کون سا عمل بہت اچھا ہے ۔ فرمایا ! نماز پڑھنی وقت صحیح پر ساتھ خشوع اور خضوع کے اور
کرنی ساتھ ماں باپ کے ۔ اور جو کوئی صبح اٹھے اور ماں باپ اُس پر راضی ہوں ۔ تو حق تعالےٰ
دروازہ جنت کا اس پر کھول دیتا ہے ۔

ایک شخص خدمت جناب رسول علیہ السلام میں حاضر ہوا ۔ اور عرض کی ۔ کہ یا رسول
نیکی کس کے ساتھ کروں ۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا ۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کر اگر وہ
زندہ ہوں ۔ کہ دروازہ جنت کا ان کے قدموں کے نیچے ہے ۔ قال علیہ السلام الجنۃ
تحت اقدام امھاتکم ۔ ترجمہ ۔ بہشت تمہاری ماؤں کے قدموں کے
نیچے ہے ۔ یعنی جب مائیں تم سے راضی ہوں ۔ پس خدا تم سے راضی ہوتا ہے ۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا ۔ کہ جو کوئی چاہے ۔ کہ روزی اس کی فراخ اور عمر اس
کی دراز ہو ۔ چاہیے کہ ماں باپ سے نیکی کرے ۔

رسول علیہ السلام سے لوگوں نے عرض کیا ۔ اگر ماں باپ زندہ نہ ہوں ۔ تو نیکی کس
کے ساتھ کرنی چاہیئے ۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا ۔ ماں باپ کے حق میں دعا کریں ۔ اور پھر
خیرات اور صدقہ دیں ۔ اور ان کے دوستوں کے ساتھ دوستی کریں ۔ اور ان کے دشمنوں
کے ساتھ دشمنی کریں ۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ۔ رحمت خدا کی [illegible] ہے ۔ کہ ماں باپ اس پر راضی
ہوں ۔ اگر ماں باپ کافر ہوں ۔ تو ان کی فرمانبرداری نہ کرے ۔ مگر خدمت میں کوتاہی نہ کرے ۔
اگر کوئی سو برس عبادت کرے ۔ اور ماں باپ کے فرمان نہ بجا لائے ۔ تو کوئی عبادت اس
کی قبول نہیں ہوتی ۔ چاہیئے ۔ کہ فرزند ماں باپ کے سامنے بات نہ کرے ۔ بغیر اجازت کے ۔
اور راہ چلنے میں فرزند باپ کے پیچھے پیچھے چلے غلاموں کی مانند ۔ عزت ماں باپ کی اس

خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اس کو ذاکروں میں لکھ دو۔ اور گناہ اس سے
جھڑ جاتا ہے۔ جس طرح پتے درخت سے گرتے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی صبح کی نماز کے بعد یہ آیت پڑھے۔
فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت
وھو رب العرش العظیم۔ اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔
قولہ تعالیٰ:۔ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع
ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر
الصابرین الذین اذا اصابتھم۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس کو کوئی تکلیف پہنچے اور
صبر کرے۔ گناہ اس سے اس طرح جھڑتے ہیں۔ جس طرح درخت سے پتے اور جب
تپ چڑھتا ہے۔ تو روح کہتی ہے۔ کہ اے تپ تو کیا چاہتا ہے۔ تو تپ کہتا ہے۔
تجھ کو گناہ سے پاک کرتا ہوں۔ روح کہتی ہے۔ تم کو اجازت ہے۔ اور بہتر

حضرت نے فرمایا۔ کہ جب آدمی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔ بائیں ہاتھ کے فرشتے
قلم اٹھا لیتے ہیں۔ اس واسطے کہ فریاد بیمار کی تسبیح ہے۔ اور آواز اس
کی تہلیل۔ اور سانس لینا اس کا صدقہ ہے۔
حضرت نے فرمایا۔ کہ تین چیزیں خدا کی نعمتوں اور خزانوں سے ہیں۔
بیماری کو چھپا رکھنا۔ اور خیرات چھپ کر دینا۔ اور مصیبت کی شکایت نہ کرنا۔
قولہ تعالیٰ من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء

قدرت ہے۔ کہ کوئی اس کی کُنہ کو پا نہیں سکتا۔ خداوند تعالیٰ نے تمام پیغمبروں پر وحی کی۔ کہ عزت ماں باپ کی نگاہ رکھو۔

حکایت۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک جوان علقمہ نام بڑا پرہیزگار تھا۔ اور بہت صدقہ بھی دیا کرتا تھا۔ ایک دن ایسا بیمار ہوا۔ کہ نزع کی حالت کو پہنچا۔ اس کی عورت نے ایک آدمی بحضور رسول علیہ السلام بھیجا۔ اور عرض کی۔ کہ علقمہ کی حالت نزع کی ہے۔ جناب رسول علیہ السلام نے سلمان فارسی اور بلال حبشی کو جو کہ اصحاب کبار تھے بھیجا کہ اس کی حالت کو دیکھیں۔ کہ کس طرح ہے۔ جب وہ علقمہ کے پاس آئے۔ دیکھا۔ کہ وہ موت کی تلخی میں ہے۔ انہوں نے کہا۔ اے علقمہ کہو کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہر چند کوشش کی گئی۔ مگر زبان علقمہ کی کلمہ پر نہ کھلی۔ اس حال سے رسول علیہ السلام کو خبر دی گئی۔ کہ علقمہ کی زبان سے کلمہ نہیں نکلتا۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بلال۔ علقمہ کی ماں کے پاس جا۔ اور کہہ۔ کہ رسول خدا تم کو سلام کہتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ اگر تو یہاں آ سکتی ہے۔ تو بہتر ورنہ میں وہاں آ جاؤں۔ بلال گیا۔ اور پیغام سرور کائنات رسول علیہ السلام کا پہنچایا۔ علقمہ کی والدہ نے کہا۔ کہ میری جان رسول علیہ السلام پر فدا ہو۔ چنانچہ اسی وقت رسول علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول علیہ السلام نے اس سے پوچھا۔ کہ اے علقمہ کی ماں میں تم سے کچھ دریافت کرتا ہوں۔ سچ کہنا۔ اگر تو سچ نہ کہے گی۔ تو جبرائیل مجھ کو بتا دے گا علقمہ کی ماں نے کہا۔ کہ سچ کہوں گی۔ رسول علیہ السلام نے پوچھا۔ علقمہ کا حال کس طرح تھا عرض کیا۔ اچھا حال تھا۔ نماز پڑھتا تھا۔ روزہ رکھتا تھا۔ صدقہ دیتا تھا۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میں تم سے نماز روزہ کی بات نہیں پوچھتا۔ کیا تو اس سے راضی ہے۔ یا نہیں۔ علقمہ کی ماں نے کہا۔ کہ میں راضی نہیں ہوں۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کیوں؟ کہا اس واسطے کہ یہ اپنی

فعلیھا:۔

عبداللہ روایت کرتے ہیں ۔کہ رسول علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا ۔جو کوئی کسی مسلمان کا جنازہ پڑھے ۔ اگر وہ پہاڑ اُحد کے برابر گناہ رکھتا ہو ۔خداوند تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے بخش دیتا ہے ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں ۔کہ حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔کہ میں نے خداوند تعالےٰ سے پوچھا کہ اگر کوئی بیمار کو پوچھے ۔اس کو کتنا ثواب ہوتا ہے ۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا ۔ کہ دو اس پر مقرر کرتا ہوں ۔کہ جب وہ مر جائے ۔قیامت تک اس کی قبر میں رہیں گے ۔

موسےٰ علیہ السلام نے پوچھا ۔کہ اے خداوند تعالےٰ جو کوئی کسی مسلمان کے کے پیچھے جائے ۔اس کو کیا ثواب ہوگا ۔حکم ہوا ۔کہ قیامت کے دن بہت سے فرشتے ہاتھ پکڑے ہوئے اس کو بہشت میں لے جائیں گے ۔

پھر پوچھا ۔کہ جو کوئی کسی مصیبت زدہ کو پوچھے ۔اس کو کس قدر ثواب ہوگا ۔ کہ اس کو عرش کے سایہ کے نیچے رکھوں گا ۔ قیامت کے دن جب کہ کسی جگہ سایہ نہ ہوگا۔ سوا سایہ عرش کے ۔

اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔کہ جو کوئی کسی مسلمان کے جنازہ تیس ہزار نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھتے ہیں ۔اور تیس ہزار گناہ محو کئے جاتے

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں ۔کہ حضرت صلی اللہ علیہ و نے فرمایا ۔کہ جو کوئی کسی مومن کے مرنے کے بعد اس کو غسل دے ۔اور کفن اور اس کا جنازہ پڑھے ۔ وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے ۔جیسا کہ ماں کے

ورت کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا۔ رسول علیہ السلام نے اصحابیوں کی طرف چہرہ مبارک کو کرکے فرمایا کہ
جب ماں باپ فرزند سے ناراض ہوں۔ زبان پر کلمہ شہادت نہیں آتا۔ اس کے بعد رسول علیہ
السلام نے علقمہ کی ماں سے ارشاد فرمایا۔ کہ اے علقمہ کی ماں۔ اس کو معاف کر اور راضی ہو۔۔
علقمہ کی ماں نے کہا۔ اس کو میں معاف نہیں کرتی۔ اور ہرگز راضی نہیں ہوتی۔ کیونکہ میرا دل اس سے
بہت رنجیدہ ہے۔ پس جناب رسول علیہ السلام نے اصحابیوں سے لکڑیاں جمع کرنے کا ارشاد فرمایا
کہ علقمہ کو زندہ آگ میں جلا دیں تاکہ اس جہان کی آگ سے آزاد ہو جائے۔ بلال اٹھا تاکہ لکڑیاں
لائے۔ اس کی ماں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ میرے جگر گوشہ کو اب آگ میں جلاتے ہیں۔ مجھ
سے یہ صدمہ نہ دیکھا جائے گا۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اے علقمہ کی ماں آگ اس جہان کی اس
سے سخت تر ہے۔ اگر تو چاہتی ہے۔ کہ علقمہ کو آگ میں نہ جلا دیں۔ تو اس کو معاف کر اور
راضی ہو۔ مجھ کو اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ نماز روزہ صدقہ خیرات
اس کو کچھ فائدہ نہیں دے گا جب تک تو اس سے راضی نہ ہوگی۔ علقمہ کی ماں اٹھی۔ اور
زار زار روئی۔ اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ گواہ رہیں۔ کہ میں نے
اپنا قصور معاف کیا۔ اور راضی ہوئی۔ دنیا اور آخرت میں۔ بعد ازاں رسول علیہ السلام
نے فرمایا۔ اے بلال علقمہ کے پاس جا۔ اور دیکھ کہ علقمہ کی زبان سے کلمہ نکلتا ہے یا نہیں شاید
اس کی ماں نے دل سے معاف نہ کیا ہو۔ بلال جب اس کے دروازہ پر پہنچا تو سنا۔ کہ علقمہ
کی زبان پر نہایت خوش الحانی سے کلمہ جاری ہے۔ بلال جب اس کے پاس گیا۔ اور وہ اپنی قوم
کو کہتا تھا۔ کہ والدہ کی ناراضگی کی وجہ سے میری زبان سے کلمہ نہ نکلتا تھا۔ یہ کہا۔ اور جان بحق
تسلیم کی۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اس کو غسل دے کر دفن کریں۔ اس کے بعد جناب
رسول علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو کوئی عورت کو والدہ سے عزیز رکھے گا۔ اس کا یہ حال ہوگا

سے پیدا ہوا۔ اور اس کے واسطے بہشت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ کہ فرشتے قیامت تک اس میں اس کے نام ثواب لکھتے رہیں گے۔

اصحابوں میں سے ایک نے ایک آدمی کو دیکھا۔ کہ قبرستان میں روٹی کھا رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ یہ منافق ہے۔ اور منافق منافقی سے اس وقت باہر آتا ہے۔ کہ جب کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائے۔

ایک شخص ابو ذر غفاری کے پاس آیا۔ اور شکایت کی۔ کہ میرا دل سیاہ ہو گیا ہے۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مسلمانوں کے جنازہ میں حاضر ہوا کر۔ اور قبروں کی زیارت کیا کر۔ اگر تو چاہتا ہے۔ کہ دل تیرا سفید ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

قولہ تعالیٰ۔ لئن شکرتم لا زیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔

اگر میرا شکر کرو۔ تم کو زیادہ نعمتیں عطا کروں گا۔ اگر کفر کرو گے تو جانو میرا عذاب سخت ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہے۔ جو روٹی کھانے۔ اور پینے کے وقت خدا کا شکر بجا لائے۔

اور نیز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب قیامت کے دن اگلی اور پچھلی خلقت جمع ہو گی۔ آواز آئے گی۔ کہ تم لوگ جانتے ہو۔ کہ کون تمہارے سے بخشش کا مستحق ہے۔ یہ سن کر تمام خلقت اٹھ کھڑی ہو گی۔ پھر آواز آئے گی۔ کہ وہ آدمی ہی بخشش کے لائق ہیں۔ جو جس جگہ ہوں۔ اور جس حال میں ہوں۔ ہماری نعمتوں کا شکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمایا۔ کہ جو کوئی ماں باپ کو خوش رکھتے گا۔ خدائے تعالےٰ اس کو خوش رکھے گا۔ جو کوئی ماں با
کے مُنہ پر محبّت کی نظر کرے گا۔ خدائے تعالےٰ اپنی رحمت اس بندہ پر نازل کرے گا۔ جو
ماں باپ کی زیارت کے واسطے جائے گا۔ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ثواب حج احد
کا اس کے نامۂ اعمال میں لکھیں۔ اور فرزند کو چاہیئے۔ کہ دس حق ماں باپ کے ہمیشہ نگاہ
اوّل جب کہ کھانے کے محتاج ہوں۔ کھانا دیوے۔ دوم جب ننگے ہوں۔ کپڑا
سوم اگر خدمت کے محتاج ہوں۔ تو خدمت کرے۔ چہارم اگر بلاویں۔ تو حاضر ہووے
اگر ایسا کام بتاویں۔ کہ جس میں گناہ خدائے تعالےٰ کا نہ ہو وہ ضرور کرے۔ ششم۔ ان
ساتھ نہایت نرم کلامی سے پیش آئے۔ ہفتم نام لے کر نہ بلائے۔ ہشتم اُن کے پیچھے
مانند غلام کے۔ نہم۔ جو کچھ اپنے لئے پسند کرے وہی ماں باپ کو دلوے۔ دہم ہمیشہ
کے واسطے بخشش کی دُعا مانگے۔ اور ماں باپ کو لازم ہے۔ کہ چار حق فرزند کے نگاہ ر
اوّل اس کی والدہ شریف خاندان سے چاہیے۔ دوم اچھا نام رکھے۔ تیسرا اس
علم دین سکھلاوے۔ چوتھا جب جوان ہو۔ اس کی شادی شریف گھر میں کرے۔

حکایت لائے ہیں۔ کہ ایک مرد تھا۔ اپنے لڑکے کو امیر المومنین عمر رضی اللہ
حضور میں لایا۔ اور عرض کی کہ یا امیر المومنین یہ لڑکا میری نافرمانی کرتا ہے۔ اور میرا حق
رکھتا۔ حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ کہ اے لڑکے خدا سے ڈر۔ اور ماں باپ کا حکم
کیونکہ ماں باپ کے حق خدائے تعالےٰ نے بہت فرمائے ہیں۔ لڑکے نے عرض کی۔ کہ یا ا
میرا حق ماں باپ پر کیا ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا۔ کہ اوّل چاہیے کہ ماں تیری اصلی جا
دوم۔ نام تیرا اچھا رکھا ہو۔ سوم تجھ کو قرآن شریف پڑھائے۔ چہارم تیری شادی

ادا کرتے رہتے ہوں۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی چار خصلتیں رکھتا ہو۔ تو دنیا اور آخرت اسی کی ہے۔ زبان ذاکر۔ دل شاکر۔ تن عابد۔ عورت صالح۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تھوڑی نعمت پہنچے۔ تو شکر تم بہت کرو۔ اگر غم بہت ہو۔ تو استغفار بہت پڑھو۔

ایک بزرگ نے فرمایا۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی چار چیزوں کا بہت شکر کرتا ہوں۔ کہ اوّل۔ یہ کہ مجھ کو انسان بنایا۔ نہ حیوان۔ دوم۔ مرد بنایا۔ نہ عورت۔ تیسرا۔ خاتم النبیین کی امت بنایا۔ چوتھا۔ مسلمان بنایا۔ نہ کافر نہ بت پرست۔ نہ یہود۔ نہ نصارا وغیرہ ذلک۔

پس تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔ کہ خدائے وند تعالیٰ کی ان گنت اور بے شمار نعمتوں کا شکر بجا لائیں۔

قولہ تعالیٰ:۔ وانک لعلیٰ خلق عظیمؕ۔

تحقیق تیرا خلق عظیم ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ خلق نیک آدھا ایمان ہے۔

حکایت۔ سات کافر حضرت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لائے گئے۔ جو واجب القتل تھے۔ حضرت نے ان کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ فوراً جبرائیل نازل ہوئے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان ساتوں آدمیوں سے ایک کو قتل نہ کرنا۔ کیوں کہ وہ خلیق ہے اور جوان مرد ہے۔ اس صورت میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

بعد اس کے لڑکے نے عرض کی۔ کہ اے امیر المومنین خدا کی قسم ہے۔ کہ میرے ماں باپ نے ان کاموں سے ایک بھی نہیں کیا ہے۔ پہلے میری ماں کو مول لیا۔ دوئم میرا نام ہبل رکھا۔ اور قرآن سے ایک لفظ بھی مجھ کو نہ سکھلایا۔ امیر المومنین نے منہ اس مرد کی طرف سے پھیر لیا۔ اور فرمایا۔ کہ اٹھ کھڑا ہو۔ کہ تو نے اس پر ظلم کیا ہے۔

حکایت لائے ہیں۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا کی درگاہ میں مناجات کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ خدایا مجھ کو نصیحت کر۔ حق تعالےٰ سے ندا آئی۔ کہ اے موسےٰ رضائے ماں باپ کی نگاہ رکھ اور ان کا حق بجا لا۔

کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص گھر سے نکل کر کہیں جا رہا تھا۔ ایک دوسرا شخص اس کے دوڑ کے آیا۔ اور اس کو اپنے گھر میں لے گیا۔ اور مہمان داری کی۔ اور چار ہزار درم اس کو دیئے۔ اس شخص کو اس بات سے تعجب ہوا۔ اور کہا اے مرد تجھ کو میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہے۔ اور تیرے ساتھ کوئی نیکی نہیں کی۔ بلکہ تیرا واقف ہی نہیں ہوں۔ تو یہ تمام نیکی میرے ساتھ کس سبب سے کرتا ہے۔ کہا۔ ماں باپ کی حرمت کے واسطے یہ نیکی میں کرتا ہوں۔

ایک شخص صالح حق پرست نے حکایت کی ہے۔ کہ جوانی کی حالت میں میں بغداد سے شام کو گیا۔ اور شام کے مشائخوں کی زیارت کی جب چھبیسویں رات رمضان شریف کی ہوئی۔ تو ایک شخص کو میں نے خواب میں دیکھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ اٹھ اور زیارت ماں باپ کی کر۔ جب میں نیند سے جاگا۔ اور ارادہ کیا۔ کہ عید کرنے کے بعد جاؤں گا۔ جب ستائیسویں رات ہوئی۔ پھر اسی شخص کو خواب میں دیکھا۔ اس نے کہا۔ اٹھ اور زیارت ماں باپ کی کر۔ ورنہ پاؤں کی انگلی سے تیری آنکھیں اندھی کر دوں گا۔ خوف سے ڈر کر بیدار ہوا۔ اور منزل در منزل بغداد میں پہنچا۔ اور ماں باپ کی زیارت کی۔ انہوں نے مجھ کو کہا۔ اے لڑکے ماہ رمضان

فرمایا۔ کہ انسانیت اسی وقت ثابت ہوتی ہو جب کہ آدمی خوش خلق ہو۔
ایک شخص نے پوچھا۔ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک عورت نے اگر دنیا میں دو خاوند کئے ہوں۔ آخرت میں وہ کون سے خاوند کے پاس رہے گی۔ حضرت نے فرمایا۔ جو خاوند خوش خلق ہوگا۔ پھر حضرت نے فرمایا۔ کہ نیک خلق گناہ اس طرح مٹاتا ہے۔ جس طرح سے سورج برف کو پگھلاتا ہے۔
حکایت ہے۔ کہ خواجہ اویس کرنی رضی اللہ عنہ جس جگہ جاتے تھے لڑکے ان کو پتھر اور ڈھیلے مارتے تھے۔ آپ ان سے کہتے تھے۔ کہ اے لڑکو! مجھ کو چھوٹے چھوٹے پتھر مارو۔ تاکہ میرے پاؤں کی پنڈلی نہ ٹوٹ جائے۔ اور میں خدائے تعالےٰ کی عبادت سے قاصر نہ ہو جاؤں۔
حکایت ہے۔ کہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ وضو کر رہے تھے۔ اور اپنے کپڑے اور قرآن مجید دوسری جگہ رکھا ہوا تھا۔ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے۔ دیکھا۔ کہ کپڑے اور قرآن شریف ایک عورت اٹھا کر لے جا رہی ہے۔ آپ آہستہ سے اس عورت کے پیچھے پہنچے۔ اور کہا۔ کہ تیرا کوئی لڑکا ہے۔ عورت نے کہا۔ نہیں۔ شیخ نے کہا۔ بہتر ہے۔ کہ میرے کپڑے رہنے دے۔ اور قرآن مجید مجھ کو دے دے۔ بزرگ ایسے ہوتے ہیں۔
حکایت ہے۔ کہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ جنگل میں جا رہے تھے۔ اور ایک آدمی سے ملے۔ اس نے کہا۔ کہ آپ مجھ کو کسی آبادی کا پتہ بتلا دیجئے۔ ابراہیم نے قبرستان کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے ناراض ہو کر ایک پتھر اٹھایا۔ اور ابراہیم کے سر پر مارا۔ یہاں تک کہ آپ کا سر زخمی ہو گیا۔ اور خون جاری ہوا۔ لوگوں نے اس کو لعنت ملامت کی۔ کہ تو نے خراسان کے زاہد کو کیوں مارا۔ اس نے عذر کیا۔ اور کہا۔ کہ آپ معاف فرما دیں

میں تو خاک بسر بیٹھے تھے اور دعا کی تھی۔ کہ اے خدائے تعالے ایک دفعہ دیدار فرزند کا ہم کو دکھا

حسب ستائیسویں رات رمضان کی ہوئی۔ ایک شخص کو ہم نے خواب میں دیکھا۔ کہتا ہے۔ کہ

فرزند تمہارا روانہ ہو گیا ہے۔ اور آرہا ہے۔ کہا میں نے اے میرے والدین وہ یہی شخص

تھا۔ جو آیا۔ اور خواب سے مجھ کو بیدار کیا۔ اس سے وہ دونوں بڑے بڑے کیا باپ دنیا سے سفر کے

طالب ہو گئے۔ کہ تم جانو۔ کہ والدین کی دعا اولاد کے حق میں ضرور قبول ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ۔ ابو ایوب انصاری رضی

اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور

میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو خبر دیجئے۔ کہ میں کون

سا کام کروں۔ جس کے سبب سے بہشت میں آپ کے نزدیک ٹھہروں۔ پس رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدائے تعالے کو ایک جان بہمہ صفات اور اس کی عبادت

کر۔ اور اس کے ساتھ شریک مت کر۔ نماز پڑھ۔ اور روزہ رکھ۔ اگر مال رکھتا ہے۔ تو تو

زکوٰۃ دے۔ اور حج بیت اللہ کا کر۔ اور اپنے ناطے والوں سے ملاپ ان کاموں سے تو

بہشت میں میرے نزدیک ہوگا۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو کوئی اپنے اقرباء سے رشتہ

کاٹے گا۔ بہشت میں ہمارے ساتھ نہ بیٹھے گا۔ یہ فرمان سن کر ایک شخص اٹھا۔ اور جاکر جلدی

واپس آیا۔ رسول علیہ السلام نے اس سے پوچھا۔ تو کس واسطے جلدی گیا۔ اور پھر آیا۔ اس

شخص نے عرض کیا۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ جو کوئی رشتہ دار سے رشتہ توڑے گا۔ ہمارے ساتھ

نہ بیٹھے گا۔ میرا ایک رشتہ دار تھا۔ ہمارا آپس میں رنج تھا۔ اس وقت میں اس کے پاس

گیا۔ اس نے کہا۔ تو کس کام کو آیا ہے۔ میں نے کہا۔ کہ رسول علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو کوئی

آپ کو میں نہیں جانتا تھا - ابراہیم نے کہا - عذر مت کر - اس نے کہا - کہ آپ کے مارنے سے مجھ کو کیا ثواب ہوگا - ابراہیم نے کہا - میں نہیں چاہتا - کہ تجھ کو گناہ ہو - میں نے معاف کیا -

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں - کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - کہ بدخلقی ایمان کو اس طرح خراب کرتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کرتا ہے -

مرشد

الحمدللہ والمنۃ - کتاب درالعجائب - سی تصنیف حضرت شاہ محمد مقیم محکم الدین حجرۂ منورہ بام حضرت

(مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور)

رشتہ توڑے گا۔ میں اس سے بیزار ہوں۔ اس نے اور میں نے توبہ کی اور ایک دوسرے سے صلح کی۔ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر خوش ہوئے۔ اور اس پر دعا فرمائی۔ اور فرمایا! کہ جو کوئی رشتہ نہ توڑے گا۔ خدائے تعالےٰ اس کو بہشت میں پہنچا دے گا۔ اور دوزخ سے دور کرے گا۔

راویان راست گفتار اس طرح روایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں جب میں ان سے نزدیکی کرتا ہوں۔ تو وہ مجھ سے دوری کرتے ہیں۔ اگر وہ گناہ کرتے ہیں۔ میں ان سے درگزر کرتا ہوں۔ جہاں تک میں نیکی کرتا ہوں۔ وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ اگر آپ مجھ کو اجازت دیں۔ تو میں بھی ان کو سزا دیا کروں۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اگر وہ تیرے ساتھ رشتہ کاٹیں تو تو ان کے ساتھ رشتہ جوڑ۔ تاکہ بدی ان کی طرف پھر جائے۔ اور تیری نیکی تیری طرف لوٹے! اور خدائے تعالےٰ تجھ کو دین اور دنیا میں عزیز کرے۔

اور فرمایا۔ جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی۔ وہ بے شک بہشت میں ہوگا۔ اوّل اس شخص سے نیکی کرے۔ جو اس کے ساتھ برائی کرے۔ دوم جس نے اس پر ظلم کیا ہو اس کو معاف کرے۔ تیسرا خیرات اس کو دیوے جس نے خیرات آپ کسی کو نہ دی ہو۔ اور جو کوئی رحم کو توڑے گا۔ خدا اس کی عمر کوتاہ کرتا ہے۔ پس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ قضا الٰہی کو کوئی چیز نہیں پھیرتی۔ مگر دعا رشتہ دار ذی رحم کی عمر کسی کی زیادہ نہیں ہوتی۔ مگر رشتہ داروں کی دعا سے۔ روزی زیادہ نہیں ہوتی۔ مگر رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرنے سے۔ مال زیادہ نہیں ہوتا۔ مگر رشتہ داروں کو بخشنے

ہے۔ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ جو کوئی رشتہ داروں سے رشتہ کاٹتے ہیں۔ میں ان پر رحمت کرتا ہوں۔ اور جو کوئی رشتہ توڑے میں اس سے اپنی رحمت اُٹھا لیتا ہوں۔

(مسئلہ) حدیث شریف میں ہے۔ کہ مدینہ منورہ میں ایک مجاور تھا۔ لوگ اس کے پاس امانتیں رکھتے تھے۔ ایک دن ایک شخص اس کے پاس آیا۔ اور اپنی امانت رکھی اور چلا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ واپس آیا۔ تاکہ اپنی امانت واپس لے۔ مگر اس عرصہ میں وہ مجاور مرد فوت ہو چکا تھا۔ وہ اس کے فرزند کے پاس گیا۔ اور اپنی امانت طلب کی۔ اس نے کہا۔ کہ ہم کو کچھ خبر تمہاری امانت کی نہیں ہے۔ کیوں کہ میرے باپ نے مجھ کو کچھ نہیں تبلایا۔ اس شخص نے یہ قصّہ مدینہ شریف کے دوسرے مجاوروں سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا۔ کہ وہ مرد صالح تھا۔ ہم کو امید ہے۔ کہ وہ اہل جنّت سے ہوگا۔ جب آدھی رات ہو جاوے زمزم کے پاس جاکر آواز کر اور کہو میں فلاں آدمی ہوں۔ اور وہ صاحب دار امانت کا ہوں۔ اس طرح سے وہ مجاور متوفی جس جگہ امانت رکھی ہے۔ بتائے گا۔ وہ صاحب امانت تین راتیں چاہ زمزم پر آکر آواز دیتا رہا۔ مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ وہ پھر مدینہ منورہ کے مجاوروں کے پاس آیا۔ اور قصہ بیان کیا۔ وہ سن کر دل تنگ ہوئے۔ اور کہا ہم ڈرتے ہیں۔ کہ وہ شاید اہل دوزخ سے ہو۔ لیکن تو ٹھہرا ہو۔ اور ملک شام کو چلا جا۔ اس ملک میں ایک جگہ کنواں ہے جو دوزخیوں کا مسکن ہے۔ جب آدھی رات ہو اس جگہ جاکر آواز دے۔ وہاں سے آواز آوے گی پھر اپنی امانت دریافت کر لینا۔ وہ شخص اٹھا۔ اور ملک شام میں گیا۔ جب آدھی رات ہوئی۔ اس کنواں پر گیا۔ اور کہا میں صاحب امانت ہوں۔ اور تو تو پرہیزگار آدمی تھا۔ کس سبب سے اس کنوئیں میں پڑا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ ملک خراسان میں میرا ایک رشتہ دار ہے۔ میں نے اس سے رشتہ توڑ دیا تھا۔ اور میں اس کی خواہش نہ کرتا تھا۔

جب میں دنیا سے اٹھا۔ خدائے تعالےٰ نے مجھ کو اس سبب سے اس کنواں میں ڈال دیا۔
اب تو نے میرا حال دیکھا ہے۔ جاکر میرے دوستوں سے کہہ دیجیو۔ کہ وہ میرے حال سے
عبرت پکڑیں۔ اور حق ان کا پہچانیں! اور نیکی ان کے ساتھ کریں۔ اور ان سے رشتہ نہ توڑیں
اور تیری امانت میرے گھر میں فلاں جگہ پڑی ہے۔ میں نے اپنے فرزند کو نہیں بتلائی تھی۔ کیونکہ
اس پر میرا اعتبار نہ تھا۔ تو جا اور اس جگہ کو کھود۔ اور مال اپنا نکال لے تم نے مدینہ کے مجاوروں
کو کہتا ہوگا۔ کہ حق رشتہ داروں کا پہچانیں۔ اور دوسرا میرا ایک رشتہ دار خراساں میں
ہے۔ اس سے معافی مانگیں۔ اور اس کو کہہ دینا۔ کہ میں تیرے سبب سے عذاب دوزخ میں
ہوں۔ القصہ وہ مرد آیا۔ اور اس جگہ کو کھودا۔ اور اپنی امانت نکال لی۔ اور مجاوروں کے
پاس گیا۔ اور حال اس کا بیان کیا۔ اور ایک کو مجاوروں سے خراساں میں بھیجا۔ تاکہ اس کے
رشتہ دار سے جاکر کہے۔ کہ فلاں رشتہ دار تجھ سے معافی مانگتا ہے۔ خدا کے واسطے اس
کو معاف کر۔ کیونکہ وہ صرف تیرے سبب سے عذاب میں گرفتار ہے۔ آخرکار اس رشتہ دار
نے اس کو معاف کیا۔ اور اسی وقت خدائے تعالےٰ نے اس پر رحمت کی۔ اور عذاب سے
نجات دے کر جنت میں جگہ دی۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ تین آدمی قیامت کے دن عرش کے
سایہ میں ہوں گے۔ اور اس میں رہیں گے۔ پہلا وہ جو رشتہ داروں سے ملا جلا رہے۔ دوسری وہ
عورت کہ خاوند اس کا مر جاوے۔ اور وہ فرزندوں کو پاس رکھ کر ان کی پرورش کرے۔
اور دوسرا خاوند نہ کرے۔ تیسرے وہ شخص کہ یتیموں اور مسکینوں کی مہمان داری کرے۔
حدیث شریف میں ہے۔ کہ رشتہ داروں سے ملنے پر دس فضیلتیں عطا ہوئی ہیں۔
اول خدائے تعالےٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔ دوسرا فرشتے راضی ہوتے ہیں۔
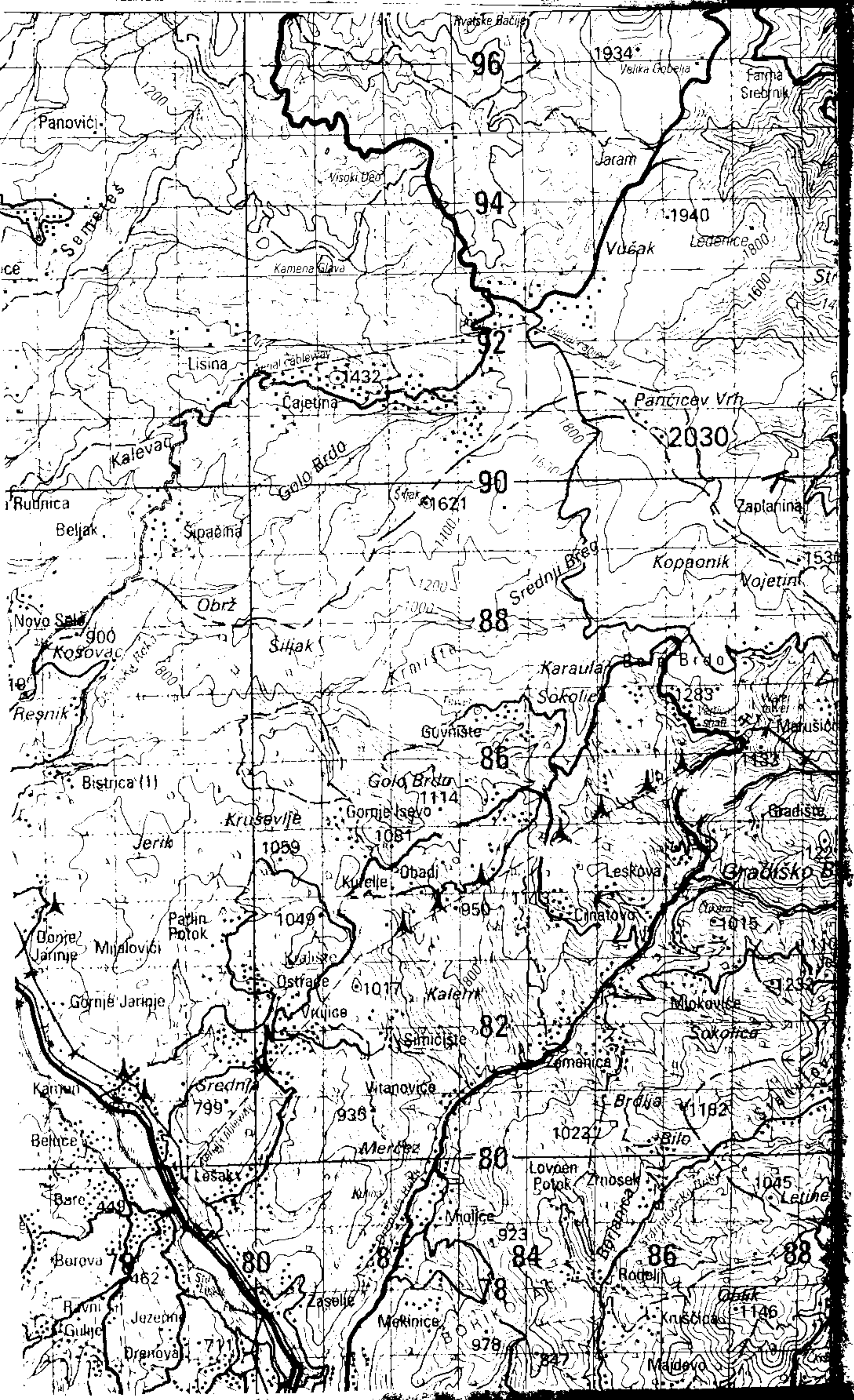
تیسرا رضائے ماں باپ کی اور خوشی رشتہ داروں کی ہوتی ہے۔ چوتھا۔ آدمی تعریف کرتے ہیں۔ پانچواں شیطان کو رنج ہوتا ہے۔ چھٹا عمر زیادہ ہوتی ہے۔ ساتواں روزی میں برکت ہوتی ہے۔ آٹھواں بہشت کے نزدیک ہوتا ہے۔ ناواں۔ مروت کا زیادہ ہونا۔ دسواں ثواب زیادہ ملتا ہے۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن سات آدمیوں کو خدائے تعالیٰ نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔ اور وہ دوزخ میں جاویں گے۔

پہلا جو خود بھی گناہ کرے۔ اور دوسروں کو سکھلائے۔ دوسرا وہ جو لواطت کرے تیسرا جو جھوٹ بولے۔ اور جھوٹی شہادت دے۔ چوتھا۔ وہ جو چارپایوں سے فعل بد کرے پانچواں وہ جو امانت میں خیانت کرے۔ چھٹا وہ جو عورت کی لڑکی سے مجامعت کرے ساتواں جو ہمسایہ کو تکلیف دے۔ آٹھواں جو شارب الخمر ہو۔ ناواں وہ جو سود خور ہو دسواں وہ جو ظلم کرے۔

از جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی خدائے تعالیٰ کے ساتھ ایمان لاوے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ وہ ہمسایوں کو عزیز رکھے۔ اور جو کوئی خدائے تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے۔ کہ مہمان کو عزیز رکھے۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ ہمسایہ کے تین حق ہیں۔ اول جب وہ قرض مانگے اس کو دے۔ دوسرا جب وہ گھر بلائے۔ فوراً چلا جائے۔ سوم جب وہ بیمار ہو۔ تو اس کی عیادت کو جائے۔ اگر ہمسایہ غریب ہو۔ اس کے گھر کی خوشحالی کرے۔ اگر خود روٹی کھائے تو اس کو بھی کھلائے۔

از جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جبرئیل نے حقوق ہمسایہ اس قدر بیان کیے۔ کہ مجھے شبہ ہوا کہ ہمسایہ ہمسایہ کی وراثت میں بھی دار ہوگا۔

اور جناب رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہر کام میں عابدوں کی پیروی کرو۔ اور قناعت اور شکر زیادہ کرتے رہو! اور ہمسایہ کے واسطے بھی وہ بات پسند کرو۔ جو اپنے واسطے پسند کرتے ہو۔ اور ہمسایوں کے ساتھ نیکی کرو۔ کیونکہ خدائے تعالےٰ کی خوشنودی اسی میں ہے۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ ایک ایسا ہمسایہ ہے۔ کہ اس کا ایک حق ہے۔ اور جس ہمسایہ کے تین حق ہیں۔ وہ بھائی اور رشتہ دار مسلمان ہمسایہ کا ہے۔ اور جس ہمسایہ کے دو حق ہیں۔ وہ مسلمان ہمسایہ ہے۔ اور جس ہمسایہ کا ایک حق ہے۔ وہ صرف ہمسایہ ہے۔ وہ خواہ کسی مذہب کا ہو۔

روایت ہے۔ کہ جو کوئی دنیا سے گیا۔ اور ہمسایہ اس پر راضی نہیں۔ خدائے تعالےٰ اس پر راضی نہیں۔ اس لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جب قیامت کا دن ہوگا۔ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کو پکڑ لے گا۔ اور عرض کرے گا۔ کہ اے خدائے تعالےٰ تو نے اس کو تونگری بخشی تھی۔ اور مجھ کو درویشی میں بھوکا تھا۔ اور پیٹ بھر کر یہ کھاتا تھا خدایا تو اس سے پوچھ۔ کہ جو طعام یہ کھاتا تھا۔ مجھ کو کیوں نہیں دیتا تھا۔ یہ کھانے کے وقت دروازہ گھر کا بند کر لیتا تھا۔ اور مجھ کو کھانا نہیں دیتا تھا۔ حق تعالےٰ فرمائے گا۔ کہ اس نے اپنے پر ظلم کیا۔ پھر جناب رسول کریمؐ نے فرمایا۔ کہ دس چیزیں ظلم کے کاموں سے ہیں۔ اوّل دعائے صرف اپنے لئے مانگے اوروں کے لئے نہ مانگی جائے دوم۔ وہ شخص جو قرآن شریف پڑھے۔ اور پھر تلاوت نہ کرے۔ یا یاد کر کے پھر بھلا دے اس نے بھی اپنے اوپر ظلم کیا۔ سوم جو کوئی قبرستان میں جائے۔ اور دعا مغفرت نہ کرے اس نے بھی اپنے اوپر ظلم کیا۔ چہارم جو کوئی مسجد میں آئے۔ اور دو رکعت نماز نہ پڑھے۔ اس نے بھی اپنے اوپر ظلم کیا۔ پنجم۔ جو کوئی جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھے بغیر شہر سے باہر

چھپا جائے۔ اس نے بھی اپنے اوپر ظلم کیا۔ ششم جو شخص عالم ہو اور لوگ اس سے مسئلہ پوچھیں وہ مسئلہ بیان نہ کرے۔ اور نہ سکھلائے۔ ہفتم۔ دو آدمی مل کر سفر کریں اور نام مقام ایک دوسرے کا نہ پوچھیں۔ ہشتم اگر دعوت میں کسی کو بلایا جائے۔ تو وہ نہ آئے۔ نہم جو کوئی اپنی جوانی کی عمر کو بے ہودہ کاموں میں صرف کر دے۔ دہم۔ جو آپ پیٹ بھر کر کھائے۔ اور ہمسایہ اس کا بھوکا ہو۔ یہ تمام ایسے ہیں جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا ہمسایہ کے ساتھ نیکی تین چیزوں سے ہوتی ہے۔ اول۔ جہاں تک ہو سکے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کرے۔ دوسرا اگر ہمسایہ کے پاس کوئی چیز ہو۔ تو اس کا طمع نہ کرے۔ تیسرا اپنی تکلیف ہمسایہ کو نہ پہنچائے۔ اگر ایسا نہ کرے گا۔ تو اپنے پر ظلم کرے گا۔ اور خدائے تعالےٰ اس کا دشمن ہو گا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا۔

عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی مومن کے جنازہ پر نماز پڑھے۔ اس کو ایک قیراط ثواب۔ اور جو کوئی نماز جنازہ کے بعد ٹھہر جائے۔ یعنی میت کے دفن کرنے تک۔ تو اس کو دو قیراط کا ثواب ہو گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگوں نے پوچھا۔ قیراط کا کتنا ثواب ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیراط سو گنا بعد پہاڑ سے بڑا ہے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو کوئی بیمار کو پوچھے۔ اس کو کس قدر ثواب ہوتا ہے۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جو کوئی محض خدا کی رضا کے لئے بیمار کو پوچھے۔ حق تعالےٰ فرشتوں کو فرماتا ہے۔ کہ وہ اپنے

بچھاویں وہ فرشتوں کے پروں پر پاؤں رکھتا ہوا جب بیمار کے پاس پہنچتا ہے۔ تو رحمت
الٰہی بارش کی طرح اس کے سر پر برستی ہے۔ جب تک بیمار کے پاس رہتا ہے۔ اور
جب دنیا سے جاتا ہے۔ حق تعالیٰ فرشتوں کو اس کی قبر پر بھیجتا ہے۔ تاکہ نور کے طبق اس
کے سر پر نثار کریں۔ اور قیامت تک خدائے تعالیٰ کی رحمت ہیں اور عرش کے سایہ میں ہے
گا۔ پھر جناب رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جو کوئی میت کو کفن دے گا۔ حق تعالیٰ اس کو
بہشت کے حلے پہنائے گا۔ اور جو کوئی قبر کھودے گا۔ حق تعالیٰ بہشت میں اس کے واسطے
گھر بنائے گا۔ اور قیامت تک فرشتے اس کا ثواب لکھتے رہیں گے۔

حکایت۔ ایک دن ایک آدمی جناب رسول علیہ السلام کے حضور انور میں حاضر ہوا۔ اور
عرض کی۔ یا رسول اللہ میرا دل سیاہ ہو گیا ہے۔ اور کوئی عبادت مجھ سے نہیں ہو سکتی۔
رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ جا کر کسی بیمار کی پرسش کر۔ اور کسی کی نماز جنازہ پڑھ۔ اور
یتیموں کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیر۔ اور قبرستان میں جا کر قبروں کی زیارت کر۔ وہ آدمی یہ
سن کر چلا گیا۔ اور کچھ مدت کے بعد پھر رسول علیہ السلام کے حضور پر نور میں حاضر ہوا۔ اور
عرض کی۔ جو کچھ آپ نے فرمایا تھا۔ میں نے اسی طرح کیا ہے۔ مگر میرا دل روشن نہ ہوا۔ رسول
علیہ السلام نے فرمایا۔ شاید تو نے قبرستان میں طعام کھا لیا ہوگا۔ اس لئے تیرا دل روشن
نہیں ہوا۔ قبرستان میں کھانا مت کھاؤ۔ جو کوئی قبرستان میں کھانا کھاوے گا۔ قیامت کے
دن کافروں کی صورت میں اٹھے گا۔ نعوذ باللہ

قال اللہ تعالیٰ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من
عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔

ترجمہ۔ تحقیق شراب اور جوا اور بت پوجنا اور پانسے پھینکنا یہ سب کام شیطان سے ہیں

تم پرہیز کرو اُن سے شاید تم نجات پاؤ

ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جو کوئی شراب پیوے ایمان اس سے نکل جاتا ہے جس طرح کپڑے کسی کے اتار سے جاتے ہیں
اگر بے توبہ مرجائے۔ تو خدائے تعالےٰ کی رحمت سے نا اُمید ہوگا۔
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا تین گروہ بہشت کی خوشبو نہ پاویں گے اور رحمت خدا
پر نازل نہ ہوگی۔ اوّل بخیل۔ دوم شراب پینے والا۔ سوم جو کوئی ماں باپ کا نافرمان ہو۔
جو کوئی ایک دفعہ بھی شراب پیوے۔ اور بے توبہ مرجائے گا عاصی اور گنہگار ہوگا۔ اور جو
کوئی شراب پر مداومت کرے گا۔ اس کو زقوم یعنے تھوہر پلائی جائے گی۔ اور زقوم ایسا ہوگا
جس کے سامنے رکھا جائے گا۔ بدون پینے کے اس کا اندر اور پیچ باہر آجائے گا۔ اور چمڑا اس
کا گل جائے گا۔ اور اہل قیامت اس کی بدبو سے تنگ آجاویں گے۔ شجرۃ خبیثۃ
خدا نے اس کا نام فرمایا ہے۔ شراب خور کو وہ دوزخ میں پلائیں گے۔ اور سانپ اور بچھو
اس کو ڈسیں گے۔ یعنے سانپ اور بچھو اس کو ایک طرف سے کھاتے جائیں گے۔ اور دوسری
طرف سے اس کا بدن پھر تندرست ہوتا جائے گا۔ پھر خداوند فرمائے گا۔ اس کو ستر زنجیروں میں
جکڑ دو۔ اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ شراب خور کا روزہ اور نماز اور کوئی بھی
عبادت قبول نہیں ہوتی۔ جب تک شراب سے توبہ نہ کرے۔ شراب خوروں کو قیامت کے
دن لایا جائے گا۔ کہ منہ ان کے سیاہ اور آنکھیں نیلی اور زبان ان کی سینہ پر لٹکی ہوئی ہوگی
اور پیپ ان کی زبان سے جاری ہوگی۔ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ شرابی
کو سلام مت کرو۔ اگر مر جائے۔ تو اس کا جنازہ مت پڑھو۔ اگر شرابی کسی کنوئیں میں گر
پڑے۔ تو اس کنوئیں کو مٹی سے بھر دو۔ اگر اس پر گھاس پیدا ہو۔ اور مویشی اس گھاس کو کھاویں

شت اور دودھ ان چارپائیوں کا مسلمانوں پر حرام ہے۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ معراج کی رات میں نے ایک قوم کو دیکھا۔ کہ ان کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹوں کی مانند تھے۔ اور ان کے ہونٹوں پر بچھو لٹکتے تھے۔ اور پیپ ان سے بہتی تھی۔ اس طرح کی بری بو آتی تھی۔ اگر پہلے اور پچھلے زمانے کی تمام خلقت زندہ ہوتی ان کی بدبو سونگھنے سے تباہ و فنا ہو جاتی۔ فرشتے اس قوم ان کے منہ میں ڈالتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ یہ شراب خور ہیں۔

حکایت ہے۔ کہ ایک مرد پرہیزگار تھا۔ ایک دن مسجد کو جاتا تھا۔ کہ ایک فاحشہ عورت اس کو ملی۔ اور کسی بہانہ سے اس کو گھر میں لے گئی۔ ایک لڑکا بھی اس جگہ بیٹھا تھا۔ وہ عورت شراب لائی۔ اور کہا۔ اے مرد شراب پی۔ یا اس لڑکے کو مار ڈال۔ یا میرے ساتھ نزدیکی کر۔ وگرنہ تجھ کو مار ڈالوں گی۔ اس مرد نے اپنے دل میں کہا۔ کہ اگر لڑکے کو ماروں۔ تو خون ناحق میرے ذمہ ہوگا۔ اگر زنا کروں۔ تو گناہ کبیرہ ہے۔ بہتر ہے شراب پی لیتا ہوں تاکہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاؤں۔ پھر توبہ کروں گا۔ القصہ ایک پیالہ شراب کا پیا اور مست نہ ہوا۔ عورت نے اصرار کیا۔ اس نے تین پیالے اور پی لئے۔ یکبارگی مست ہو گیا اور مست ہو کر لڑکے کا خون کر دیا۔ اور اس عورت سے زنا بھی کیا۔

مسئلہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ شراب پینے کے سبب سے چھ آدمیوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔ اوّل شراب کا بیچنے والا۔ دوم شراب نچوڑنے والا۔ سوم انگور لانے والا۔ چہارم اٹھانے والا۔ پنجم لے جانے والا۔ ششم پینے والا اور شراب پینے والا جب قبر سے اٹھے گا۔ تو مردار سے زیادہ گندہ ہوگا۔ اور کوزہ شراب کا اس کی گردن میں لٹکا ہوا ہوگا۔ اور پیالہ شراب اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور گوشت اور چمڑا

اس کا سانپوں سے بھرا ہوگا۔ سانپ اور بچھو اس کے مغز میں داخل ہو کر ناک سے باہر آئیں گے۔ جو کوئی ایک لقمہ طعام کا شرابی کو دے گا۔ حق تعالیٰ قیامت کے دن ایک سانپ اس پر مقرر کرے گا۔ تاکہ اس کو کھاتا رہے۔ جو کوئی شرابی کی حاجت روا کرے گا۔ ایسا ہوگا۔ کہ گویا اس نے دین اسلام کو خراب کر ڈالا۔ جو کوئی شرابی کو قرض دے گا۔ ایسا ہے جیسا کہ ایک مسلمان کا ناحق خون کر ڈالا۔ جو کوئی شرابی کے ساتھ مل کر بیٹھے گا۔ قیامت کے دن اندھا ہوگا۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ شرابی کی عیادت مت کرو۔ کیونکہ میں جو پیغمبر ہوں۔ اس سے بیزار ہوں۔ اور وہ میری شفاعت سے محروم ہوگا۔ جو کوئی شراب پیتا ہے۔ ایمان اس کا نکل جاتا ہے اور مرتے وقت کافروں سے ہوتا ہے۔ یہ بہت برا حال ہے۔ تو تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ شراب سے پرہیز کریں۔ تاکہ ایمان ان کا سلامت رہے۔ اور عذاب آخرت سے بے خوف ہوں۔ تمام لوگوں کو چاہیئے کہ مرنے کے بعد قیامت کے خوف سے ڈرتے رہیں۔ اور نیک آدمیوں کے پاس بیٹھیں۔ تاکہ ان کی برکت سے تم بھی نیک ہو جاؤ۔ اور جو کوئی شراب پیوے گا خدائے تعالیٰ دوزخیوں کی پیپ اس کو پلائے گا۔ اور قیامت تک شرابی کی وہی خوراک ہوگی۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر انگلی میری شراب کو لگ جائے۔ تو انگلی کاٹ ڈالوں۔

حکایت [illegible] ۔ [illegible] زمانے میں ایک عورت تھی۔ [illegible] لڑکے کے ساتھ مل کر شراب پیتی تھی۔ [illegible] لڑکے کو کہا جس وقت تیرے باپ کے ساتھ مل کر شراب پیتی تھی۔ وہ ہمیشہ [illegible] کرتا تھا۔ [illegible] میرے ساتھ نزدیکی کر [illegible] لڑکے

نے ماں کے ساتھ صحبت کی - اور وہ حاملہ ہو گئی - اور لڑکی جنی - جب وہ لڑکی جوان ہو گئی - اس کی شادی کر دی - اس لڑکی سے ایک لڑکا پیدا ہوا - جب وہ لڑکا جوان ہوا - مدینہ شریف میں گیا - جب رسول علیہ السلام نے اس کو دیکھا - فرمایا ! یہ لڑکا دجال ہے - جب قیامت قریب ہوگی - اکثر خلقت اس کے ہاتھ سے ہلاک ہوگی - جب رسول علیہ السلام نے فرمایا - تب امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اٹھے - تاکہ اس کو مار ڈالیں - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - تجھ اور مجھ کو خدائے تعالےٰ نے حکم نہیں دیا ہے - کہ اس کو مار ڈالیں - کیوں کہ حق تعالےٰ نے اس کو اس قدر عمر درازی دی ہے - کہ قیامت تک زندہ رہے گا - اور موت اس کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے ہے

خدائے تعالےٰ نے ایک فرشتہ کو جانور کی صورت میں بنا کر اس کو حکم دیا - کہ اس کو اصفہان کے ایک کنویں میں ڈال دے -

رسول علیہ السلام نے فرمایا - شراب پینے میں اس قدر آفتیں ہیں - کہ اگر ایک دفعہ ہی شراب کوئی پئے - پہلے تو خاوند کو یہ فساد میں ڈالتی ہے - اور جب وہ مست ہو جاتا ہے - عورت کو طلاق دلوا دیتی ہے - دوسرا اگر اسی حالت میں عورت سے نزدیکی کرے - تو وہ لڑکا جو اس سے پیدا ہو - حرام زادہ ہوگا - تیسرا اگر کوئی تین پیالہ شراب کا پئے - تو اس کی کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی - اگر چار پیالہ پئے - ملک الموت اس سے بیزار ہوتا ہے - جب پانچ پیالہ پیوے - اصحاب جناب رسول علیہ السلام بیزار ہوتے ہیں - جب چھ پیالہ پیوے - جبرائیل علیہ السلام بیزار ہوتے ہیں - جب سات پیالہ پیوے - تو میکائیل بیزار ہوتے ہیں - جب آٹھ پیالہ پیوے - تو اسرافیل بیزار ہوتے ہیں - جب نو پیالہ پیوے - تو دریا کی مچھلیاں بیزار ہوتی ہیں - جب دس پیالہ شراب پیوے - جانور اس سے بیزار ہوتے ہیں - جب گیارہ پیالہ پیوے - آفتاب اور چاند اس سے بیزار

ہوتے ہیں۔ جب بارہ پیالہ پیوے۔ ستارے اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ جب تیرہ پیالہ پیوے تو
سات آسماں اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ جب چودہ پیالہ پیوے۔ تو تمام خلقت اس سے بیزار ہوتی
ہے۔ جب پندرہ پیالہ پیوے۔ تو آٹھ بہشتوں کے دروازے اس پر بند ہو جاتے ہیں۔ جب سولہ
پیالہ پیوے۔ تو ساتوں دوزخوں کے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں۔ جب ستارہ پیالہ پی لیتا ہے
ساتوں آسمانوں کے فرشتے بیزار ہو جاتے ہیں۔ جب اٹھارہ پیالہ پی لیتا ہے۔ عرش بیزار ہو جاتا
ہے۔ جب اُنیس پیالہ پی لیتا ہے۔ کرسی اس سے بیزار ہو جاتی ہے۔ جب بیس پیالہ پی چکتا ہے۔ تو
حق تعالےٰ اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ نعوذ باللہ

قال اللہ تعالےٰ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بایات اللہ فاولئک ھم الکافرون

امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول علیہ السلام نے
فرمایا۔ کہ تم کو سچ کہنا چاہیئے۔ اور جھوٹ نہ بولا کرو۔ کیونکہ سچ بولنا ایک دروازہ ہے بہشت
کے دروازوں سے۔ اور جھوٹ بولنا ایک دروازہ ہے۔ دوزخ کے دروازوں سے۔

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات کو میں نے ایک
قوم کو دیکھا۔ کہ ان کے منہ خوکوں کی مانند تھے۔ اور زبانیں ان کی پچھلی طرف کھچی ہوئی تھیں
اور ان کو آگ کے چابکوں سے مار رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ اے جبرائیل یہ کون آدمی ہیں۔ کہا۔ کہ
دنیا میں جھوٹ بولتے تھے۔ اور جھوٹی شہادت دیتے تھے۔ میں ایسے آدمیوں سے بیزار ہوں
اور وے میری شفاعت سے محروم ہیں۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ میری امت سے بہتر وہ آدمی ہیں۔ جو کہ سچ بولیں
سچ بولنے کی لوگوں کو ہدایت کریں۔ اور لوگوں کو ہدایت کریں۔ بہشت کی طرف جانے کی

جھوٹ بولنے والے کو راہ دکھائیں دوزخ کی۔ اور علامت منافق کی تین چیزیں ہیں۔ کلام جھوٹ بولتا ہے۔ جب وعدہ کرے وفا نہ کرے۔ اور امانت میں خیانت کرے۔ اور جو کوئی اپنے آپ کو حرام سے بچائے۔ اور پانچ وقت نماز پڑھے۔ اور مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ اور حج بیت اللہ کا کرے۔ اس کا میں ضامن ہوں۔ کہ بہشت میں پہنچاؤں۔ تین جگہوں پر جھوٹ بولنا نقصان نہیں کرتا۔ اوّل جنگ میں دوسرا صلح کرانے میں۔ تیسرا خوشنودی اپنی بیوی کے۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ط ترجمہ:۔ تحقیق بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور نہ جاسوسی کرو۔ اور نہ غیبت کرو ایک دوسرے کی

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غیبت کیا ہوتی ہے۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ جو کوئی کسی کے پیچھے بات کرے۔ اور وہ بات اس میں ہو وہ غیبت ہے۔ اور اگر اس میں وہ بات نہیں ہے۔ تو بہتان ہے۔ اور غیبت کرنے میں بہتر گناہ ہیں۔ کم تر گناہ اس میں یہ ہے۔ کہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا۔

حکایت ہے۔ کہ ایک دن ایک عورت حضرت رسول علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ چونکہ عورت مذکورہ کا قد بہت چھوٹا تھا۔ دیکھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ یہ کیا عجیب پست قد عورت ہے۔ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اے عائشہ تو کیوں گلہ کرتی ہے۔ عائشہ صدیقہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کچھ میں نے کہا۔ وہ عیب اس میں موجود ہے۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ عیب جو تو نے بیان کیا اس میں نہ ہوتا۔ تو وہ بہتان تھا۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات کو میں نے ایک قوم دیکھی۔ کہ فرشتے

گوشت ان کی پسلیوں سے چھیلتے تھے۔ اور ان کے منہ میں دیتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ یہ وہ گوشت ہے۔ کہ جو تم اپنے مسلمان بھائیوں کا کھاتے تھے۔

ایک دن رسول علیہ السلام حجرہ میں تشریف فرما تھے۔ اور آپ کے اصحاب مسجد میں بیٹھے تھے۔ جو باتیں رسول علیہ السلام سے سنتے تھے۔ آپس میں کہہ رہے تھے۔ پس زید بن ثابتؓ کو اصحابوں نے کہا۔ کہ رسول علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں جا۔ اور عرض کر۔ کہ آپ کے اصحاب گوشت مانگتے ہیں۔ زید اٹھا۔ اور گیا۔ اصحابوں نے آپس میں کہا۔ کہ زید ہم سے زیادہ رسول علیہ السلام کی خدمت میں نہیں رہا۔ مگر حدیث ہم سے زیادہ بیان کرتا ہے۔ جب زید رسول علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اصحابوں کا پیغام عرض کیا۔ تو رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ ان کو جاکر کہہ دو۔ کہ ابھی تو تم نے گوشت کھایا ہے۔ اب پھر گوشت کھانا چاہتے ہو۔ زید واپس آیا۔ اور کہا۔ رسول علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ ابھی انہوں نے گوشت کھایا ہے۔ پھر گوشت کھانا چاہتے ہیں۔ اصحابوں نے جب یہ بات سنی۔ اور کہا۔ کہ ہم نے تو اس وقت گوشت نہیں کھایا۔

القصہ تمام اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور رسول علیہ السلام کے حضور پرنور میں آئے۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم نے گوشت نہیں کھایا۔ اور آپ فرماتے ہیں۔ کہ تم نے گوشت کھایا ہے۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ تم نے اس وقت زید بن ثابت کا گوشت کھایا ہے۔ کیونکہ تم نے اس کا گلہ کیا ہے۔ اگر تم جاننا چاہتے ہو۔ تو منہ سے تھوک نیچے پھینکو۔ جب اصحابوں نے منہ سے تھوکا۔ خون منہ سے باہر آیا۔ جب اصحابوں نے یہ دیکھا۔ تمام ڈرے۔ اور توبہ کی۔ پس رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جو کوئی کسی کا گلہ کرے۔ ایسا ہوتا ہے۔ کہ اس کا گوشت کھایا۔

حکایت لائے ہیں۔ کہ شیخ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کو لوگوں نے کہا۔ کہ فلاں آدمی آپ کا گلہ کرتا ہے۔ شیخ حسن بصری نے ایک طشت شکر سے بھر کر اس کی طرف بھیجا۔ لوگوں نے کہا۔

کہ اے شیخ! اس طرح آپ نے کیوں کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس نے ہمارے ساتھ نیکی کی ہے جو کوئی کسی کا گلہ کرتا ہے۔ عبادت اور نیکی اپنی اس کو دے دیتا ہے۔ جو کوئی نیکی اپنی کسی کو دے۔ اور برائی تیری اپنے ذمہ لے۔ اس کو کوئی تحفہ دینا چاہیئے۔ چار چیزیں روزہ کو توڑتی ہیں۔ پہلے گلہ کرنا۔ دوسرا جھوٹ کہنا تیسرا کسی کی بات پر نقص نکالنا۔ چوتھا نامحرم عورت کو دیکھنا۔ اور جو کوئی گلہ سے توبہ نہ کرے۔ جب مرے گا۔ پہلا وہی شخص ہے جو دوزخ میں جائے گا۔

خالد ربیع نے کہا۔ ایک جگہ پر میں نے ایک قوم کے پاس بیٹھا تھا، وہ قوم کسی کے گلہ میں مشغول تھی۔ میں نے بھی کچھ گلہ شروع کر دیا۔ بعد اس کے میں نے ان کو منع کیا جب رات ہوئی۔ خواب میں میں نے دیکھا۔ کہ ایک سیاہ رنگ کا آدمی آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک طبق تھا۔ اور سؤر کے گوشت کا ایک ٹکڑا اس میں رکھا ہوا تھا۔ مجھ کو اس نے کہا۔ کہ اس گوشت سے کھا میں نے کہا۔ گوشت سور کا میں نے کبھی نہیں کھایا۔ اس نے ہیبت کے ساتھ میری طرف دیکھا۔ اور کہا۔ کہ گوشت سور کا تو نہیں کھایا۔ بلکہ اس سے جو بدتر تھا کھایا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے میرے منہ میں رکھا۔ جب میں خواب سے خوف کھاتا ہوا۔ بیدار ہوا۔ چالیس دن تک بدبوئے گندگی میرے منہ سے آتی رہی۔

جناب رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جو کوئی غیبت کرے۔ وہ میری امت سے نہیں ہے۔ اور میں جو پیغمبر ہوں۔ اس سے بیزار ہوں۔ جو کوئی غیبت کرے۔ اور تمام جہان کا مال اس کے پاس ہو۔ اور وہ تمام مال درویشوں کو صدقہ دے۔ تب بھی غیبت کا عوض نہیں ہو سکتا۔ قیامت کے دن آدمیوں کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اور تمام نیکیاں اس میں لکھی ہوں گی جو اس نے نہیں کیں۔ عرض کرے گا۔ کہ یہ میرا اعمال نامہ نہیں ہے۔

کیوں کہ میں نے یہ نیکیاں ہرگز نہیں کیں۔ خدائے تعالےٰ کی طرف سے ندا ہوگا۔ کہ یہ نیکیاں وہ ہیں۔ جو اور آدمی کرتے تھے۔ تجھ کو ملیں ہیں۔ اور تجھ کو اس کی خبر نہ تھی۔ اور ان کی نیکیاں تجھ کو دے دی گئیں۔ اور تیری برائیاں ان کے نامۂ اعمال میں درج کی گئیں۔ پھر ایک دوسرے آدمی کو پیش کیا جائے گا۔ اور نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

جب وہ نامۂ اعمال میں نگاہ کرے گا۔ کوئی نیکی نہ دیکھے گا۔ مگر تمام برائیاں ہوں گیں وہ بندہ کہے گا۔ یا الٰہی! یہ میرا نامۂ اعمال نہیں ہے۔ آواز ہوگا۔ کہ اے آدمی ہم بھول نہیں سکتے۔ یہ تیرا نامۂ اعمال ہے۔ وہ تمام نیکیاں تیری برباد ہوگئیں۔ کیوں کہ تیرا کام دنیا میں مسلمانوں کا گلہ کرنا تھا۔ عبادت تیری ہم نے ان کے نامۂ اعمال میں لکھ دی۔ اور ان کے گناہ تیرے نامۂ اعمال میں لکھ دیئے گئے۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ جس مجلس میں تین خصلتیں پائی جائیں۔ وہاں رحمت الٰہی نزول نہیں ہوتی۔ اوّل دنیا کی باتیں۔ جس میں خدا اور رسول کا نام تک نہ لیا جائے۔ دوسرا خندہ بسیار یا استہزاء برکارہائے خدا و رسول۔ سوم غیبت مسلماناں۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ شب معراج میں نے ایک قوم کو دیکھا۔ کہ گوشت ایک دوسرے کا کھاتے تھے۔ میں نے کہا۔ اے جبرائیل! یہ کون شخص ہیں۔ جبرائیل نے بیان کیا۔ کہ یہ وہ آدمی ہیں۔ جو ایک دوسرے کا گلہ کیا کرتے تھے۔ پس جو کوئی ان کا ہم نشین ہوگا۔ یا ان کے ساتھ الفت کرے گا۔ وہ بھی ان میں شامل ہوگا۔

قال اللہ تعالےٰ۔ ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم۔

ترجمہ :۔ چغل خور جو بڑی اٹکل اٹکلتا ہے۔ نیکی سے روکنے والا۔ حد سے بڑھنے والا۔ شبہے نکالنے والا

جناب رسول خدا رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ (سخن چین) بدبخت ہے!

کہ وہ بہشت نہ جائے گا۔ پھر فرمایا۔ کہ تم جانتے ہو۔ کہ تم میں سے زیادہ برا کون ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ کہ خدا اور رسول خدا کا بہت بہتر جانتا ہے۔ پس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے زیادہ بُرا وہ ہے۔ جو دورویہ بات کہے۔ کہ ایک کو کچھ کہے اور دوسرے کو کچھ کہے۔ اور ان کو آپس میں لڑا دے۔

پیغمبر علیہ السلام ایک دن دو قبروں میں سے گزرے۔ اور فرمایا کہ ان ہر دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ ایک کو اس واسطے۔ کہ وہ اپنا بدن اور کپڑا پیشاب سے نہیں بچاتا تھا۔ اور دوسرے کو اس لئے۔ کہ وہ سخن چینی کرتا تھا۔

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ چار آدمی قیامت کو خوار ہوں گے۔ پہلا جھوٹ بولنے والا۔ اور جھوٹی شہادت دینے والا۔ دوسرا یتیم کو ستانے والا۔ اور اس کا حق زائل کرنے والا۔ تیسرا سخن چین اور چوتھا حسد کرنے والا۔

حکایت ہے۔ کہ ایک دن ایک شخص حضرت امیرالمومنین علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے حضور صادق میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی۔ کہ یا امیرالمومنین! سات سو کوس کی راہ سے میں آیا ہوں۔ تاکہ آپ سے سات مسئلہ تصدیق کروں۔ جناب امیرالمومنین نے فرمایا۔ کہ پوچھ! اس نے عرض کیا۔ کہ وہ کیا ہے۔ جو سات آسمانوں کے نیچے زیادہ بھاری چیز ہے۔ اور وہ کیا ہے۔ جو زمہریر سے زیادہ سرد ہے۔ اور وہ کیا ہے۔ جو زمین سے زیادہ فراخ ہے۔ اور وہ کیا ہے۔ جو آگ سے زیادہ گرم ہے۔ اور وہ کیا ہے۔ جو یتیم سے زیادہ عاجز ہے اور وہ کیا ہے۔ جو دریا سے زیادہ تونگر ہے۔ اور وہ کیا ہے۔ جو پتھر سے زیادہ سخت ہے۔ حضرت امیرالمومنین نے فرمایا۔ کہ ہر مسئلہ سو دینار کے بدلہ تجھ کو بتلا دوں گا۔ وہ آدمی صادق الاعتقاد تھا۔ اسی وقت سات سو دینار نذر کئے۔ امیرالمومنین نے فرمایا۔ کہ

جو چیز ساتوں آسمانوں سے زیادہ بھاری ہے۔ وہ بہتان ہے۔ اور جو زمین سے زیادہ فراخ ہے عدل بادشاہوں کا ہے۔ اور جو دریا سے زیادہ تونگر ہے۔ وہ آدمی قناعت گزین کا دل ہے۔ جو پتھر سے زیادہ سخت ہے۔ وہ کافر کا دل ہے۔ اور جو آگ سے زیادہ گرم ہے۔ وہ حریص آدمی کا دل ہے۔ اور جو زمہریر سے زیادہ سرد ہے۔ وہ ظلم رشتہ داروں اور دوستوں کا ہے۔ اور جو یتیم سے زیادہ عاجز ہے۔ وہ سخن چین آدمی ہے۔ کہ اس کے پاس قیامت کے دن کچھ نہ ہوگا۔ یہ سن کر وہ شخص اٹھا۔ اور چلا گیا۔ امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہٗ نے اس کو آواز دیا اور فرمایا کہ اپنا مال لے لے۔ کیونکہ میں آزمایا تھا۔ کہ آیا تو مسئلہ پوچھنے میں صادق ہے۔ یا کہ نہیں۔ اپنا مال لے جا۔ اس شخص نے اپنا مال لیا۔ اور چلا گیا۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ سات گروہ بہشت میں نہیں جائیں گے۔ اوّل شراب پینے والا۔ دوسرا زانی تیسرا سخن چین چہارم دروغ گو پنجم مسلمانوں پر بہتان لگانے والا۔ چھٹا رشتہ داروں سے رشتہ توڑنے والا۔ ساتواں ماں باپ کا نافرمان۔

کعب آلاخبار میں حکایت ہے۔ کہ قوم بنی اسرائیل کے ملک میں قحط پڑ گیا۔ اور بارش نہ ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہر چند دعا مانگتے تھے۔ مگر قبول نہ ہوتی تھی۔ ایک دن حضرت موسےٰ علیہ السلام نے دُعا مانگی۔ کہ یا الہٰی! یہ تیرے بندے ہیں۔ اگر تو ان پر رحمت نہ کرے گا۔ تو کون کرے گا۔ موسےٰ علیہ السلام کو خدا نے فرمایا۔ اس قوم کے لئے اس لئے تمہاری دُعا قبول نہیں ہوتی۔ کہ ان کے درمیان ایک شخص سخن چین ہے۔ جب تک وہ اس قوم میں ہے۔ دعا قبول ہم نہیں کریں گے۔

موسےٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ کہ الٰہی وہ کون شخص ہے۔ تاکہ اس کو نکال دیا جائے آواز ہوا۔ کہ اے موسیٰ! اگر میں نام اور پتہ اور سخن چین کا بتا دوں۔ تو میں بھی چغل خور ہو جاتا ہوں

توجا۔ اور سب کو کہہ دے۔ کہ وہ سب آدمی توبہ کریں۔ موسےٰ علیہ السلام آئے۔ اور حال وہ کیا۔ سب نے اس فعل شنیع سے توبہ کی۔ اسی وقت مینہ برسنے لگا۔

حکایت کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص ایک غلام رکھتا تھا۔ اس کو فروخت کرنے لگا۔ تو وقت اس کے مشتری کو کہہ دیا۔ کہ یہ میرا غلام ایک عیب رکھتا ہے۔ خریدار نے کہا۔ بیان کر۔ بائع غلام فروخت کرنے والے نے کہا۔ کہ یہ سخن چین ہے۔ خریدار نے کہا۔ خیر کیا مضائقہ ہے بڑا بھاری عیب نہیں ہے۔ القصہ اس غلام کو خرید لیا۔ اور اپنے گھر لے گیا۔ جب کچھ دن گزرے غلام نے اپنے مالک کی عورت کو کہا۔ کہ تجھ کو خبر نہیں۔ کہ تیرا خاوند فلاں کنیزک کو تجھ سے بہت دوست رکھتا ہے۔ اور [illegible] کو نہیں عزیز سمجھتا۔ اگر تو چاہتی ہے۔ کہ تجھ کو دوست رکھے۔ تو چاہیئے مگر جس دن تیرا خاوند سویا ہو۔ تو سات بال استرے سے اس کے گلے کے نیچے سے مونڈ کر مجھ کو دے۔ اور میں ان بالوں پر جادو کروں۔ بعد اس کے وہ تجھ کو سب سے زیادہ عزیز رکھے جب یہ بات عورت کو کہی۔ اس کے بعد وہ غلام اپنے مالک کے پاس گیا۔ اور کہا۔ کہ تجھ کو خبر نہیں۔ کہ تیری عورت کسی دوسرے مرد کو چاہتی ہے۔ اب اس کا ارادہ ہے۔ کہ استرے سے آپ کا گلا کاٹ ڈالے۔ اگر تو چاہتا ہے۔ کہ تو سچ اور جھوٹ آزمائے۔ تو گھر میں جاکر لیٹ جا۔ حقیقت حال معلوم ہو جائے گی۔ آخر کار مالک اس کا گھر میں گیا۔ اور سو رہا۔ مگر وہ اس بیدار رہا۔ اور وہ عورت اٹھی۔ اور استرا لیکر خاوند کے سر پر آئی۔ اور ارادہ کیا۔ کہ خاوند کے گلے کے نیچے سے سات بال مونڈے۔ اس آدمی نے سمجھا۔ کہ میرا گلا کاٹتی ہے اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور عورت کو قتل کر ڈالا۔ اور اس عورت کے رشتہ دار دوڑے آئے اور انہوں نے اس کے خاوند کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد مرد کے رشتہ دار آگئے۔ آپس میں لڑائی شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ ستر آدمی دونوں طرف سے قتل ہو گئے۔ اس غلام کی

شرارت سے ؛

اس لئے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سخن چین بہشت
میں نہ جائے گا ؛

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ :۔

ترجمہ - تُوں کہہ - میں پناہ مانگتا ہُوں صبح کا ظہور کرنے والے رب سے - اور ہر چیز کی
سے - جو اس نے پیدا کی -

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں - کہ جناب رسول خدا صلی
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - کہ تین گناہ تمام گناہوں کی جڑ ہیں - ان تینوں چیزوں سے ڈرو
اور پرہیز کرو - اوّل :- تکبر - کہ شیطان کے گلے میں تکبر کے سبب سے طوق لعنت کا پڑا
دوسری :- حرص - کہ آدم علیہ السلام کو اس پر آمادہ کیا - کہ دانہ گندم کا کھائے - اور وہ اس
سبب سے بہشت سے باہر نکالے گئے - تیسری : حسد - کہ اس کے سبب سے ہابیل نے ا
بھائی قابیل کو مار ڈالا - اہل دانش کا قول ہے - کہ حاسد اور بخیل وفادار نہیں ہوتے - او
چھوٹے آدمی میں مروّت نہیں ہوتی -

بزرگوں نے فرمایا ہے - کہ دعائے چار آدمیوں کی قبول نہیں ہوتی - پہلا سب
شراب خور ہے - دوسرا گلہ کرنے والا - تیسرا حسد کرنے والا - چوتھا - امانت میں خیانت
کرنے والا - حسد کرنا دو چیزوں پر جائز ہے ، اوّل - وہ نیک آدمی عابد پر جو ہمیشہ عبادت
میں مصروف ہو - اس کو وہ سمجھ کر یہ کہنا چاہیئے - کہ میں بھی ایسی عبادت کروں گا - دوسرا
قرآن خوان کو دیکھ کر یہ کہنا چاہیئے - کہ میں نے بھی کیوں قرآن نہ پڑھا - اور اگر تمام قرآن
پڑھ سکے - تو چاہیئے - کہ قل ھو اللہ تو تین دفعہ ہر روز پڑھا کرے -

اگر کسی شخص کو خدائے تعالیٰ نے مال دیا ہو۔ اور وہ راہ خدا میں صرف کرتا ہے۔
اس کو دیکھ کر یہ کہنا چاہیئے۔ اگر خدائے تعالیٰ مجھے مال دے۔ تو میں بھی راہ الٰہی میں
ایسا ہی خرچ کروں۔ ایسا نہ کہے۔ کہ اس کے پاس مال ہے۔ اور میرے پاس کیوں نہیں ہے۔
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ آسمانوں میں ایسے فرشتے ہیں۔ کہ جب بندہ کو
دیکھتے ہیں۔ کہ نماز روزہ اور عبادت سے آراستہ ہے۔ تو نور اس عبادت سے چمکتا ہے۔
جب فرشتے اس عبادت کو دیکھتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ان عبادتوں کو رہنے دو۔ کیوں کہ
ان کو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ عمل حسود کا مت لکھو۔ پس ان عبادتوں کو حسود کے منہ پر
ناپاک کپڑے کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ اور نشان حسود کی وہ ہے۔ جب روبرو کے آتا ہے
تو تواضع سے پیش آتا ہے۔ اور پیٹھ پیچھے گلہ کرتا ہے۔ اور کسی کو جب ذلیل دیکھتا ہے۔ تو
خوش ہوتا ہے۔

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حق تعالیٰ نے سلیمان
علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔ کہ اے سلیمان! تجھ کو تین چیزوں کی وصیت کرتا ہوں
تو ان کو بجالا۔ اوّل غیبت کسی کی نہ کر۔ دوم کسی پر حسد مت کر۔ سوم کسی پر ظلم نہ کر۔
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ
سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ:۔ ترجمہ، جو لوگ اپنی عبادت پر تکبر کرتے ہیں۔
وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ بہشت میں نہ جاوے گا۔ جس کے دل میں ذرہ بھر تکبر ہو گا۔
حدیث:۔ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ

ذرۃ من کبر۔ ترجمہ آچکا ہے:

اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حق تعالیٰ تین قوموں
نظر رحمت نہ کرے گا۔ اور نہ ان سے کلام کرے گا۔ اور ان پر عذاب دردناک بھیجے گا۔ پہلے
جو تکبر کرے۔ دوسرا وہ جو زناہ کرے۔ تیسرا وہ جو جھوٹ بولے۔

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ تین آدمی تمام مخلوقات سے پہلے جنت میں
جائیں گے۔ اوّل شہید دوسرا وہ جو حکم الٰہی بجالائے۔ تیسرا وہ عیال دار کہ جس ف
خدائے تعالیٰ نے اس کو رزق دیا ہو۔ اسی پر راضی ہو۔

اور تین آدمی سب سے پہلے واصل جہنم ہوں گے۔ پہلے جو ظلم کرے۔ دوسرا۔
مال دار جو زکوٰۃ نہ دے۔ تیسرا وہ شخص جو تکبر کرے۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ جس کو اجل پہنچے اور تین چیزیں نہ ہوں۔ وہ شخص نیک
موت سے نہ مرا۔ اوّل تکبر دوم ظلم سوم خون ناحق

روایت ہے۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک دن مسکینوں اور درویشوں کی جماعت
پر گزرے۔ اور وہ کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی۔ یا امیر المومنین آئیے۔ ہمارے
ساتھ مل کر کھانا نوش فرمائیے۔ اسی وقت آپ گھوڑے سے اترے۔ اور ان کے ساتھ
مل کر کھانا نوش فرمایا۔ اور پھر ان مسکینوں کو اپنے ہمراہ اپنے گھر پر لائے۔ اور ہر ایک کو
بہت کچھ عطا فرمایا۔ کہ وہ مال دار ہوگئے۔ مردان خدا ان اوصاف سے موصوف ہوتے ہیں
عاجزوں پر الطاف فرماتے ہیں۔

زمانہ حضرت رسول علیہ السلام میں ایک شخص نہایت متکبری سے اپنا کپڑا زمین پر
گھسیٹ کر چلتا تھا۔ اور لوگوں پر تکبر جتلاتا تھا۔ جب مسکین لوگ اس کو سلام کرتے تھے

تو وہ نہایت غرور تکبر سے ان کے سلام کا جواب نہ دیتا تھا۔ حق تعالٰے نے مثل قارون کے زمین کو حکم دیا۔ کہ اس کو پکڑ اور نیچے دبا۔ چنانچہ قیامت کو وہ تحت جہنم میں جا گرے گا۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ دوزخ میں ایک بیابان ہے۔ اس کو ہب ہب کہتے ہیں۔ اور وہ بیابان متکبّروں کے رہنے کی جگہ ہے۔ اور جو کوئی متکبّر کی خوش ہو کر تعظیم کرے گا۔ اس کا ٹھکانا بھی دوزخ میں اس کے ہمراہ ہو گا۔ اور جو شخص ریشم کا کپڑا پہنے۔ اور اپنے کنبے میں مل کر کھانا کھاوے۔ اور مسکینوں کے ساتھ مل کر بیٹھے۔ وہ تکبّر سے دور ہے۔ اور تواضع ایسی نعمت ہے کہ کوئی اس پر حسد نہیں کرتا۔ اور جو کوئی تکبّر کرے گا۔ خدائے تعالٰے اس کو ذلیل کرے گا۔ کیونکہ فضیلت اور بزرگی تواضع میں ہے۔ اور عزیز مخلوق میں ہونا پرہیزگاری سے ہے۔ اور تونگری قناعت میں۔

حکایت۔ ایک دولت مند شخص حج کو گیا۔ اور اس کی عزت مکّہ معظّمہ اور مدینہ منوّرہ کے لوگوں نے بہت کی۔ یہاں تک کہ لوگ اس کی زیارت کرتے تھے۔ اس باعث سے تکبّر اس کے سر میں سما گیا۔ اس پر غضب الٰہی نازل ہو گیا۔ اور وہ ایسا ذلیل اور خوار ہوا۔ کہ وہ جس دروازہ پر جاتا تھا۔ کوئی اس کا پرساں حال نہ ہوتا تھا۔ یہ حکایت تمثیل پر ہے۔ کہ تکبّر جس کو آتا ہے۔ وہ شخص ذلیل بچشم مردم ہو جاتا ہے۔ اور عنداللہ قربِ الٰہی سے دور جا پڑتا ہے۔ اور جو تواضع کرتا ہے۔ وہ عزیز خلائق ہو جاتا ہے۔ کیونکہ درگاہ ایزدی میں تواضع اور انکسار کی ادا بہت بھاتی ہے۔

حکایت۔ ایک دن امیرالمومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہٗ پانی کی بھری ہوئی مشک اپنے کندھے پر اٹھا کر لے جاتے تھے۔ لوگوں نے التماس کیا۔ یا امیرالمومنین کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کہ لوگ آپ کو اس حالت میں دیکھیں۔ اس کے جواب پر امیرالمومنین نے فرمایا

کہ ولایت شام کے آدمی امیر میرے استقبال کے واسطے آئے تھے ۔ اور میرے نفس میں تکبر پیدا ہو چلا تھا ۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا ۔ کہ نفس کو ذلیل کروں ۔ اس لئے مشک کو اٹھایا ہے ۔ کہ یتیموں اور درویشوں کو پانی پلاؤں ۔ تاکہ عنداللہ ثواب ہو ۔ اور نفس تکبر سے دور ہوئے

حکایت راویان یوں لائے ہیں ۔ کہ امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے ۔ اور اپنے غلام کے ساتھ باری مقرر کر دی ۔ کہ ایک کوس عمر سوار اونٹنی پر ہو گا ۔ اور ایک کوس غلام سوار ہو گا ۔ جب امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سوار ہوتے تھے ۔ تو غلام اونٹ کی مہار پکڑ کر چلتا تھا ۔ اور جس وقت غلام سوار ہوتا تھا ۔ امیر المومنین مہار پکڑ کر چلتے تھے ۔ اسی طرح شام کے قریب پہنچے ۔ اس وقت غلام سوار تھا ۔ اور راستہ میں کیچڑ بہت تھا ۔ اور غلام اونٹ پر سوار تھا ۔ اور مہار امیر المومنین کے ہاتھ میں تھی پانی اور کیچڑ میں چلے جاتے تھے ۔ ابو عبیدہ بن جراح جو شام کا حاکم تھا ۔ استقبال کے واسطے آیا ۔ امیر المومنین کو دیکھا ۔ کہ اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے چلے آتے ہیں ۔ اس نے عرض کی کہ یا امیر المومنین شام کے رئیس آپ کے استقبال کے لئے آ رہے ہیں ۔ اچھا نہ ہوگا ! کہ آپ کو وہ اس طرح دیکھیں ۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔ کہ چپ رہو ۔ میری عزت خدائے تعالےٰ کے نزدیک ہے ۔ اس لئے کہ میں حضرت رسول کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیرو ہوں ۔ اور خلقت کی گفتگو کا مجھ کو کچھ خوف نہیں ہے ۔ جب دوسرے آدمی پہنچے ۔ انہوں نے اور سواریاں حاضر کیں ۔ کہ آپ سوار ہوں ۔ مگر آپ سوار نہ ہوئے ۔ اسی طرح کیچڑ میں پاؤں رکھ کر اور مہار اونٹ پکڑ کر چلتے رہے اور پایہ تخت شام تک پہنچے ۔

جاننا چاہیئے ۔ کہ مردان خدا ایسے ہوتے ہیں ۔ کہ وہ ۔ اپنی کوئی قدر اور قیمت

نہیں سمجھتے۔ اور اپنے وجود کو کوئی لائق تصور نہیں کرتے۔ جو کوئی اپنے وجود کو قیمتی جاننے لگا۔ وہ ہرگز مقبول درگاہ ایزدی اور عزیز خلائق نہ ہوگا۔

امیرالمومنین نے فرمایا۔ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو اس خدائے پاک کی قسم ہے۔ کہ جس نے آپ کو سچا رسول اور خاتم الانبیاءؑ بنا کر خلقت کی طرف بھیجا ہے۔ مجھ کو خبر دیجئے۔ کہ آپ غمگین کیوں رہتے ہیں۔ جناب رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ اے فاطمہ! معراج کی رات کو میں نے ایک عورتوں کے گروہ کو دیکھا۔ کہ وہ عذاب میں گرفتار تھیں۔ اس حالت کو دیکھ کر غمگین ہوں۔ کہ میری امت کے گنہگار مرد اور عورت پر ایسا عذاب ہوگا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ کہ وہ عذاب آپ نے کس طرح کا دیکھا ہے۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ایک عورت کو دیکھا۔ کہ زبان اس کی کٹی ہوئی تھی اور اس کے ہاتھ پیچھے کی طرف باندھے ہوئے تھے۔ اور سانپ اور بچھو اس کو کاٹ کر کھا رہے تھے۔ اور وہ فریاد کرتی تھی۔ ایک طرف سے اس کو کھاتے تھے۔ اور پھر بدن اس کا دوسری طرف کا درست ہو جاتا تھا۔ پھر کاٹنا شروع کرتے تھے۔ اور دوسری عورت کو دیکھا۔ کہ وہ اپنا گوشت اپنے ہاتھ سے کاٹتی تھی۔ اور کھاتی تھی۔ اور فریاد وزاری کرتی تھی۔ تیسری عورت کو دیکھا۔ کہ سر اس کا گائے اور منہ سور کی طرح تھا۔ اور اس کے پیٹ میں آگ بھری ہوئی تھی۔ اور شعلہ ہائے آتشیں اس کے منہ سے باہر آتے تھے۔ اگر ایک چنگاری اس آگ سے دنیا میں آئے۔ مشرق سے مغرب تک کل دنیا اور مافیہا کو جلا دے۔ اور چوتھی عورت کو دیکھا۔ کہ سانپ اس کے پستان سے لٹک رہے تھے۔ اور دودھ اس کا پیتے تھے۔ اور وہ عورت زاری اور فریاد کرتی تھی۔ اگر ایک سانپ

ان سانپوں سے دنیا میں آ جاتا۔ تو دنیا کے پہاڑوں کو معہ سات طبقہ زمین کے نگل جائے جس وقت وہ مجھے یاد آتے ہیں۔ تو میں غمگین ہوتا ہوں۔ افسوس ہے مجھ کو امت کے لوگوں پر کہ وہ بُرے کاموں میں غفلت کے باعث پھنسے ہوئے ہیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے خبر دیجئے۔ کہ کون سے بُرے کام انہوں نے کئے تھے۔ کہ جن کے سبب سے وہ اس عذاب میں مبتلا ہیں۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اے فاطمہ! وہ عورتیں جو گیسو کے ساتھ لٹکی ہوئی تھیں۔ کہ وہ سر کے بال نامحرم مردوں سے نہیں چھپاتی تھیں۔ اور وہ عورتیں کہ جن کی زبان لٹکی ہوئی تھی۔ وہ ایسی عورتیں ہیں۔ جو خاوندوں سے زبان درازی کرتی تھیں۔ اور وہ عورتیں جس کے ہاتھ پیٹھ پر باندھے ہوئے تھے۔ وہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ اور وہ عورت جو اپنا گوشت کاٹتی تھی۔ اور پھر اُگ آتا تھا۔ ایسی ہے۔ کہ جو عورتیں سخن چینی کرتی تھیں۔ اور وہ عورت جو اپنا گوشت کاٹتی تھی۔ اور کھاتی تھی۔ وہ عورت زناکارہ تھی۔ اور زنا زادہ لڑکا کو خاوند کی طرف منسوب کرتی تھی۔ اور خاوند کا حکم تسلیم نہ کرتی تھی۔ اور جو عورت اپنے خاوند کی فرماں بردار ہوگی۔ اس کا حال بہت اچھا ہوگا۔ اور بہشت میں ہوگی۔ اور جس عورت کے پستان سے سانپ دودھ پیتے تھے۔ وہ عورت بلا اجازت اپنے خاوند کے دوسرے لڑکوں کو دودھ پلاتی تھی۔ عورتوں کو لازم ہے۔ کہ وہ ایسے کاموں سے بچیں۔ تاکہ عذاب میں گرفتار نہ ہوں۔ واللہ اعلم۔

قولہ تعالٰے وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

ترجمہ:۔ جو شخص غصہ کو پی جاتے ہیں۔ اور قصوروں کو معاف کرتے ہیں۔ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ غصہ کسی پر نہ کرو۔

ف ازمترجم۔ جب اللہ تعالٰے اپنے بندوں کو یہ ہدایت فرماتا ہے۔ کہ تم اپنے غصہ کو چھوڑ دو۔ اور قصوروں کو معاف کرو۔ تو اس میں ایک نقطہ وہ ہے۔ جس کو ارباب بصیرت سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جب خداوند کریم بدی کے عوض نیکی فرماتا ہے۔ تو پھر آپ گناہوں کے عوض ہم سے کیا برائی کرے گا۔ جس کا علم کا کوئی شخص خود عامل ہوتا ہے۔ وہ اوروں کو بھی اس کی تاکید کرتا ہے۔ (بقول شخصی) (از آخرت نامہ) ازمترجم

صفت غالب اللہ کی رحمت ار ہے ۔۔۔ وہ لوگوں کو بھی رحم کرتا کہے

معافی کرے گا گنہگار کو ۔۔۔ یہی نیک عادت ہے غفار کو

جب آپ اللہ ایسی ہدایت کرے ۔۔۔ تو وہ کب بدی بد کی دل پر دھرے

وہ لوگوں کو جب یہ سناتا صفا ۔۔۔ کہ بدلے بدی کے کرو تم عطا

وہ پھر آپ بدلے گناہوں کے بھی ۔۔۔ کسی کو نہ تکلیف دے گا کبھی

کیونکہ غصہ ایک ٹکڑا ہے دوزخ کی آگ کا۔ اور تم سے اگر کسی کو غصہ آجائے۔ اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔ اگر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔ تاکہ تمہارا غصہ خدائے تعالٰے بجھا دے۔ اگر اس طرح سے بھی غصہ فرو نہ ہو۔ اٹھ کر چلے جاؤ۔ اور ایک گھونٹ پانی بھی پیو۔ روایت ہے۔ کہ قیامت کے دن منادی آواز دے گا۔ کہ کہاں ہیں وہ لوگ! جنہوں نے اپنا غصہ چھوڑا۔ اور قصور معاف کئے۔ اٹھو! وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے ظل عاطفت الٰہی میں آکر یعنی رویت الٰہی سے مسرور ہو کر داخل جنت ہوں گے۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام سرگروہ ان کے ہوں گے۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ حیا از تین چیزوں میں ہے۔ لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم کو آگاہی بخشیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو اضع کرنی دولت مندی کی حالت میں

اور گناہ معاف کرنا۔ باوجود غصہ اور طاقت بدلہ لینے کے۔ اور صدقہ اور خیرات و
جتلانے احسان کے خصوصاً ذی القربیٰ کے ساتھ احسان کرنا۔ جس میں یہ تینوں خ
نہ ہوں۔ اس میں حلاوت ایمان کی نہیں پائی جاتی۔

اور تین چیزیں حلاوت ایمان سے یہ بھی ہیں۔ اوّل حلیمی کہ جہلا کو جہالت سے
دیوے۔ دوم پرہیزگاری۔ کہ حرام سے اپنے آپ کو بچائے۔ سوم خلق کہ خلقت
اچھا برتاؤ رکھے۔

حکایت۔ ایک دن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے
آپ کی لونڈی آگ کا پیالہ ہاتھ میں لیئے جاتی تھی۔ اتفاقاً لونڈی کا پاؤں پھسل
وہ آگ کا پیالہ حضرت امام جعفر صادق پر گر پڑا۔ امام صاحب نے فرمایا۔ کہ خدا نے
فرماتے ہیں۔ لونڈی نے یہ آیت پڑھی۔

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْ
یعنی:۔ غصہ کو پی جاؤ۔ اور آدمیوں کے قصور معاف کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو دوست
پس امام صاحب نے فرمایا کہ میں حسب الامر خداوند عالم اپنے غصے کو پیتا ہو
قصور تمہارا معاف کرتا ہوں۔ بلکہ تم کو اس کے صلہ میں آزاد کرتا ہوں۔

مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ غصہ کو پی جائیں۔ اور قصور کو معاف کریں۔ کیونکہ
گھڑی کی بردباری اور حلیمی ستر بلاؤں کو دور کر دیتی ہے۔ شیطان آدمی کے بدن
کی طرح رواں ہے۔ جس وقت آدمی بیگانی عورت کے پاس تنہائی میں بیٹھتا ہے
اس وقت شیطان آ کر عورت اور مرد کے سینہ میں وسواس پیدا کرتا ہے۔ اور
کو موقع دیتا ہے۔

حکایت۔ لقمان حکیم نے اپنے لڑکے کو کہا۔ کہ تین آدمیوں کو تین وقتوں میں پہچاننا چاہیئے
شخص کو غصہ کے وقت۔ اور بہادر کو جنگ کے وقت اور دوست کو ضرورت کے وقت
حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک روز ایک شخص بحضور
کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاضر ہوکر جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سب وشتم
نے لگا۔ مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کو کچھ نہ کہا۔ وہ دوسری دفعہ پھر گالی گلوچ
نے لگا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس کا جواب دیا۔ پس وہ شخص اور صدیقؓ آپس میں لڑنے اور
لڑنے لگ گئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے
جدال اور جھگڑے کے بعد ابوبکر صدیق بحضور سرور کائنات آں حضور صلی اللہ علیہ
وسلم حاضر ہوئے۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ یہ کیا معاملہ تھا۔ کہ اس شخص نے مجھ
لیاں دیں۔ اور آپ نے اس کو کچھ نہ فرمایا۔ جب میں نے اس کو جواب دیا۔ تو آپ
ں سے تشریف لے گئے۔ پس جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔
س کو اگر جواب نہ دیتا۔ تو فرشتے اس کو گالیوں کا جواب دیتے۔ جب تم جدال میں
ول ہوئے۔ تو شیطان درمیان میں آگیا۔ اس لئے میں نے وہاں ٹھہرنا نہ چاہا۔ جو کوئی
ہے۔ کہ تمام مخلوقات سے زیادہ طاقت ور ہو جائے۔ وہ خدا پر توکل کرے۔ اور
ئی چاہیے۔ کہ خدائے تعالےٰ کے نزدیک عزت والا ہو تو وہ خدا سے ڈرے۔ اور
ں بردار ہو۔ تاکہ دونوں جہان میں عزیز ہو۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جب آدمی صبح کو نیند سے
تا ہے۔ تمام اعضاء زبان کو کہتے ہیں۔ کہ اے زبان خدا سے ڈرتے رہنا۔ کیونکہ
ے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اگر تو سیدھی رہے گی۔ تو ہم بھی محفوظ رہیں گے

سب عبادتوں سے بڑھ کر زبان کا روکنا ہے۔ کیونکہ تصدیق ایمان کو دل سے تعلق ہے اور اقرار زبان سے۔ اور کلمات کفر زبان سے ہوتے ہیں۔

اس لئے بزرگان کا خاصہ ہے۔ کہ اول دل سے کلام کو سوچے۔ اور پھر زبان سے نکالے اسی لئے حکم خاموشی نافذ ہے۔ لغویات سے خاموشی بہتر ہے۔ اور سکوت اختیار کرنا صلحاء کا کام ہے۔ خاموشی اختیار کرنے والا ہمیشہ باحرمت ہوتا ہے۔ جو کوئی کلام زیادہ کرے۔ قصور اس سے سرزد ہوتے ہیں۔

اس لئے جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جس جگہ آدمی بیٹھے نیک بات بیان کرے۔ ورنہ خاموشی سے بیٹھا رہے۔

ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ مجھ کو نصیحت فرما دیجئے۔ آں حضرت نے فرمایا۔ کہ خدا سے ڈر۔ اور قرآن پڑھ۔ اور زبان کو روک۔ کیوں کہ زبان کا روکنا سب عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔

چار بادشاہوں نے چار باتیں کہی ہیں۔ کہ گویا وہ چار تیر ہیں۔ جو ایک کمان سے چلائے گئے۔ بلکہ ایک تیر ہے۔ جو چار کمانوں سے چلایا گیا ہے۔ اول نوشیرواں نے کہا ہے۔ کہ جو بات زبان سے ہم نے نہیں نکالی۔ وہ ہمارے قبضہ میں ہے۔ جب زبان سے نکالی گئی وہ ہمارے قبضہ میں نہیں ہے۔ دوسری بات قیصر روم نے کہی ہے۔ جو بات میں نے نہیں کہی۔ اس پر میں بادشاہ ہوں۔ اور جو بات کہہ دی۔ وہ مجھ پر بادشاہ ہو گئی تیسری بات شاہ ہند نے کہی ہے۔ کہ مجھ کو تعجب ہے۔ اُن پر۔ کہ کوئی بات کہے اور لوگ وہ بات سن لیں۔ پس وہی بات اس کی ہلاکت کا سبب ہو جاتی ہے۔ اور اگر

لوگ نہ سنیں۔ تو اس کو شرم سار ہونا پڑتا ہے۔ چہارم خاقان چین نے کہا ہے۔ بات پوشیدہ رکھنے کی پریشانی سے پریشانی بات کہنے کی سخت ہوتی ہے۔

بزرگوں کا قول ہے۔ وقت ہاتھ سے چلا گیا۔ اور سخن زبان سے نکالا گیا۔ اور تیر کمان سے چلایا گیا۔ پھران کا میسر ہونا غیر ممکن ہے۔

پس کسی راز کو ظاہر کرنا۔ باعث عقوبت ہوجاتا ہے۔ پس راز کو نہ ظاہر کرنا بہتر ہے خدائے تعالےٰ نے بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک جگہ پیدا کی ہے۔ نام اس کا اعراف ہے۔ اس جگہ پر ایک محل تیار کیا ہے۔ فراخی اس کی تیس سالہ راہ کے برابر ہے نوشیرواں عادل اور حاتم طائی اس محل میں رہیں گے۔ ایک عدل کے سبب سے۔ اور دوسرا سخاوت کے باعث سے۔

حکایت۔ ایک دن حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غمگین بیٹھے تھے۔ اس واسطے۔ کہ کافر اپنے بتوں کو ہندوستان میں سجدہ کرانے کے واسطے لائے تھے۔ اور شیطان ان بتوں کے اندر داخل تھا۔ جو کوئی بتوں سے کوئی بات پوچھتا تھا۔ شیطان ان کے اندر سے جواب دیتا تھا۔ اس لئے ہندوستان کے لوگ گمراہی میں پڑ گئے تھے۔ اس وقت جبرائیل علیہ السلام آئے۔ اور کہا۔ **یا محمدؐ** آپ دل تنگ نہ ہوں۔ کہ ہم تمہاری امت سے ایک آدمی پیدا کریں گے۔ کہ اس کا نام سلطان محمود ہوگا۔ اور وہ بادشاہ عادل ہوگا۔ ہم اس کو مدد دیں گے۔ اور وہ ہندوستان میں جاکر کافروں سے جنگ کرے گا۔ اور بتوں کو توڑ ڈالے گا۔ اور بت پرستوں کو قتل کرے گا۔ جب رسول علیہ السلام نے یہ بات سنی۔ بہت خوش ہوئے۔ چنانچہ خدائے تعالےٰ نے سلطان محمود کو ظاہر کیا۔ اور ہندوستان بھیجا۔ اور تمام بتوں کو

خصوصاً وہ بت جس میں سے آواز آتی - جو سومنات میں تھا۔ سنیت و نابود کیا۔

حکایت۔ ربیعہ بن ہاشم حضرت بیس سال تک کوئی دنیاوی کام نہ کیا۔ اور زبان سے متکلم ہوئے جب حضرت امام حسینؓ بن علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ لوگوں نے کہا ربیعہ بن ہاشم آج ضرور بولے گا۔ کیوں کہ اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہ ہوگا۔ رسول علیہ السلام کے فرزند کو شہید کیا گیا ہے۔

اس وقت ربیعہ بن ہاشم نے اپنا منہ آسمان کی طرف کیا۔ اور کہا۔ **یا عالم الغیب والشھادۃ** - یعنی اے ظاہر باطن کے جاننے والے۔ خدا تو ظالموں اور مومنوں کے درمیان فیصلہ کر۔ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

بنی امیّہ تیرے رسول کے دین سے برگشتہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے فرزند رسول اور جگر گوشہ بتول کو شہید کیا ہے۔

اے مالک! تو ان کو ہلاک کر جس طرح تو نے ظالموں اور قوم نوح کو ہلاک کیا۔ اور نعرہ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ جب لوگوں نے دیکھا۔ تو وہ جان بحق تسلیم کر گئے تھے! خدا نے قوم امیہ سے سلطنت کو اٹھا لیا۔ اور بنی امیہ سے جس قدر بادشاہ گزرے سب نے قتل سادات کو مانند اپنے دادا یزید کے اپنا وطیرہ کر رکھا

چنانچہ حجاج بن یوسف بنی امیہ کے اخیر کا بادشاہ ہوا۔ جب اس مردود نے حضرت ہجیر کو شہید کیا۔ اس کے بعد پندرہ روز زندہ رہا۔ اس کے بعد سلطنت ان کے گھرانہ سے خدا نے چھین لی۔

اگر مومن کوئی بات کرے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ تھوڑی کہے۔ اور جو بیان کرے برہان قاطع سے بیان کرے۔

حضرت امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے منہ میں پتھر کا ٹکڑا رکھتے تھے۔ اس واسطے کہ جھوٹی بات منہ سے نہ نکل جائے۔ جب نماز پڑھتے تھے۔ اس وقت پتھر کو منہ سے نکال لیتے تھے۔ اور جب نماز سے فارغ ہوتے۔ پھر منہ میں رکھ لیتے۔ اور فرماتے۔ کہ مبادا میری زباں سے کوئی بات لغو نہ نکل جائے۔ اور مجھ کو قیامت کے دن اس کا جواب دینا پڑے۔ اور جو کوئی بہت باتیں کرتا ہے۔ اکثر لغو اور غلط کلام اس کے منہ سے نکلتا ہے وہ بے شرم ہو جاتا ہے۔ اور دل اس کا مر جاتا ہے۔

کہا گیا ہے۔ کہ خاموشی میں تین ہزار سات نیکیاں ہیں۔ اور وہ سات باتوں پر منحصر ہیں۔ اور ان سات باتوں میں سات ہزار نیکیاں ہیں۔ اوّل خاموشی ایسی عبادت ہے۔ کہ بغیر محنت کے ہو جاتی ہے۔ دوسرا خاموشی زینت ہے۔ بغیر آرائش کے۔ تیسرا خاموشی ہیبت ہے۔ بغیر بادشاہی کے۔ چوتھا۔ خاموشی قلعہ ہے۔ بغیر نگاہ باتوں سے۔ پانچواں۔ خاموشی دولت مندی ہے۔ بغیر احسان کسی کے چھٹا۔ خاموشی کراماً کاتبین کے لئے خوشی ہے۔ ساتواں۔ خاموشی عیبوں کا پردہ ہیں تین عادتیں مومنین کی علامت ہے۔ اوّل دل کو معرفت الٰہی کے ساتھ آراستہ رکھنا۔ دوم۔ دل کو تکبر اور حسد اور خیانت سے دور رکھنا۔ سوم۔ نفس کو گناہ سے بچانا اور نہ کسی مسلمان کو ستانا۔ جو وعدہ کرے۔ اس کا ایفا کرنا۔ جو کوئی شخص یہ کام نہ کرے۔ کافر ہو جاتا ہے۔ جو کوئی زبان کا وعدہ وفا نہ کرے۔ کاذب شمار ہوتا ہے اور جھوٹا آدمی خدا کا دشمن ہو جاتا ہے۔ نعوذ باللہ

حکایت۔ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص نے بلبل کو پکڑ کر پنجرہ میں رکھا ہوا تھا۔ وہ بلبل خوش آوازی سے بولا کرتی تھی۔

اتفاقاً اس بلبل کے پاس ایک اور بلبل آئی۔ اور کہا۔ کہ اے میری ہمشیرہ! میں ہندوستان کو جاتی ہوں۔ تو بھی میرے ساتھ چل۔ تاکہ ہم دونوں ہندوستان کی سیر اور زیارات کو چلیں۔ اور وہاں کا سیر کریں۔ اس بلبل نے کہا۔ کہ میں کس طرح چلوں۔ کیونکہ میں قید خانہ میں ہوں۔ دوسرے بلبل نے کہا۔ کہ تو قید اپنے بولنے کے سبب سے ہے۔ اگر تو چاہتی ہے۔ کہ اس قید سے رہائی پائے۔ تو چند روز زبان اپنی روک لے۔ اور آواز مت نکال اور خاموشی اختیار کر۔ کہ اس طرح تو خلاصی پائے گی۔

القصہ اس بلبل نے مدت تک آواز نہ نکالی۔ اس کا مالک حضرت سلیمان علیہ السلام کے حضور میں گیا۔ اور عرض کی۔ کہ اے پیغمبر خدا کے۔ بہت مدت سے یہ بلبل بولتی نہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے گوشہ میں جا کر بلبل سے دریافت کیا۔ کہ تو کیوں نہیں بولتی! کہ تیری آواز آدمیوں کے دل کی راحت ہے۔ بلبل نے کہا۔ اے رسول خدا کے ایک دوست نے مجھ کو وصیت کی ہے۔ کہ اگر تو چاہتی ہے۔ کہ اس قید سے خلاص ہو جاوے۔ تو چپ رہو۔ اور آواز مت نکال

سلیمان علیہ السلام نے کہا۔ کہ اے مرد خدا۔ اس کو چھوڑ دے۔ اگر ہزار سال تک اس کو پنجرہ میں رکھے گا۔ تو یہ آواز نہ نکالے گی۔ آخر اس مرد نے اس بلبل کو چھوڑ دیا۔ اور وہ بلبل خلاصی پا کر اُڑ گئی۔

روایت ہے۔ کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی نصیحت فرمایئے۔

جناب رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ اور اس کی زبان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ زبان کو نگاہ رکھ۔

پھر معاذ نے عرض کیا۔ کہ مجھ کو اور نصیحت فرمائیے۔

رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ معاذ! کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے گا۔ مگر زبان کے سبب سے کیوں کہ جھوٹ بولنا اور گلہ کرنا اور سخن چینی اور بہتان لگانا سب زبان سے متعلق ہے۔

جو کوئی زبان کو نگاہ میں رکھے دوزخ سے نجات پائے گا۔ اور قیامت کو دنیا میں تمام عبادتوں سے بڑھ کر زبان کا روکنا ہے۔

قال اللہ تعالےٰ :- للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربًا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف :-

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ درویشانہ زندگی بسر کرنے والے پانچسو برس تونگروں سے پہلے بہشت میں جائیں گے۔

پھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہر چیز کی ایک کنجی ہوتی ہے۔ کنجی بہشت کی درویشوں کی دوستی ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ حق تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔ کہ اے موسےٰ! تو جب درویشوں کو دیکھے۔ ان کو اس طرح سے مل کر پوچھ۔ کہ جس طرح تونگروں کو پوچھا کرتا ہے۔ اگر تو ایسا نہ کرے گا۔ تو تیرا نام پیغمبروں کے دفتر سے نکال دیا جائے گا۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمیشہ درویشوں کے پاس بیٹھتے

تھے۔ اور ان کے پوچھنے کو بھی حیا کیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص جناب رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ
درویش کہتے ہیں۔ کہ تمام خیرات دولت مند لوگ کرتے ہیں۔ وہ حج کرتے
ہیں۔ اور ہم نہیں کر سکتے۔ اور ان کے پاس مال ہوتا ہے۔ اور وہ خیرات
زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں۔ اور ہمارے پاس کچھ نہیں۔

پس جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے انس
سلام درویشوں کو پہنچا۔ اور ان کو کہہ دے۔ کہ جو کوئی تم میں سے درویشی پر
اس میں تین خصلتیں اور فضیلتیں ہوتی ہیں۔ جو تونگروں میں نہیں ہوتیں۔

اوّل: بہشت میں ایک دانہ سرخ یاقوت سے ایک دریچہ ہے۔ اور
بہشت والوں کو ایسا دکھائی دیتا ہے جس طرح دنیا کے لوگوں کو ستارے
آتے ہیں۔ اس دریچہ میں سوائے پیغمبر اور درویش صابر کے اور کوئی نہ جائے

دوئم:۔ درویش کہتے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
اگر تونگر بھی اسی طرح کہے۔ اور ہزار درم صدقہ دے۔ تب بھی درویش
ساتھ ثواب کو نہ پہنچے گا۔ اس مرد نے جب یہ بات سنی۔ اسی وقت یہ پیغام
درویشوں کو پہنچایا۔ وہ سب راضی ہو گئے۔ اور درویش صابر ہو گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو سات چیزوں کی وصیت فرمائی۔

اوّل۔ دوست رکھنا درویشوں کو۔ دوسرا۔ مل کر بیٹھنا ہمراہ ان کے۔ تیسرا
ایسے آدمی کو دیکھنا۔ کہ عمل وعلم وکار دیں آپ سے اچھا ہو۔ چوتھا۔ رشتہ داروں سے ملنا
[illegible]واں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہنا۔
چھٹا۔ نظر عنایت اس شخص کے حال پر کرنا۔ جو اپنے سے کمتر ہو۔ ساتواں
[illegible]میوں سے سوال نہ کرنا۔ اور سچ کہنا۔ اگرچہ تلخ ہی ہو۔
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر کسی کا ایک کسب ہے۔ اور میرا کسب درویشی
۔ اور جہاد کرنا نفس سے۔ جو کوئی ان باتوں کو دوست رکھے۔ اس نے گویا مجھ کو
[illegible]ست رکھا۔ جو کوئی ان کو دشمن جانے وہ میرا دشمن ہے۔
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ درویشوں کے ساتھ نیکی کرو۔ کیوں کہ وہ خدا
[illegible] دوست ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا۔ آواز آئیگی۔ کہ اے درویشو اٹھو۔ اور
[illegible]وگ تم کو دوست رکھتے تھے۔ اور تم کو کھانا دیتے تھے۔ ان کے ہاتھ پکڑ کر بہشت
[illegible] لے جاؤ۔
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ درویش کی تین عادتیں ہوتی ہیں۔ اول۔ انہوں
اختیار کیا محنت کو راحت پر۔ اور فراغت کو قیامت کے حساب کی آسانی پر
[illegible]ونگروں نے اختیار کیا۔ رنج کو قیامت کے بڑے حساب پر۔
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ سب آدمیوں سے بہتر درویش ہیں۔ کیوں کہ سب
بزرگ پیغمبر ہیں۔ اور وہ درویشی سے فخر کرتے ہیں۔
قال اللہ تعالےٰ:۔ انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب
رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھ کو تعجب ہے۔ اس مومن سے کہ تمام کام

اس کے نیک ہوں جو اور کسی میں نہ ہوں۔ مگر مومن کو جب خوشی پہنچے۔ اس پر خدا کا شکر کرے۔ اگر کوئی تکلیف پہنچے۔ تو اس پر صبر کرے۔

ایک آدمی جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے مال میں نقصان ہو گیا ہے۔ اور میں بیمار رہا ہوں۔

پس جناب رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اے مرد جس کے مال میں نقصان نہ ہو اس کے وجود میں بیماری نہیں ہوتی۔ جس کا ایمان میں کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اس کا کچھ صبر نہیں ہوتا۔ اور مصیبت میں صبر کرنا عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جس آدمی کو بادشاہ قید کرے۔ اور ظلم سے اس کو مارے۔ اور وہ مر جائے۔ تو شہید ہو گا۔ اور وہ بادشاہ ظالم ہو گا اگرچہ وہ اپنے آپ کو اہل اسلام کہلاوے۔ جو بادشاہ مسلمان ہو۔ اور نماز روزہ و حج و جہاد کرے۔ اور عورت کو نکاح میں لائے۔ اور صدقہ دے۔ یہ تمام کام کرے لیکن مسلمانوں پر ظلم کرتا ہو۔ وہ بھی ظالم ہے۔ بلکہ ظالم سے بدتر ہے۔ کیونکہ جب کافر کلمہ شہادت پڑھے۔ مسلمان ہو جاتا ہے۔ مگر ظالم جب کلمہ شہادت پڑھے اور ساتھ ہی ظلم کرے۔ ظالم سے بدتر ہے۔ جب تک ظلم سے توبہ نہ کرے۔ اور حق تعالے نے ظالموں کے حق میں یہ آیت بھیجی ہے۔

والکافرون هم الظالمون

یعنی کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔ اس طرح نہیں فرمایا۔ کہ ظالم لوگ کافروں کی مانند ہیں۔ کیونکہ ظلم کفر سے قریب ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ جب کوئی کافر کفر سے باہر آئے۔ اور کلمہ شہادت پڑھے۔ وہ مسلمان ہے۔ اگر ظالم ظلم سے توبہ نہ کرے تو ظالم ہے۔

اگر معافی نہ مانگے۔ حالانکہ مسلمان ہو۔ اور اسی طرح دنیا سے چلا جائے۔ وہ ظالم ہے اس کے جنازہ کی نماز ناجائز ہے۔ اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدائے تعالٰی فرماتا ہے۔ والظالمین اعدلھم عذابا الیمًا ظالموں کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ عذاب دردناک ۔

پس اس سے معلوم ہُوا۔ کہ ظالم کافروں سے قریب ہیں اِن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہیئے ۔

روایت ہے۔ ایک روز اکثر صحابہ کبار نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ دعا سے فرماؤ۔ کہ ہم کو کوئی رنج کافروں سے نہ پہنچے۔ پس جناب سرور عالم نے فرمایا۔ جو لوگ ہم سے پہلے گزرے ہیں۔ اگر ایک ان میں سے لایا جائے۔ اور اس کے سر پر آرا رکھ کر دو ٹکڑے کیا جائے۔ وہ صبر کرتا۔ اور حق تعالٰے نے ہم کو فتح کافروں پر دی ہے۔ تم کس واسطے روتے ہو۔ لازم ہے۔ کہ صبر کرو۔ تاکہ ثواب صابروں کا پاؤ۔

روایت ہے۔ کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب خدائے تعالٰے کسی بندہ پر رحمت بھیجنا چاہتا ہے۔ بہت بلائیں اور محنت اس پر بھیجتا ہے۔ جب وہ بندہ صبر کرتا ہے۔ اور روتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں۔ کہ یہ آواز صابر مومن کی ہے۔ اور یہ کہتا ہے۔ کہ اے میرے رب: حق تعالٰے کی طرف سے آواز آتی ہے لبیک یا عبدی۔ اے میرے بندے تو کیا چاہتا ہے۔ کہ میں تجھ کو دوں۔

جب قیامت کا دن ہوگا۔ ہر کسی کو جزائے حساب سے دی جائے گی۔ مگر اہل بلا اور مصیبت والوں کو جزائے بے حساب دی جائے گی۔ اور یہ لوگ بغیر

786

ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاھم یحزنون

اردو ترجمہ

کتاب در العجائب

تصنیف

حضرت سیّد شاہ محمد مقیم محکم الدین حجروی نوراللہ مرقدہ

○

باجازت حضرت مخدوم سیّد امداد علی شاہ صاحب مدظلہ العالی.
سجّادہ نشین حجرہ منوّرہ